فابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ
لعلکم تفلحون ان الذین یبایعونک
انما یبایعون اللہ فرامدہ دست خود بر دست
مرید نہد و بخواند ید اللہ فوق ایدیہم فمن
نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما
عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما و نفعنا اللہ
وایاکم بارک اللہ لنا ولکم و اگر مرید عورت باشد
گوشہ چادر یا عمامہ یا رومال بدست او دہد بگوید
مرید [illegible] بگو بیزار گشتم از ہمہ ادیان شرکیہ و
کفریہ و آنچہ در آنہاست و ایمان آوردم باللہ
[illegible] و قبول کردم دین اسلام را و آنچہ
[illegible] و توبہ کردم و بیرون آمدم از جملہ معاصی
[illegible] ترک
[illegible] ما فیہا [illegible]
[illegible] دینا و بمحمد
[illegible] علیہ وسلم
[illegible] لا شریک لہ و
اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ
بعدہ بگوید کہ بیعت کردم بر دست فلان
بن فلان پیر خود گیرد و اختیار کردم سلسلۂ
فلان و دعا کند کہ خداوندا فیض و برکت
بزرگان این سلسلہ نصیب ما کن و در زمرۂ
ایشان برانگیز بعد ازان مرشد طریق
ذکر بمناسبت استعداد و قابلیت او تلقین
فرماید و از آداب سلوک اطلاع

یضللہ فلا ھادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ و نشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ یا ایہا
الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و
جاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ان الذین یبایعونک
انما یبایعون اللہ اسکے بعد اپنا ہاتھ مرید کے ہاتھ پر رکھے
اور یہ آیہ پڑھے ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ
اجرا عظیما و نفعنا اللہ وایاکم بارک اللہ لنا ولکم
اور جو عورت مرید ہو تو بجائے ہاتھ کے چادر یا عمامہ یا
رومال کا گوشہ اسکے ہاتھ مین دے اور مرید سے کہلائے کہ
کہ مین سب کفر و شرک کے دینون سے اور جو کچھ انمین ہے بیزار
ہوا اور اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لایا اور دین اسلام
اور ما فیہا سبکو قبول کیا اور توبہ کی اور تمام گناہون سے
پاک ہوا اور اللہ کے مطیعون کے گروہ مین داخل ہوا اور دنیا
و ما فیہا کو خدا کے سوائے پر ترک کیا (پھر یہ کہے) رضیت
باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا صلی
اللہ علیہ وسلم اور کہے اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد
ان محمدا عبدہ و رسولہ اسکے بعد یہ کہے
کہ مین نے فلان شخص کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے
پیر کا نام زبان پر لائے اور کہے کہ مین نے فلان سلسلہ
کو اختیار کیا اور دعا کرے کہ خداوندا اس سلسلے کے
بزرگون کا فیض اور برکت مجکو عطا کر اور انہین کے
زمرے مین مجکو اٹھا اسکے بعد مرشد مرید کے استعداد
اور قابلیت کے موافق طریق ذکر کا تلقین فرمائے اور سلوک کے آداب

یاد الٰہ مرید مقابل کند و ضرب اسم ذات بخیال دل
او زند و تصور نماید که کیفیت ذکر این اسم و جذب و
شوق از دل من بدل مرید میرود و سرایت میکند
باندازهٔ صد و یکدم او را توجه دهد تا حرارت ذکر و
جذب در باطن او سرایت کند و دلش متحرک بذکر گردد
بعد ازان هر ذکرے که ملائم حال مرید و استعداد او باشد
ارشاد فرماید و مرید بارشاد مرشد با ذکر مشغول شود
و از اظهار اسرار پرهیزد تا مثمر انوار و اسرار شود

طریق دیگر این ست

که یکبار مرشد بگوید و مرید بشنود و باز مرید گوید
و مرشد بشنود و همچنین سه بار تکرار کند بعد ازان مرشد بگوید
که آنچه مارا از پیران رسیده ترا دادیم و مرید گوید
قبول کردم بعد ازان حکم کند که در خلوت تنگ و
تاریک که دران فقط قیام و قعود و ملطیدن تواند از
متاع خالی باشد و از شور و شغب دور شود
با طهارت کامل چارزانو یعنے مربع بنشیند
و پشت راست دارد و چشم بند نماید و هر دو دست
برزانو بند و انگشتان کشاده دارد تا نقش لفظ
الله پیدا آید و نر انگشت پائے راست را بر رگ
کیماس نهد و رگ کیماس رگے هست که در باطن زانوے
چپ ست و مربوط ست باطن قلب ست چون قوت دران
رسد در باطن حرارت پیدا آید و خطرات دور شود در یک
حرارت باطن موجب تصفیه قلب ست بعد ازان این دعا را
سه بار بخواند یا حی یا قیوم لا اله الا انت

مرید کے دل کے مقابل کرے اور اسم ذات کی ضرب خیال دل
کے ساتھ اُسکے دل پر لگائے اور یہ تصور کرے کہ اس ذکر کی
کیفیت اور جذب شوق میری طرف سے مرید کیطرف
پہونچتا ہے اور اُسکے دل مین سرایت کرتا ہے بقدر ایک سو
ایک ضرب کے توجہ دے تاکہ حرارت ذکر اور جذب و شوق
اُسکے باطن مین سرایت کرجائے اور اُسکا قلب ذکر سے
حرکت کرنے لگے پھر جو ذکر مرید کی استعداد اور اوسکے
حالت کے مناسب ہو اُسکو بتائے اور مرید اُسکے بتانے
کے بموجب ذکر مین مشغول ہو اور اسرار باطن کو چھپائے
تاکہ باعث حصول انوار و اسرار کا ہو۔

دوسرا طریق یہ ہے

کہ ایکبار مرشد کہے اور مرید سنے اور دوسرے بار مرید کہے
پیر سنے اسیطرح تین دفعہ کہے پھر مرشد کہے کہ جو کچھ مجکو
اپنے پیرون سے پہونچا ہے مینے تجکو دیا اور مرید کہے کہ مینے
قبول کیا اسکے بعد ارشاد فرمائے کہ کسی تنگ و تاریک حجرہ مین
خلوت اختیار کرے اور وہ ایسی تنگ جگہہ ہو کہ سواے قیام
و قعود اور لیٹنے کے اور کچھ اسباب وغیرہ نہ رکھا جاسکے اور
آواز شور وغل کی کسی طرف سے وہان نہ آسکے بطہارت کامل
چارزانو بیٹھے اور کمر کو سیدھی رکھے اور آنکھین بند کرے
اور اپنے دونون ہاتھہ گھٹنون پر رکھے اور انگلیان کھلی رہنے
دے تاکہ نقش لفظ اللہ پیدا ہو اور اپنے داہنے پاؤن کے انگوٹھے
سے رگ کیماس کو دبائے اور رگ کیماس وہ ہے جو باطن
گھٹنے کے اندر ہے اور قلب باطن سے بہت ارتباط رکھتی
ہے) بعدہ یہ دعا حضوریت قلب اور رسوخ کے درمیان
سے تین بار پڑھے یا حی یا قیوم لا اله الا انت

اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا اَبَدًا
اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ بحضورِ قلب و تصورِ معنٰے
بعد ازان بطریق محاسبہ و مجاہدہ بذکر با فکر و
ملاحظہ و واسطہ با توجہ اتم و قوت و شدت جہریہ
یا خفیہ بدانچہ ذوق و انبساط دست دہد و لذت
ذکرا ورا بر باید مشغول شود و اگر خطرہ غیر در آید
بمشاہدہ جمال مرشد آن خطرہ را دفع سازد و باز بذکر
مشغول شود تا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح
حاصل آید و خطرات و وساوس ماسوا اللہ محو گردد
و اثر خشوع و خضوع ذکر در قلب ذاکر ظاہر شود
و اثر ذکر در تمام اعضا و رگہا و گوشت و پوست
و خون و استخوان و مغز در آید و ذکر بیخ گیر
شود و مثمر مکاشفات و انوار واردات غیبی
گردد و حقیقت اشیا برو منکشف گردد و بعالم
ارواح ملاقات شود و ذکر حقیقے و شہود حق درین
مقام فتح گردد فائدہ بدانکہ چون دل بذکر اللہ
متحرک گردد و ذکر از زبان دل مسموع شود آن
حرکت از دل در جسم پراگندہ گردد و صورت
انتشار او آن بود کہ اول حرکت در عضوے چنانکہ
حرکت در قلب او بود از ان عضو مفہوم
گردد پس باید کہ بآن متوجہ نشود و توجہ
بقلب دارد گاہ دست گاہ پائے گاہ
سرے آنکہ قصد کند متحرک گردد بلکہ
تمام عالم را در حرکت یابد و چون نور
ذکر منتشر گردد در اندک زمانہ تمام اطراف

اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا
یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اسکے بعد بطریق محاسبہ اور
مجاہدہ کے ذکر مین فکر و ملاحظہ اور واسطے کے ساتھ
بہت توجہ اور قوت و شدت جہریہ یا خفیہ سے جس سے
اُسکو ذوق اور انبساط پیدا ہو اور لذت ذکر سے بیخودی
ہو مشغول ہونا چاہیئے اگر غیر کا خطرہ دل مین گذرے
تو مرشد کے جمال کے مشاہدہ سے اُسکو دفع کرے اور
پھر ذکر مین مشغول ہو جائے تاکہ تزکیہ نفس اور تصفیہ
قلب اور تجلیہ روح میسر ہو اور خطرات اور وساوس
ماسوا اللہ دل سے محو ہو جائین اور خشوع و خضوع ذکر کا اثر
اُسکے قلب مین ظاہر ہو اور ذکر کا اثر اُسکے تمام اعضا
اور تمام رگون اور گوشت اور پوست اور خون اور
ہڈیون اور مغز مین بیٹھ جائے اور مکاشفات و انوار
واردات غیبی کا مظہر بنے اور ہر شئی کی حقیقت کا پردہ
اُسپر کہل جائے اور عالم ارواح سے ملاقی ہو اور ذکر حقیقے
اور شہود حق اس مقام پر مفتوح ہو فائدہ جاننا چاہیئے
کہ جب ذاکر کا دل اللہ کے ذکر سے متحرک یعنے جاری ہو جائے
اور وہ حرکت دل کی زبان سے سُنائی دے تو وہ
حرکت دل سے سارے جسم مین پہیلجاتی ہے اور اُسکے
پہیلنے کی صورت اس طور پر ہے کہ پہلے ایک عضو مین ایسی
حرکت ظہور مین آئے جیسے قلب مین معلوم ہوتی تھی تو چاہئے
کہ اسکی طرف التفات نکرے بلکہ قلب کی طرف زیادہ
توجہ رکہے اسحالت مین کبہی ہاتہ کبہی پاؤن کبہی سر قصدا
حرکت کریگا یہانتک کہ ایک عالم کو متحرک پائیگا جب ذکر
کا نور متحرک ہوتا ہے تو تہوڑی مدت مین تمام اطراف

بدن را محیط شود واز سر تا ناخن پا بذکر معمور گردد و
احوالہای مختلف روی نماید گاہ گریان وگاہ خندان
وگاہ افسردہ گاہ حیران گاہ پریشان اما ہیچ ملتفت
نشود مشغول بذکر یا فکر کہ مقصود اصل ست باشد
بامداد الٰہی چنان شود کہ بیک مرتبہ از تمام بدن ذکر
اللہ شنود وہمہ اعضا با دل موافقت نمایند وبیک
صورت وآواز ودرین حال غلبۂ ذکر در بعضے اعضا
زیادہ ودر بعضے کم بود وگاہ غلبہ در جمیع اجزا
متساوی باشد درین وقت لذت بیشتر یابد این
کیفیت را در اصطلاح قوم سلطان الاذکار
میگویند وذاکر آواز ذکر بگوش خود استماع نماید
وانچہ مشہور ست کہ چون ذکر غلبہ کند آواز ذکر
آن غیر ہم می شنود غلط عامست پس ذکر دل اگر
ہم سالک تواند شنید ولیس دگر وہمہ کہ برآنند کہ آواز
ذکر غیر او از دو درون نزدیک حسب مراتب ذاکرین
سامعین تواند شنید اصلی ندارد۔

دربیان ذکر

بدانکہ ذکر آنرا گویند کہ بیاد الٰہی جمیع غیر اللہ فراموش
سازد وبحضوریت قلب قرب ومعیت حق تعالیٰ حاصل کند چنانکہ
فرمود انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی
شفتاہ وانا جلیس من ذکرنی وشب
وروز بحکم یذکرونہ بکرۃ واصیلا با توجہ ذکر
تمام خندان مشغول ومستغرق بذکر گردد کہ
از خود بے ہوش بود ودر زمرۂ الذین
یذکرون اللہ قیاما

بدن کو گھیر لیتا ہے اور سر سے ناخن پا تک ذکر مین معمور
ہو جاتا ہے اور مختلف حالات سے آگاہی پاتا ہے کبھی روتا ہے
کبھی ہنستا ہے کبھی حیران اور پریشان اور افسردہ خاطر
ہوتا ہے چاہیئے کہ کسی کی طرف التفات نکرے۔ بلکہ
ذکر وفکر (جو مقصود اصلی ہے) اسمین مشغول رہے اللہ
کی مدد سے ایسا ہو گا کہ یکایک تمام بدن سے اللہ کا
ذکر سنیگا اور تمام اعضا دل سے موافق ہو جائینگے
اور اسی حال مین غلبۂ ذکر تمام اعضا مین کم وبیشی کے
ساتھ سرایت کر جائیگا اور کبھی کبھی علی التساوی موثر ہوگا
اسوقت مین کما حقہ لذت حاصل ہوگی اصطلاح مین اسکا
نام سلطان الاذکار ہے اور ذاکر اپنے ذکر کی آواز
خود سنتا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جب ذکر کا غلبہ ہوتا ہے
تو غیر آدمی بھی ذکر کی آواز سنتے مین غلط العام ہے
کیونکہ دلکا ذکر ذاکر بھی وہ سن سکتا ہے جو سالک ہو
اور کو قوت نہین پس جس فرقہ کا یہ قول ہے
کہ ذکر قلب کی آواز سامعین دور ونزدیک سے علے حسب مراتب
سنتے مین محض بے اصل ہے۔

ذکر کا بیان

ذکر اسکا نام ہے کہ یاد الٰہی مین جمیع غیر اللہ کو فراموش
کرے اور حضوریت قلب سے قرب ومعیت حاصل کرے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا مع عبدی اذا ذکرنی
وتحرکت بی شفتاہ وانا جلیس من ذکرنی
اور رات دن بحکم یذکرونہ بکرۃ واصیلا پوری توجہ
سے اپنے آپ کو ذکر الٰہی مین ایسا مشغول کرے کہ اپنے آپ سے
بھی بیخبر ہو جائے۔ اور زمرۂ الذین یذکرون اللہ قیاما

وَقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ داخل شود و ذکر حیات گردد
و بداں کہ ذکر بر اقسام ست و مقصود از ذکر حصول مذکور
ست بحضور قلب پس ہر عملی و فعلی کہ ازان حصول مطلوب
ست ہم ذکر ست کلمہ باشد یا نماز یا تلاوت قرآن یا
درود یا دعا وغیرہ کہ مطابق قرآن و حدیث باشد و یا
دیگر عبادات و یا بعبارات دیگر کہ بملاحظہ معنی آن آیات
مذکور و مطلوب ست آن ہم جملہ ذکر ہست و آن
حصول مذکور بے فنا ذاکر حاصل نمی شود پس
طالب را باید کہ در ذکر اللہ سبحانہ چنان مستغرق
شود کہ غیر حق و خود را کہ فراموش سازد کہ وصول
الی اللہ بدون نفی ماسوا اللہ ممکن نیست چون باین
مرتبہ رسد زہد و تقوی و توکل و عزلت و قناعت
و صبر و تسلیم و رضا وغیرہ بے قصد حاصل آید و از نتیجہ
این ذکر بر قلب ذاکر انوار تجلیات ظاہر شود کہ در ظہور
آن حواس خمسہ سالک مستور گردد و نہ ذاکر ماند نہ ذکر و
ذاکر مذکور گردد و ذکر ذکر حق شود شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فائدہ پس باید دانست کہ اکثر
مشائخ اول مرید را بحکم افضل الذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰہ ذکر نفی و اثبات تلقین فرمایند و این ذکر را
مراتب اند کہ بقلم مے آیند۔

در بیان مراتب ذکر

بدانکہ ذکر چہار نوع ست ذکر ناسوتی چون لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰہ و ذکر ملکوتی چون اِلَّا اللّٰہ و ذکر جبروتی
چون لفظ اسم ذات یعنی اللّٰہ و ذکر لاہوتی
ہُوْ ہُوْ و نیز ذکر زبان را ناسوتی و دل را

وَقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ میں داخل ہوا اور ذکر زندگی ہو جاوے
جاننا چاہیئے کہ ذکر کی کئی قسمیں ہیں۔ اور مقصود
ذکر سے وہی ہو جسکا ذکر حضوریت قلب سے کرتے ہیں
پس جس عمل یا فعل سے مطلب حاصل ہوگا۔ وہی ذکر ہے
عام ہے کہ نماز ہو یا تلاوت قرآن یا کلمہ یا درود یا
دعا میں جو قرآن و حدیث کے موافق ہیں یا دیگر عبادتیں
کہ جنکے معنے سے مطلوب حاصل ہو اور یہ حصول مذکور بغیر
فنا ذاکر حاصل نہیں ہوتا۔ پس طالب حق کو چاہیئے
کہ اللہ سبحانہ کے ذکر میں ایسا مشغول ہووے کہ غیر اللہ اور خود
کو مطلقاً بھول جائے کیونکہ وصول الی اللہ بغیر نفی غیر
اللہ کے حاصل نہیں ہوتا۔ طالب جب اس درجہ کو
پہنچیگا۔ زہد۔ تقوی۔ توکل۔ عزلت۔ قناعت۔ صبر
تسلیم۔ رضا وغیرہ سب بے قصد حاصل ہو جاوینگے۔ اور
اس ذکر کے نتیجے قلب پر انوار تجلیات باری تعالی
اسدرجہ ظاہر ہونگے کہ سالک کے حواس خمسہ تک چھپ جاوینگے
اور ذکر ذاکر دونوں فنا ہو کر مذکور رہجائیگا اور ذکر
ذکر حق ہو جائیگا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فائدہ
جاننا چاہیئے کہ اکثر مشائخ رحمہم اللہ مرید کو بحکم لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰہ پہلے ذکر نفی و اثبات تلقین کرتے ہیں
اب اس ذکر کے چند مراتب بھی لکھے جاتے ہیں

ذکر کے مراتب کا بیان

جاننا چاہیئے کہ ذکر کی چار قسمیں ہیں اول ناسوتی جیسے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ دوسرے ملکوتی جیسے اِلَّا اللّٰہ تیسرے
جبروتی جیسے اللّٰہ چوتھے لاہوتی جیسے ہُوْ ہُوْ اور
یہی کہتے ہیں کہ ذکر زبان ناسوتی ہے اور ذکر دل

ملکوتی و ذکر روح را جبروتی و ذکر سر را لاہوتی
میگویند و نیز ذکر زبان را ذکر جسمی و فکر را ذکر نفسی و مراقبہ
را ذکر دلی و مشاہدہ را ذکر روحی و معائنہ را ذکر سری
میگویند **فائدہ** ذاکر را باید کہ درین ذکر از نفی
لا الٰہ ہمہ موجودات را از نظر بردارد و از اثبات
الا اللہ تمام اجزاء بدن خود را معمور سازد بعد
کمال این ذکر اثبات راہم محو کند کہ اثبات نیز
نفی شود و نفی در نفی اثبات ذات ست۔

فصل در بیان ذکر جہر نفی و اثبات و اسم ذات بسے دوازدہ
تسبیح کہ معمول حضرات چشتیہ ست طریق ذکر دوازدہ تسبیح نسبت
بدانکہ بعد نماز تہجد کہ دوازدہ رکعت بشش سلام اند و
در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ سہ بار سورہ اخلاص بخواند
بعجز و زاری دست برداشتہ این دعا را اللّٰھم
طھّر قلبی عن غیرک و نوّر قلبی بنور معرفتک ابدًا
یا اللہ یا اللہ یا اللہ بحضور قلب سہ بار یا پنج بار یا
ہفت بار بتکرار نماید و توبہ و استغفار و کلمہ پنجم بطور
عزم و بخواند و بست و یک بار استغفر اللہ الذی
لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ بگوید بعد این
سہ درود را بر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بفرستد
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا نبی اللہ سہ بار بطریق
عروج و نزول بخواند جلسہ مربع بنشیند و از
سر انگشت پائے راست دوم انگشت کہ متصل
انگشت رگ کیاس سا کہ در باطن زانو چپ است

ملکوتی اور ذکر روح جبروتی اور ذکر سر لاہوتی۔ اور
ذکر زبان کو ذکر جسمی اور فکر کو ذکر نفسی اور مراقبہ
کو ذکر دلی اور مشاہدہ کو ذکر روحی اور معائنہ کو ذکر سری
بھی کہتے ہین **فائدہ** ذاکر کو چاہیئے کہ اس ذکر مین نفی
لا الٰہ سے تمام موجودات کو نظر سے اٹھا دے اور اثبات
الا اللہ مین تمام اجزائے بدن کو قائم کرے پھر تو اس
ذکر کا کمال اثبات کو بھی محو کر دے گا اور اثبات نفی
ہو جائیگا اور نفی در نفی اثبات ذات ہوتا ہے۔

فصل ذکر جہر و نفی اور اُن بارہ تسبیحونکے اثبات کے
بیان مین جو حضرات چشتیہ رحمہم اللہ کا معمول ہے۔
جاننا چاہیئے کہ بارہ تسبیحون کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ
بارہ رکعت تہجد سے جو چھ سلامون سے پڑھی جاتی
ہین اور ہر رکعت مین تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھتے
ہین فارغ ہو کر نہایت انکساری سے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا
پڑھے اللّٰھم طھّر قلبی عن غیرک و نوّر قلبی بنور
معرفتک ابدًا یا اللہ یا اللہ یا اللہ اور توبہ اور
استغفار کرکے پانچوان کلمہ پڑھے اور عزم و نکی سی صورت
بنا کر اکیس مرتبہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ پڑھ کر یہ تین درود حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس پر بھیجے الصلوٰۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی
اللہ تین مرتبہ عروج و نزول سے پڑھے اور چار
زانو ہو بیٹھے۔ اور داہنے پاؤن انگوٹھے پاس کی
انگلی سے بائین پاؤن کی رگ کیماس کو جو گھٹنے کی اندر کی طرف ہے

محکم بگیرد و پشت راست دارد و روبقبلہ آرد و ہر دو دست
بر ران ہا نہد و انگشتان را در حالت نفی برداردکہ اشارت
بر فنا ء غیر ست و در اثبات فرو آرد کہ اشارت بہ ثبوت
ہستی مطلوب حقیقی است و خاطر را جمع کند و حاضر دارد
و ذکر را با حرمت و ہیبت و تعظیم شروع کند با حسن
صورت و الحان خوش بعد از اعوذ و بسم اللہ بہ اخلاص
تمام سہ بار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
و یکبار کلمہ شہادت بخواند بعد ازان سر را بر زانوے
چپ بردہ بحدے نگون سازد کہ پیشانی قریب زانوے
چپ برسد و از انجا لفظ لَا اِلٰہَ را آغاز کند و سر را
بر زانوے راست آوردہ و دورہ تمام بر کتف راست
برساند و دم آنقدر دراز کند کہ ضربات ثلاثہ در یکدم
درآیند و سر و پشت و کمر برابر شود و اندک سر را
بجانب پشت کج کردہ تصور کند کہ ہمہ خطرات ما سوا اللہ
را پس پشت انداختم و بگذارد دم را و لفظ اِلَّا اللّٰہُ بزور
قوت بر فضاء دل کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت
واقع ست مانند گل صنوبر ضرب کند و تصور کند کہ عشق
و نور الٰہی را بدل آوردم و در حالت نفی چشم را کشادہ دارد
و در حالت اثبات بند نماید و این نفی و اثبات را با فکر و لحاظ
و واسطہ باین طریق مذکور دو صد بار بگوید و این ذکر را چہار
ضربی نامند و درین ذکر نیز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ و ہم باب
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہم بگوید بعد ازان بطریق سابق سہ بار
کلمہ طیب یکبار کلمہ شہادت بگوید اما مبتدی در کلمہ لَا اِلٰہَ
معبود و متوسط مقصود یا لا مطلوب و منتہی لا
[illegible]

دبائے اور کمر سیدہی رکہے اور رو بقبلہ بیٹہے اور دونو
ہاتہہ دونون رانون پر رکہے - اور حالت نفی مین
انگلیان اٹہائے تاکہ اس سے فنائے غیر کیطرف اشارہ
ہو - اور موضع اثبات مین پہر رکہلے کہ اس سے مطلوب
حقیقی کے موجودیت کا اشارہ ہے - اور دل کو مطمئن
اور حاضر رکہے - اور ذکر عزت اور حرمت اور ہیبت کے
ساتہ شروع کرے اچہی طرح پر اچہی صورت سے خلوص نیت
کے ساتہ اعوذ بسم اللہ پڑہکر شروع کرے اول تین مرتبہ
کلمہ طیب اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑہے اسکے بعد
بائین گہٹنے کی طرف اتنا سر جہکائے کہ گہٹنے کے قریب
پہونچ جائے اور وہان سے لفظ لَا اِلٰہَ کو شروع
کرکے داہنے مونڈہے تک سر کو لائے اور سانس اتنا
بڑہائے کہ تینون ضربین ایک ہی دم مین لگائے اور
سر اور کمر دونو برابر رہین اور سر کو پشت کی طرف تہوڑا سا
جہکا کر خیال کرے کہ مین نے ما سوا اللہ کو پس پشت ڈالدیا
اور سانس توڑکر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کی پستان سے دو انگل نیچے
بہت زور سے دل پر ضرب لگائے - اور تصور کرے کہ مین
عشق اور درد الٰہی کو اپنے دلمین لے آیا - اور حالت
نفی مین آنکہین کہلی ہوئی اور اثبات مین بند رکہے
اور نفی اور اثبات کو فکر اور لحاظ اور واسطے کے ساتہ
اسی طریق پر دو سو مرتبہ کہے اسکو چار ضربی کہتے ہین
اور سر دہائی پر محمد رسول اللہ ضرور کہے اسکے بعد تین
مرتبہ پورا کلمہ پڑہے) مگر مبتدی کلمہ الٰہ مین لفظ لا
معبود اور متوسط لا مقصود یا لا مطلوب اور منتہی لا موجود
[illegible]

شود و تصور کند که فیضان از عرش بسینه مومن می آید
لیکن باید دانست که زانوے چپ مقام خطرۂ شیطانی
ست و زانوے راست مقام خطرۂ نفسانی و کتف راست
مقام خطرۂ ملکی ست و قلب مقام خطرۂ رحمانی ست
بر زانوے چپ از لا اله نفی خطرۂ شیطانی تصور
کند و تا رسانیدنش بر زانوے راست نفی خطرۂ
نفسانی و تا رسیدنش بر کتف راست نفی خطرۂ ملکی
تصور کند و بلفظ الا الله اثبات خطرۂ رحمانی
نماید و این مراتب را اگر مرید عجمی باشد بهر زبان
که او دانسته باشد تلقین فرماید۔

طریق دیگر نفی و اثبات

بدانکه در نفی خطرات جداگانه گونه تفرقۂ باطن ست
و مقصود کلی حضوری و جمعیت ست پس مرشد را باید
که نفی کلی تلقین فرماید تا نفی خطرات یکبارگی حاصل آید
چنانکه متاخرین همین را اختیار کرده اند یعنی کلمه
لا را از اندرون دل باشدت و قوت تمام
برکشیده و الا له را بکتف راست رسانیده و
سر را مائل به پشت کرده تصور کند که غیر الله
را از دل بیرون آمده و پس پشت انداختم و
دم را گذاشته لفظ الا الله بزور بر دل ضرب
کند و ملاحظات اینجا همان ست که بیان کرده
شده و ذکر نفی و اثبات بهر طور که باشد خواه
بدون حبس و با حبس و خواه در ذکر چار ضرب
خواه در ذکر ارّه وغیره بجز ذکر
حدادی مرجح سے نشیند ۔

ہو کے تصور کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے مومن کے
سینہ میں آتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ بائیں گھٹنے
میں خطرۂ شیطانی اور داہنے میں خطرۂ نفسانی اور
داہنے شانے میں خطرۂ ملکی اور دل میں خطرۂ رحمانی
کی جگہ ہے پس بائیں گھٹنے پر کلمہ لا الٰہ سے خطرۂ
نفسانی کی نفی کرے یعنے جو وقت لا الٰہ کہے مطلوب
کے سوا سب سے اپنے تصور کو پاک کرے اور جبتک داہنے
گھٹنے تک پہونچے خطرۂ نفسانی کی نفی کا اور جبتک
مونڈھے تک پہونچے خطرۂ ملکی کے نفی کا تصور کرے
اور الا اللہ سے خطرۂ رحمانی کا اثبات کرے اور
جو مرید عجمی ہو تو یہ مراتب اسی کی زبان میں سکھاے جو وہ جانتا ہو

نفی و اثبات کا دوسرا طریق

جاننا چاہیے کہ ہر خطرہ کے جداگانہ نفی کرنے سے ایک
تفرقۂ باطنی پیدا ہوتا ہے اور مقصود کلی طالب کا
حضوری اور جمعیت ہے تو مرشد کو چاہیے کہ نفی کلی
تلقین فرمائے تاکہ تمام خطرے ایک ہی دفعہ دور ہو جائیں
چنانچہ متاخرین نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ یعنے کلمہ
لا کو بہت شدت اور قوت کے ساتھ دل سے کھینچکر
الٰہ کو داہنے مونڈھے تک پہونچا کر سر کو پشت کی طرف
تھوڑا جھکا کر تصور کرے کہ میں نے ماسوا المطلوب کو
دل سے نکالکر پس پشت ڈالدیا پھر لفظ الا اللہ کی نہایت زور سے
دل پر ضرب لگائے اور جو ملاحظات ذکر نفی و اثبات میں ہم
پہلے بیان کر چکے ہیں وہ ہی یہاں بھی ملحوظ خاطر رکھے
اور بجز ذکر حدادی کے اور ذکروں میں جیسے حبس
یا بغیر حبس ذکر چار ضرب ذکر ارّہ سبمیں جائز و مستحب ہے

ودر باقی اذکار دوزانو نشستن اولی ست۔

طریق ذکر اثبات مجرد

بدانکہ پشت را راست کردہ وہر دو دست بزانو نہادہ جلسۂ دوزانو بنشیند وسر را بجانب کتف راست بردہ لفظ اِلَّا اللّٰہُ را بشدت وقوت بر دل ضرب کند ودر کلمہ لَآ اِلٰہَ ملاحظہ مفہوم ومعنی لَا مَوْجُوْدَ وَلَیْسَ مَعَہٗ غَیْرِیْ میکند کہ مقصود نفی غیر در ملاحظہ ہست این را چہار صد بار دمادم بگوید واین ذکر را یکضربی میگویند بعد ازان بطور سابق سہ بار کلمۂ طیبہ یکبار کلمۂ شہادت بگوید ولمحہ دولمحہ بطور سابق مراقب باشد۔

طریق ذکر اسم ذات

بعد ازان بحکم قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ ذکر اسم ذات دوالفی یعنے اَللّٰہُ اَللّٰہُ باین روش کہ اول حرف ہائے لفظ اللّٰہُ را ضمہ وثانی ہائے لفظ اَللّٰہْ را ساکن کند یعنے جزم دہد پس ہر دو چشم بستہ وسر را بجانب کتف راست آوردہ با ملاحظہ اسما وصفات امہات لفظ اَللّٰہُ جہراً اول ضرب بر لطیفۂ روح کہ زیر پستان راست واقع ست زند ودیگر ضرب لفظ اللّٰہُ بر فضائے دل بزند طریق دیگر آنکہ ہر دو ضرب بر دل زند این ذکر اسم ذات دوضربی را ششصد مرتبہ بگوید لیکن نہ بار اَللّٰہُ اَللّٰہُ دہم مرتبہ یک اسم ازین اسما یعنے اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ بخواند باینطور کہ در عشرۂ اول اَللّٰہُ حَاضِرِیْ در دوم اللّٰہُ نَاظِرِیْ در سوم عشرہ اَللّٰہُ مَعِیْ بگوید باز اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ باز اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ بطریق

اور انکے علاوہ اوروں مین دوزانو بیٹھے۔

ذکر اثبات مجرد کا طریق

ذاکر کو چاہیئے کہ کمر سیدہی کرکے دونو ہاتھ گھٹنو پر رکھکر دوزانو بیٹھے اور سر اپنے شانے کی طرف لیجاکر لفظ اِلَّا اللّٰہُ کی زور سے دلپر ضرب لگائے اور کلمہ لَآ اِلٰہَ مین لا موجود اور لیس معہ غیری کے معنے مفہوم کا ملاحظہ کرے کیونکہ ملاحظہ مین غیر کی نفی ہی مقصود ہے اسکے چار سو مرتبہ دمادم ضرب لگائے اسکو یکضربی کہتے ہین پہر بطور سابق تین بار کلمہ طیب اور ایکبار کلمہ شہادت پڑہکر لمحہ دو لمحہ مراقب ہوجائے

ذکر اسم ذات کا طریق

اسکے بعد بحکم قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ ذکر اسم ذات دوالفی یعنے اَللّٰہُ اس طریق سے کرے کہ اول حرف ہائے لفظ اَللّٰہُ کو ضمہ اور دوسرے ہائے لفظ اَللّٰہْ کو ساکن کرے یعنے جزم دے پہر دونوں آنکھین بند کرکے سر داہنے مونڈہے کی جانب لاکر اسمائے صفات امہات کا ملاحظہ کرے اور اول لفظ اَللّٰہُ کی زور سے لطیفۂ روح پر کہ داہنے پستان کے نیچے ہے ضرب لگائے اور دوسرے ضرب فضائے دل پر مارے اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ دونوں ضربین دلپر لگائے اور اس ذکر اسم ذات دوضربی کو چھہ سو مرتبے کہے مگر نو دفعہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اور دسوین دفعہ اسمائے اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ مین سے ایک اسم کہے۔ مگر اسطور پر کہ عشرہ اول مین اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اور دوسرے مین اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اور تیسرے مین اَللّٰہُ مَعِیْ اور پہر ہر عشرہ بطریق

عروج ونزول بہ ہر عشرہ خواندہ باشد یعنی ملاحظہ
تا کیفیت ولذت ذکر و رفع غفلت وخواب دست دہد
بعد ازان بطور سابق کلمہ طیب سہ بار و کلمہ شہادت یکبار
بگوید بعد ازان یک ضربی ہمان طور سر را بجانب کتف راست
کج کردہ لفظ اللہ را بر دل ضرب کند این را یکصد بار
دمادم بگوید بعدہ سہ بار کلمہ طیب یکبار کلمہ شہادت
گفتہ درود و استغفار یازدہ یازدہ بار بخواند و فاتحہ
بارواح مشائخ سلسلہ بفرستد بعد ازان مراقب شود ہر قدر کہ
تواند اگر دل بچسپد و ذوق دست دہد فبہا والا بہر ذکر یکہ
ذوق آید خواہ جاروب خواہ ارہ خواہ حدادیہ وغیرہ مشغول
ماند تا نماز صبح و بعد نماز اگر میسر آید در خدمت شیخ حاضر بودہ
اخذ توجہ نماید والا درخلوۃ رفتہ بذکر وشغل و مراقبہ
و محاسبہ مشغول شود و یا با برادران طریقت حلقہ نمودہ
در ذکر جہر یا در مراقبہ شاغل گردد اما باید کہ کلمہ اللہ
را از کلمہ الا اللہ بسیار و کلمہ الا اللہ را از کلمہ
لا الہ الا اللہ بسیار گوید بعد ....
فراغ از ذکر دست برداشتہ دعا کند و فاتحہ بارواح
پیران و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ واصحابہ اجمعین بخواند و نذر نماید

ایضاً طریق دیگر ذکر نفی و اثبات

بمناسبت ہفت لطائف دل کہ ان فی جسد ادم
مضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب فواد وفی الفواد
روح وفی الروح سر وفی السر نور وفی النور انا
بیان یافتہ اند بقلم می آید - بدانکہ در ذکر نفی و اثبات نیز
ہفت مرتبہ مقرر کردہ اند کہ در ہر درجہ نفی و اثبات است پس ذکر زبانی متعلق

عروج ونزول اللہ معی اللہ ناظر ہے اللہ حاضر ہے
اللہ حاضری اللہ ناظر ہے اللہ معی کہے اور اسکے ساتھ
ہی اسکے معنے کا خیال کرے تاکہ ذکر کی لذت حاصل ہو اور
سستی اور غفلت دور ہو - پھر پہلی طرح تین مرتبہ کلمہ طیب
اور ایکدفعہ کلمہ شہادت پڑہے - اسکے بعد سر کو داہنے
شانہ کی طرف جہکا کر ایک ضربی لگائے یعنے لفظ اللہ
کی دل پر دمادم ضربین لگائے اور تین دفع کلمہ طیب
اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑہکر درود اور استغفار گیارہ
گیارہ مرتبہ پڑھے اور مشائخ سلسلہ ہذا کی ارواح مقدسہ
پر فاتحہ پڑہے اسکے بعد جسقدر چاہے مراقب ہو اگر
دل لگے اور مزا آئے خواہ جاروب مین خواہ ارہ مین خواہ
حدادی مین اسمین صبح تک مشغول رہے اور بعد نماز صبح
اگر ہو سکے تو شیخ کی خدمت مین حاضر ہو کر توجہ لے ورنہ
خلوت مین جا کر ذکر و شغل اور مراقبہ و محاسبہ مین مشغول
ہو یا برادران طریقت کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر جہر یا مراقبہ
مین مشغول ہو - مگر چاہیئے کہ اللہ کو کلمہ الا اللہ سے اور
الا اللہ کو لا الہ الا اللہ سے زیادہ کہے اور ذکر سے
فارغ ہو کر ہاتہ اٹہا کر دعا مانگے اور پیرون اور رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مقدسہ پر فاتحہ پڑہے اور نذر کرے

اسکے علاوہ ذکر نفی و اثبات کا دوسرا طریق

دل کے ساتہ لطیفونکی مناسبت ہے کہ جسکا بیان ان فی جسد ادم
مضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب فواد وفی الفواد
روح وفی الروح سر وفی السر نور وفی النور انا ہے ذکر نفی
و اثبات کے بھی سات مرتبہ مقرر کئے ہین - کہ ہر درجہ
مین نفی و اثبات ہے پس ذکر زبانی اجسام سے تعلق رکھتا ہے

باجسام ست مرید را باید کہ باین ذکر چنان مشغول
شود کہ غیر ذکر نماند واز ہر حواس جز ذکر نیاید چون
سالک باین مقام رسد از عالم اجسام ترقی کردہ بمرتبۂ
لطیفۂ قلب کہ نفس ست برسد و ذکر با فکر تعلق بلطیفہ
قلب دارد درین مرتبہ بذکر لا الہ الا اللہ با فکر چنان
مشغول شود کہ لا الہ کہ نافیہ است نفی شود و جز اثبات
الا اللہ ہیچ نماند اگر سالک باین مرتبہ رسد از مقام نفس
ترقی کردہ بمرتبۂ دل رسیدہ باشد و ذکر دل الا اللہ
است و الا اللہ را بحضور دل تصور کند و بدلائل
خود را وصفات خود را بذات وصفات حق ربط
دادہ بذکر الا اللہ چنان مشغول گردد کہ استثناء کہ
در الا اللہ است نیز نفی شود و بجز اللہ ہیچ نماند
چون سالک باین مقام رسد از خطرۂ ملکوتی
گذشتہ د مرتبۂ دل را سطے کردہ بمرتبۂ روح برسد
و ذکر روح اسم ذات ست و اللہ ذات جامع
جمیع صفات ست و الف و لام اشارہ باافعال
و اسماء صفات است و حرف ہا کہ در لفظ
اللہ است اشارت بذات است پس سالک
را باید کہ چندان بذکر اسم ذات مشغول
شود کہ الف و لام کہ در اللہ است نیز
نفی شود و جز ھو ہیچ نماند اگر سالک
باین مرتبہ رسد خود ذکر گردد و از مرتبۂ
روح ترقی نمودہ بمرتبۂ سر رسیدہ باشد
باز بذکر ھو چندان مشغول شود کہ
خود مذکور گردد و فنا در فنا عبارت

مرید کو چاہیئے کہ اس ذکر مین ایسا مشغول ہو کہ سوائے
ذکر اور کچھہ نرہے۔ اور جو سانس نکلے بغیر ذکر کے
نہ نکلے جب سالک اس مقام پر پہونچتا ہے عالم اجسام
سے ترقی کرکے مرتبہ لطیفہ قلب پر کہ نفس ہے پہونچتا
ہے اور فکر کے ساتہ ذکر کرنا لطیفہ قلب سے تعلق رکہتا ہے
اس مرتبہ مین ذکر لا الہ الا اللہ مین فکر کے ساتہ ایسا
مشغول ہو کہ لا الہ کہ نافیہ ہے نفی ہو جائے اور بجز اثبات
الا اللہ کے کچہہ باقی نہ رہے اگر سالک اس مرتبہ پر پہنچ
جائے تو مقام نفس سے ترقی کرکے مرتبۂ دل پر پہونچیگا اور
دل کا ذکر الا اللہ ہے تو الا اللہ کو حضور دل سے
تصور کرے اور اپنے آپ اور اپنے صفات کو دلائل محکم
کے ساتہ ذات و صفات سبحانہ تعالی سے ربط دے کر
ذکر الا اللہ مین ایسا مشغول ہو کہ الا اللہ مین جو
استثنا ہے نفی ہو جائے اور سوائے اللہ کے کچہ باقی
نرہے جب سالک اسمقام پر پہنچے خطرۂ ملکوتی سے گزر
کر مرتبہ دل کو طے کرکے مرتبہ روح پر پہونچے) اور ذکر
روح کا اسم ذات ہے اور اللہ ذات جامع جمیع صفات ہے
اور الف و لام سے اسما و افعال صفات کیطرف اشارہ ہے
اور لفظ ہا سے اشارہ ذات کی طرف ہے تو سالک
کو چاہیئے کہ اسم ذات کے ذکر مین ایسا مشغول ہو کہ
الف و لام جو لفظ اللہ مین داخل ہے یہ بھی نفی ہو جائین
اور سوائے ہو کے کچہہ نرہے اگر سالک اس مرتبہ پر
پہنچے تو سراپا ذکر ہو جائیگا اور مرتبہ روح سے ترقی
کرکے مرتبہ سر پر پہونچے گا پہر تو ھو مین ہو مین ایسا
مشغول ہو کہ خود سراپا مذکور ہو جائے اور فنا در فنا کے

عبارت ازین ست اگر باین مرتبہ برسد بمقام بی
یسمع و بی یبصر رسد و خود نور گردد باز در یابد
کہ لوازمہ نور ظہور ست یا ز ظہور کند بمقام عبدیت
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ مرتبہ عبدیت
مقام انتہائے سالک ست دران مقام حقیقت
عبدیت و معبودیت مکشوف شود باز در عبادت
چنانکہ حق عبادت مشغول شود و حفظ مراتب
را بوجہ احسن بجائے آرد و کمال اتباع شریعت نماید
و بر مسند ارشاد جلوہ گر بودہ طالبان حق را
راہ نما باشد و ولایت و مشیخت بلکہ ہر دو اورا
مسلم باشد فائدہ آگاہ باد اے عزیز ہر چند
در وصال محبوب دیر اشتیاق غالب تر و لذت
بیشتر و ہر کہ طلب مردانہ و ہمت شیرانہ دارد
و در طلب استوار قدم باشد و نا امید نشود
ان شاء اللہ تعالیٰ آخر کار اگر طالب صادق
است شاید مقصود رخ خواہد نمود بمنہ و کرمہ

طریق ذکر پاس انفاس

باید کہ بیدار و ہوشیار باشد بر انفاس خود و دل
ہرگز صاف نشود از کدورت نفسانی و شیطانی
تا مدد پاس انفاس نکند و پاس انفاس این ست کہ
مکان و زمان را در یابد یعنے در بر آمدن نفس
و فرو رفتن نفس طالب ذاکر باشد خواہ بذکر جلی
خواہ بذکر خفی پس وقت بر آمدن دم لا الہ گوید و وقت
فرو رفتن الا اللہ اما در ذکر خفی بدم ذاکر گردد

یہی معنی ہین اور اگر اس مرتبہ مین پہونچے تو مقام
بی یسمع و بی یبصر مین داخل ہوگا اور خود نور ہو جائیگا
اسوقت سمجھ لے کہ لازمہ نور کا ظہور ہے - پھر
مقام عبدیت کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور
انتہائے سالک کا مقام ہے ظہور کرے اس مقام
مین عبدیت اور معبودیت کی حقیقت بخوبی ظاہر
ہو جائیگی پھر عبادت مین کماحقہ مشغول ہو اور عمدہ طور سے
حفظ مراتب بجالائے اور پوری طرح پر شریعت کی
اتباع کرے اور مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ گر ہو کر طالبان
حق کو رستہ بتائے پس ولایت و مشیخت دونون اُسکے
لیئے مسلم ہونگی فائدہ اے عزیز خبردار ہو کہ وصال
محبوب مین تاخیر کا ہونا باعث زیادتی شوق اور
لذت کا ہے اور جو شخص طلب مردانہ اور ہمت شیرانہ
رکھتا ہے اور راہ طلب مین ثابت قدم ہے اور ناامیدی کو
پاس نہین پھٹکنے دیتا اور طالب صادق ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ
اُسکے فضل و کرم سے ضرور اپنے مقصود تک پہونچے گا-

ذکر پاس انفاس کا طریق

چاہیئے کہ اپنے ہر سانس پر بیدار و ہوشیار رہے کیونکہ
جبتک پاس انفاس کی مدد نہین ہوتی دل کدورت نفسے
ہرگز پاک نہین ہوتا اور پاس انفاس یہ ہے کہ مکان و
زمان کا لحاظ رکھے یعنے سانس باہر آنے اور اندر جانے
کے وقت ذکر کرے خواہ جہراً خواہ سراً جب
سانس باہر آئے تو لا الہ کہے اور جب سانس اندر جائے
الا اللہ کہے مگر ذکر خفی مین سانس سے ذکر کرے اور اُسکو

ودر بالا کشیدن و فرو گذاشتن نظر بر ناف دارد و
از انجا ذاکر گردد و دہن بستہ بیحرکت زبان بدم
ذاکر بود و چندان مشغول باشد کہ دم ذاکر گردد

طریق دیگر

آنکہ لفظ اللہ بالا کشد و ہو را فرو گذارد و ملاحظہ
کند کہ ہمون اندرون و ہمون بیرون ست یعنی
ہُوَ الظَّاہِرُ وَ ہُوَ الْبَاطِنُ ملحوظ دارد و این ذکر
را چندان ورزش نماید کہ دم ذاکر شود و مستغرق
بذکر گردد و ذکر حیات شود و در بیداری و در
خواب ذاکر باشد و پاس انفاس حاصل آید و
دل از ماسوا اللہ پاک و صاف و نورانی گردد
لہذا این ذکر را جاروب قلب گویند زیرا کہ دل
را از ہمہ کدورات و کثافات صاف گرداند و
مشمر تجلیات و واردات سازد فائدہ اگر مرید
سادہ دل باشد و از کیفیت و لذت ذکر لذت
گیر نگشتہ باشد باید کہ مرشد اورا پیش خود زانو
بزانو بنشاند و بگوید کہ چشم را بندد و سر انگون
سازد و کمر راکج کردہ و سینہ را پیش آوردہ مقابل
شود و مرشد انفاس اورا احساس نماید وقت فرو
بردن نفس مرید و مرشد نفس خود را ہم دم او بگزارد
و وقت برآوردن او دم را دم خود را در کشد چون باین طور مشغول
شود یکایک لرزہ در بدن مرید یا نعرہ از و برآید بعد مرشد ذکر کہ ارادہ
باشد جاری گردد

علاج دیگر مرید غبی

اگر مرید بسیار غبی باشد و ہیچ ذکر در و تاثیر نہ کند
باید کہ مرشد اورا ذکر اسم مربی او تعلیم نماید

باہر لانے اور اندر لیجانے مین ناف پر نظر کرے اور
وہین سے ذاکر ہو اور منہ بند رکھے زبان مطلق نہ ہلائے
اور یہانتک محافظت کرے کہ سانس خود ذاکر ہو جائے

دوسرا طریق

یہ ہے کہ لفظ اللہ کو باہر کے سانس مین لائے
اور ہو کو اندر لیجائے اور ملاحظہ کرے کہ اندر و باہر
وہی ہے یعنے ہو الظاہر ہو الباطن کا خیال رکھے اور
اس ذکر کی اتنی کثرت کرے کہ سانس ذاکر ہو جائے
اور ذکر مین مستغرق ہو اور ذکر حیات حاصل ہو سوتے
جاگتے ذاکر رہے اور پاس انفاس سے بہرہ مند ہو اور ماسوا
اللہ سے دل پاک و صاف ہو جائے اور چونکہ یہ دل کو
تمام کدورتون سے پاک و صاف کرتا ہے اور تجلیات الٰہی
کا مورث بناتا ہے اسکو جاروب قلب کہتے ہین۔
فائدہ اگر مرید سادہ دل ہو اور ذکر کی کیفیت اور
لذت سے بالکل واقف نہو تو مرشد کو چاہیئے کہ اسکو
اپنے سامنے زانو بزانو بٹھا کر کہے کہ آنکھین بند کر اور
سر جھکا کر کمر ٹیڑہی کرکے سینہ مقابل کرکے بیٹھ اسکے
بعد مرشد مرید کے انفاس کو دیکھے اور دونون سانس کے
ساتہ اپنا سانس چھوڑے جب اسی طور پر تھوڑی
سی دیر مشغول رہیگا تو مرید کا بدن یکایک کانپ
اٹھیگا یا بیساختہ منہ سے نعرہ نکلجائیگا اور جو
ذکر مرشد کے ذہن مین ہوگا جاری ہوگا۔

مرید غبی کا علاج

اگر مرید غبی ہو اور کوئی ذکر اسکے دل پر اثر نکرتا ہو تو مرشد
کو چاہیئے کہ اسکی مربی کا اسم ذکر کے لئے تعلیم فرمائے

وصورت دریافت اسم مربی او انیست که مرشد
او را در خلوت پیش خود بنشاند و اسمی از اسماء حسنی گرفته بهمت
تمام بتوجه قلب بتصور آن اسم مذکور را قلب خود بر قلب
مرید ضرب کند چند ضرب همین طور بزند اگر ضرب این اسم
تاثیر کند فبها والا اسم دیگر از اسماء حسنی گرفته همین طور
آن اسم از قلب خود بر قلب مرید بزند الغرض همین
طور یک اسم را گرفته بعمل آرد ضرب اسمیکه برد تاثیر
کند بداند که اسم مربی او همین است و نیز اسم اعظم
همون ست در حق آن پس آن اسم را بذکر سه ضربی
یا چهار ضربی حکم کنند تا ورزش نماید انشاء الله در
چند عرصه ذکر او را بر باید وانوار ذکر بر و تابد۔

بیان ذکر اسم ذات زبانی

طالب را باید که باوجود ذکر پاس انفاس اسم ذات
را زبانی نیز هر روز یک لکهه و بست و پنج هزار بار که تکرار
نهایت ست تکرار کند اگر نتواند بست و چهار هزار بار
که مرتبهٔ اوسط ست بگوید و حکمت درین آن ست
که آدم در شب و روز بست و چهار هزار دم میگیرد
پس گویا که بهر دم ذاکر گردید و در زمره قوله تعالی
وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ داخل
شد و الا نه کم از دوازده هزار بار که ادنی رتبه
ذاکرین ست نگوید و فائده درین ذکر آن ست
که ذکر لسانی میرساند ذاکر را بذکر قلب پس
در حالت جمع زبان و دل بیشک ترتیب
امر ذکر بکمال ست و این ترتیب در
اکثر سلاسل ست لیکن در سلسله

اور اسم مربی کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے
کہ اُسکو خلوت مین اپنے سامنے بٹھائے اور اسماء حسنی مین
سے ایک اسم کو اپنے دلمین لے اور توجہ قلبی سے نہایت
ہمت کے ساتھ اس اسم کی اپنے قلب سے مرید کے
قلب پر چند ضربین لگائے اگر اس اسم کی ضرب تاثیر
کرے فبہا ورنہ دوسرا اسم اسماء حسنے مین سے لیکر اسیطرح
اُس اسم کی ضرب بہی اپنے قلب سے مرید کے قلب پر
لگائے الغرض اسی طرح تمام اسمون کی ضربین لگائی
جس اسم کی ضرب اُسمین اثر کرجائے اُسکو اسکا مربی
سمجھے اور اُسکا اسم اعظم بہی وہی ہی پس اُس اسم کا ذکر
بطور سہ ضربی یا چہار ضربی کے تلقین فرمائے تاکہ وہ
اُسپر مداومت کرے انشاء اللہ تعالی چند روز مین وہ
ذکر اوسے اُچک لیگا اور نور الٰہی اُسپر چمکنے لگے گا۔

اسم ذات کی زبانی ذکر کرنے کا بیان

طالب کو چاہیئے کہ باوجود پاس انفاس کے اسم ذات کو
زبانی بہی ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑہ لیا کرے اگر
اتنا نہو سکے ۲۴ ہزار مرتبہ کہ زبانی ذکر کا اوسط مرتبہ
ہے کہے اور اس مین حکمت یہ ہے کہ آدمی رات دن مین ۲۴
ہزار سانس لیتا ہی تو ہر سانس کے مقابل ایک کرہو جائیگا اور
زمرہ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ مین داخل
ہوگا اور اگر یہ بہی نہو سکے کم سے کم بارہ ہزار مرتبہ تو
ضرور پڑہ لیا کرے اور اس ذکر مین فائدہ یہ ہے کہ ذکر
زبانی ذاکر کو ذکر قلبی کی طرف پہونچا دیتا ہے پس حقیقت
زبان اور دل دونون ذاکر ہونگے ذکر کی ترتیب کامل
اور مکمل ہوگی اور یہ ترتیب اکثر سلسلون مین ہی مگر سلسلہ

نقشبندیہ اختصار بر ذکر قلبی بجذب باطن میکنند
و مبتدیان را ہمین ذکر شروع مے کنانند

طریق ذکر اسم ذات مع ضربات

بدانکہ ذکر اسم ذات بر چہار قسم است یکضربی و دو ضربی
و سہ ضربی و چہار ضربی و آنکہ در یک ضربی میکنند این
است کہ ہر دو چشم را بستہ و سر را بجانب کتف
راست بردہ لفظ الله را جہراً بقوت بر دل ضرب
زند و در دو ضربی اول بر روح دوم بر دل ضرب
زند و در سہ ضربی اول بر زانوئے راست دوم
بر زانوئے چپ سوم بر دل و در چہار ضربی اول
بر زانوئے راست دوم بر چپ سوم بر روح چہارم بر دل ضرب کنند

طریق دیگر

از یک ضرب تا ہفت ضربی میکنند خواہ نشستہ خواہ
ایستادہ رو بقبلہ با دب تمام بعمل مے آرند در یک
ضربی بطور مذکور سر را بجانب کتف راست
آوردہ لفظ اَللّٰہُ بر دل ضرب کند و در دو ضربی
اول بر روح دوم بر دل و در سہ ضربی اول بجانب چپ
دوم جانب راست سوم بر دل و در چہار ضربی راست و چپ
و پیش چہارم بر دل و در پنج ضربی راست و چپ پیش و پس
پنجم بر دل و در شش ضربی راست و چپ و پیش و پس و بالا سوئے
آسمان ششم بر دل و در ہفت ضربی راست و چپ و پیش و پس
تحت و فوق ہفتم بر دل ضرب زند و درین ضربات ملاحظہ
فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دارد و مستغرق شود
کیفیت و لذت این ذکر ذاکر داند حاجت
بیان نیست و اگر این ذکر را با ملاحظہ

نقشبندیہ مین جذب باطنی سے قلبی ذکر پر اختصار
کرتے ہین اور مبتدیون کو اسی ذکر سے شروع کراتے ہین

اسم ذات مع الضرب کے ذکر کا طریق

جاننا چاہیے کہ اسم ذات کا ذکر چار قسم پر ہوتا ہے
یک ضربی دو ضربی سہ ضربی چہار ضربی یکضربی
اسطرح پر ہے کہ آنکھین بند کرکے سر کو داہنے شانے
کی طرف لیجا کر آواز سے قوت کے ساتھ لفظ اللہ
کی دل پر ضرب لگائے اور دو ضربی یہ ہے کہ اول
ضرب روح پر لگائے دوسری دل پر سہ ضربی یہ ہے کہ
اول ضرب اپنے گھٹنے پر لگائے دوسرے بائین گھٹنے
پر تیسرے دل پر چہار ضربی یہ ہے کہ اول ضرب داہنے گھٹنے
پر لگائے اور دوسرے بائین گھٹنے پر تیسری روح پر چوتھے دل پر

دوسرا طریق

یہ ہے کہ ایک ضرب سے سات ضرب تک خواہ بیٹھکر
خواہ کہڑا ہو کر رو بقبلہ ہو کر ادب سے ضربین لگائے
یکضربی اور دو ضربی طریق سابق کے موافق اور سہ
ضربی اسطرح کہ اول ضرب بائین طرف دوسرے داہنی
طرف تیسرے دل پر چہار ضربی مین اول ضرب داہنے
طرف دوسرے بائین طرف تیسرے آگے چوتھے دل پر
پنج ضربی مین داہنے بائین آگے پیچھے اور پانچویں دل پر
ہفت ضربی مین داہنے بائین آگے پیچھے نیچے اوپر
ساتوین دل پر اور ہر ضرب مین فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ کا ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو اور لذت
اس ذکر کی ذاکر ہی خوب جانتا ہے بیان کرنے کی
حاجت نہین اگر کوئی اس ذکر کو با ملاحظہ

بکمال رساند استغراق و محویت رو نماید واز
در و دیوار و شجر و حجر آواز ذکر مسموع شود و
مضمون وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ مکشوف
گردد و بمذکور برسد۔

طریق دیگر چہار ضربی

مستقبل قبلہ بنشیند و مصحف پیش دارد یا قبر بزرگی
پیش بود ضرب اول بر چپ دوم بر راست سوم بر
مصحف یا بر قبر چہارم بر دل زند و مستغرق ذکر گردد۔
درین ذکر کشف معانی قرآن و کشف قبور فرمودہ اند

طریق دیگر اسم ذات قلندری

اگر سالک خواہد کہ بمقام ہویت رسد باید کہ باین
ذکر مواظبت نماید و پیوستہ در خلوت مشغول
باشد باید کہ جلسہ مربع نگاہدارد و سر را در میان دو
زانو بردہ بر ناف اللہ گفتہ سر را بر دارد و ہر دو
دست بر زانو سخت کردہ ھُو را در خود ضرب
کند ہمین طور ذکر گوید و مشغول باشد تا موصوف
بصفات اللہ گردد اکثر مشائخ رضوان اللہ علیہم
در عمل آوردہ اند۔

طریق ذکر جاروب

ابتدا کلمہ لَا اِلٰہَ از زانوئے چپ آغاز نمودہ سر را
بزانوئے راست آوردہ دورہ تمام بکتف راست
رسانیدہ واندک سر را بجانب پشت کج کردہ ضرب
اِلَّا اللّٰہُ بشدت بر دل زند و دم و ورزش نماید درین
ذکر دو زانو بنشیند۔

طریق ذکر حدادی

ایت مذکورہ کمال کو پہونچاوے تو استغراق اور
محویت حاصل ہو اور در و دیوار و شجر و حجر سے
ذکر کی آواز آنے لگے اور مضمون آیہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کا مکشوف اور معلوم ہو جائے
اور مذکور کو پہونچے۔

دوسرا طریق چہار ضربی کا

رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور قرآن آگے رکھے یا کسی بزرگ
کی قبر سامنے ہو اور ضرب اول داہنی طرف دوسری
بائین طرف تیسری قرآن یا قبر پر چوتھی دل پر لگائے اور
ذکر مین مستغرق ہو اس ذکر مین کشف معانی قرآن اور
کشف القبور حاصل ہوتا ہے وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ۔

اسم ذات قلندری کا طریق

اگر سالک مقام ہویت مین پہونچنا چاہیے اس ذکر
کی مداومت کرے اور ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے
اور مربع بیٹھکر سر درمیان دونو گھٹنون کے لاکر
ناف پر اللہ کہکر سر اوپر اٹھاوے اور گھٹنے مضبوط
پکڑے اور دل پر ہو کے ضرب لگائے اسیطرح ذکر مین
مشغول رہے موصوف بصفات اللہ ہو جائیگا اکثر
مشائخ نے اسپر عمل کیا ہے۔

ذکر جاروب کا طریق

کلمہ لا الٰہ کو بائین گھٹنے سے شروع کرے اور سر کو داہنے
گھٹنے پر کو داہنے شانے تک پہونچا کر تھوڑا سا کمر کی
طرف جھکا کر بہت زور سے اِلَّا اللّٰہ کی ضرب دل پر
لگائے اور دو زانو بیٹھک سے خوب ورزش کرے

ذکر حدادی کا طریق

بدانکہ ہمان طور دم را بزور کشیدہ و در کلمہ لا الہ
را بکتف راست رسانیدہ بہر دو زانو ایستادہ شود
و ہر دو دست بردارد و کلمہ الا اللہ را بقوت تمام
بر دل ضرب زند و ہر دو دست نیز بر زانوہا بزند
و بنشیند چنانکہ حداد تیک بدو دست بر آہن بقوت
میزند ہمین طریق ہر بار کند تا ذوق دست دہد
این ذکر از امام ابو الحفص منقول است حضرت شیخ
جلال تھانیسری قدس سرہ فرمودہ کہ بندہ این
ذکر حضرت شیخ ما دامت برکاتہ این فقیر را بحضور
خود مشرف فرمودہ اند چنان شاہدہ و معاینہ گشت
کہ بطاقت مرد نتواند الا بفضل اللہ و عونہ

جاننا چاہیئے کہ اسیطرح دم کو زور سے کھینچکر کلمہ لا
الہ کا دورہ داہنے شانے تک پہونچا کر دونون
گھٹنون سے کھڑا ہوجائے اور دونون ہاتھ اٹھاکر کلمہ
الا اللہ کی قوت سے دل پر ضرب لگائے اور دونون ہاتھ
بھی گھٹنون پر مارے اور بیٹھے جیسے کہ لوہار ہتھوڑا دونون
ہاتھ سے اٹھا کر زور سے لوہے پر مارتا ہے اسیطرح
ہر دفعہ کرے تاکہ لذت حاصل ہو حضرت امام
ابو الحفص سے منقول ہے کہ حضرت شیخ جلال
تھانیسری نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیخ دامت برکاتہ
نے سند کے ساتھ اپنے سامنے یہ ذکر فقیر کو تلقین فرمایا ہے
جیسے کہ دیکھا گیا آدمی کی طاقت سے باہر ہے مگر خدا کے فضل اور مدد سے ممکن

طریق ذکر ارہ

بدانکہ دم را واژگون کردہ بشدت تمام کشیدہ در دو
لا الہ بکتف راست رسانیدہ و سر را بجانب پشت
مائل کردہ ضرب الا اللہ بر دل زند

ذکر ارہ کا طریق

سانس کو الٹا کرکے بہت شدت سے دورہ لا الہ
کو داہنے مونڈھے تک پہنچائے اور سر کو تھوڑا سا
پشت کی طرف مائل کرکے الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے

طریق دیگر ذکر ارہ

چشم را بستہ و زبان را بکام چسپانیدہ و دم را واژگون
کردہ لفظ اللہ را از ناف بشدت کشیدہ و تا
بکتف رسانیدہ ضرب لفظ ھو بقوت بر دل
بزند چنانکہ درود گر ارہ بچوب میکشد دمادم
نفس را بزور و آواز سخت جاری دارد ملاحظہ
صفات و امہات نگاہدارد و تصور کند کہ بر
قلب ارہ میکشم و بجائے برادہ کہ از چوب درود گر
وقت ارہ کشی می برآید ذرات نور صاف
ہمراہ ھو از دل می برآیند و در تمام اعضاء بدن منتشر

ذکر ارہ کا دوسرا طریق

اول آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے ملا کر الٹے
سانس سے لفظ اللہ کو شدت کے ساتھ ناف سے
کھینچکر داہنے مونڈھے تک پہونچائے اور قوت سے
ھو کی ضرب دل پر لگائے جیسے بڑھئی لکڑی پر ارہ
کھینچتا ہے دمادم نفس کو زور اور سخت آواز سے جاری
رکھے۔ اور صفات امہات کا ملاحظہ کرے اور تصور
کرے کہ دل پر ارہ کھینچ رہا ہون اور برادہ کی جگہ جو
بڑھئی لکڑی کاٹتے ہوئے نکالتے ہیں خیال کرے
کہ نور کے ذرہ دل سے نکلتے ہیں اور بدن میں منتشر

می شوند واز جسم برآمده تمام عالم را محیط بوده همراه
وجود ذاکر وجود عالم را مستور ومحو گردانیده اند
درین ذکر چندان مستغرق شود که محویت کلی حاصل
آید ومشاهده رونماید وکیفیت این ذکر بقلم نمی گنجد هرکه
کنند داند **فائده** بدانکه دراذکار جهریه تقلیل غذا
چندان نکند که ضعف لاحق آید بلکه ربع معده خالی
گذاشتن کافی ست واستعمال روغن ومغزیات
در خوراک از ضروریات ست تا یبوست وخشکی وپریشانی
در دماغ عارض نشود وربط قلب با شیخ باعتقاد ومحبت
وتعظیم تمام درین راه سلوک شرط مقدم ورکن اعظم
هست ومقصود از چندین اذکار همان ذکر دوام
وحضور تمام ست باید که خود را دائم ذاکر دارد و
از کار بیهوده واز گفتار واظهار بگریزد تا غذائے
دل وروح همان ذکر گردد وهمواره مونس وے شود

بیت

کار کن کار بگذر از گفتار
کاندرین راه کار دارد کار

ہوتے ہین اور جسم سے نکلکر تمام عالم کا احاطہ کرکے
وجود ذاکر کے ساتھ وجود عالم کو مستور اور محو
کرتے ہین اس ذکر مین اتنا مشغول ہو کہ محویت
کلی اور مشاہدہ حاصل ہو اور کیفیت اس
ذکر کی کرنے والا خوب جانتا ہے لکھنے کی گنجائش
نہین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ اذکار جہریہ مین
غذا کم کرنا اتنا نہ چاہیئے کہ ضعف ہو جائے بلکہ
چوتھائی معدہ خالی رکھنا کافی ہے اور خوراک
مین روغن اور مغزیات کا استعمال کرے تاکہ دماغ
خشکی سے پریشان نہوا اور راہ سلوک مین اعتقاد و
محبت کے ساتھ شیخ سے ربط قلبی ہونا شرط مقدم اور
رکن اعظم ہے اور ان سب ذکرون سے وہی ذکر دوامی
مراد ہے چاہیئے کہ اپنے آپ کو ہمیشہ ذاکر رکھے اور
کاروبار دنیاوی سے برطرف ہوا اور گفتار واظہار
سے بھاگے تاکہ دل اور روح کی غذا وہی ذکر ہو جائے
اور ہمیشہ اسکا مونس ہے **بیت** کار کن کار بگذر از
گفتار کاندرین راہ کار دارد کار

فصل دوم در بیان اشغال ذکر

باید دانست که دل دو سوراخ دارد یکے زیرین دوم
بالا وسوراخ بالا آنکه متصل بجسم ست ودروازه زیرین علاقه
بروح دارد چون ذاکر بذکر جهر با مد وشد وتحت وفوق مشغول
شود دروازه بالا کشاده گردد اما دروازه فرودینه بذکر خفی
که مراد بحبس دم هست مفتوح میگردد وحبس دم در ذکر
اصل الاصول هست وشرط کرده اند این را حضرات
چشتیه وقادریه لیکن حضرات نقشبندیه شرط نکرده اند

دوسری فصل اشغال ذکر کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ دل کے دو سوراخ ہین ایک نیچے کی جانب
جو روح سے علاقہ رکھتا ہے دوسرا اوپر کی طرف جو جسم
سے متصل ہے جب ذاکر ذکر جہر مین مد وشد وتحت وفوق
کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اوپر کا دروازہ کھلجاتا ہے
مگر نیچے کا دروازہ ذکر خفی یعنے حبس دم ہی کھلتا ہے
اور حبس دم ذکر مین اصل الاصول ہے اور حضرات چشتیہ وقادریہ
نے شرط کیا ہے اور حضرات نقشبندیہ شرط نہین کرتے

مگر منکر او لویت نیز نیستند و فائدہا درین بسیار اند زیادہ تر آنکہ حرارت در باطن پیدا آید و دسومات اندرونی گداختہ شوند و عروق کہ متصل بدل اند چربی بسیار دارند و بواسطۂ چربی خناس وہندۂ وسواس کہ بر دروازۂ دل گرفتہ مثل عنکبوت نشستہ و پردہائے فروہشتہ قرارگاہ خود ساختہ است بدان عروق تعلق میکند و خطرات و وساوس باطلہ در دل می اندازد چون دم بستہ شود و حرارت دم بآن چربی برسد گداز شود و صفائی دل حاصل آید خناس مقہور گردد۔

مگر اولویت کے منکر نہین ہین فائدہ اور بہت ہین فائدون سے ایک بڑا فائدہ اسمین یہ ہے کہ حرارت باطنی پیدا ہوتی ہے۔ اور اندرونی چربی پگہل جاتی ہے اور وہ رگین جو دل کے متصل ہین چربی بہت رکہتی ہین اور بواسطہ چربی کے خناس جو دلمین وسوسہ ڈالتا ہے اور جو دروازۂ دل پر مکڑی کی طرح پردہ ڈالے ہوئے بیٹہا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اُن رگون سے تعلق رکہتا ہے جب دم رُک جاتا ہے اور اُسکی حرارت چربی پر پہنچتی ہے اور وہ پگہلتی ہے تو دلکی صفائی حاصل ہوتی ہے اور خناس مقہور ہو جاتا ہے۔

طریق ذکر برائے دفع خطرات فاسدہ کہ در دل نشیند و دور نشوند

خطرات فاسدہ جو دل مین بیٹہہ جاتے ہین اور دور نہین ہوتے اُنکے دفع کرنے والے ذکر کا طریق

بدانکہ صورت خناس مثل اژدہاست و خرطوم دارد و بر خرطوم خارہائے پر زہر دارد ہرگاہ کہ از مرید قصورے واقع شود و یا طعام از ناوجہ میخورد خناس قوت گیرد و خرطوم پر زہر را بر گرد دل میگرداند و آن زہر در دل او اثر میکند و سیاہی پیدا می آید پس چون مرید بعد توبہ و استغفار بپاس انفاس بذکر جلی و خفی مشغول مے شود خناس ضعیف میگردد و دل صفائی پذیرد۔

فائدہ پس ہرگاہ کہ خطرہ سخت فاسد و بدعقیدہ در دل قرار گیرد و بہیچ وجہ دور نشود علاجش آنکہ دم را از ناف کشیدہ در دل حبس کند و قرار دہد و کلمۂ لا الٰہ را از دل برآرد و تصور

جاننا چاہیئے کہ خناس کی صورت اژدہا جیسی ہے اور پہن اُسکا بہت زہریلا اور خاردار ہوتا ہے جب مرید سے کوئی قصور واقع ہوتا ہے یا حرام کہانا کہاتا ہے خناس کو قوت ہو جاتی ہے اور اپنا پہن دل کے آس پاس پہراتا ہے اور وہ زہر دلمین اثر کرتا ہے اور سیاہی پیدا ہوتی ہے پہر جب مرید توبہ استغفار کرکے پاس انفاس مین مشغول ہوتا ہے خناس ضعیف ہو جاتا ہے اور دل مین صفائی ہونے لگتی ہے

فائدہ جس وقت خطرہ سخت فاسد اور بدعقیدہ دل مین ٹہر جائے اور کسی طرح دور نہو اُسکے دفع کرنے کا طریق یہ ہے کہ دم کو ناف سے کہینچکر دلمین حبس کرے اور ٹہراوے اور کلمہ لا الٰہ کو دل سے نکالے اور تصور

کنند کہ خناس کہ بر گرد دل حلقہ کردہ مثل مار نشستہ
است دمش از مقراض لا الٰہ گرفتہ مے کشد وتا
بکتف راست رسانیدہ ضرب کلمۂ الا اللہ بر دل
بشدت وقوت زند وخیال کند کہ صدمہ ضرب الا
اللہ از دل بر سر خناس افتاد وپاش پاش شد
واز اندرون بیرون افتاد ہمین طور کش وا
دمادم مشغول شود بعونہ تعالیٰ در اندک عرصہ
خطرۂ فاسد دفع شود وخناس خطرہ دہندہ
ہلاک گردد ودل صاف مثل آئینہ منورہ بنور
ذکر شود درین ذکر ملاحظہ وحبس دم شرط است
والا بے حبس نیز فائدہ خواہد بخشد مگر کردن
شرط است۔

کرے کہ خناس جو سانپ کی طرح دل کے گرد حلقہ
مارے بیٹھا ہے مین نے لا الٰہ کی مقراض سے اسکی
دم پکڑ لی اور داہنے مونڈھے تک لائے پھر لا
الٰہ کی ضرب بہت زور سے دل پر لگائے اور تصور
کرے کہ الا اللہ کی ضرب کا صدمہ دل سے خناس
کے سر پر پڑا اور اسکا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور
دل سے باہر آ پڑا اسی طرح دمادم ضربین لگائے
انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑی سی دیر مین خطرۂ فاسد
دور ہو جائے گا۔ اور خناس ہلاک ہو گا اور دل ذکر
کے نور سے آئینہ کی طرح چمکنے لگے گا۔ اس ذکر مین
ملاحظہ اور حبس دم شرط ہے ورنہ بے حبس دم
بھی فائدہ بخشے گا مگر کرنا شرط ہے۔

طریق حبس نفی واثبات

گروہ آنرا شغل نفی واثبات گویند طریقش اینست کہ ہر دو
چشم بستہ وزبان بکام چسپانیدہ اول دم را از ناف
کشیدہ در دل قرار دہد باز ہمان طور کلمہ لا الٰہ را
از زانوے چپ آغاز دیدہ بر زانوے راست آوردہ
دورہ تمام بکتف راست رسانیدہ ضرب الا اللہ
بر دل زند ہمین طور اول روز بدہ دم سہ بار ہر دم
مشغول شود بعد ازان ہر روز درجہ بدرجہ یک یک
زیادہ کند وعدد وتر را کہ اللہ وتر ویحب الوتر نگاہدارد
تا در باطن حرارت پیدا آید ووسوسات اندرونی
گدازد وخطرات دفع گردند وخناس بگریزد وحالات
ظہور گیرند وچون کشش دم فوق المعتاد باشد
خطرہ بندی ومحویت بر دل زود پدید آید

حبس نفی واثبات کا طریق

اسکو شغل نفی واثبات بھی کہتے ہین اسکا طریق یہ ہے
دونون آنکھین بند کرکے زبان تالو سے لگا کر دم کو
ناف سے کھینچے اور دل مین قرار دے کر کلمہ لا الٰہ کو بائین
گھٹنے سے شروع کرکے داہنے گھٹنے پر کو لا کر داہنے
مونڈھے تک دورہ تمام کرکے الا اللہ کی ضرب قوت سے
دل پر لگائے اول دن دس دم کھینچے اور ہر دم مین تین
مرتبہ کرے اسکے بعد ہر روز ایک ایک زیادہ کرتا جائے
اور بحکم اللہ وتر ویحب الوتر وتر کا لحاظ رکھے
تاکہ باطن مین حرارت پیدا ہو اور اندرونی چربی پگھلے
اور خطرات شیطانی دفع ہون اور خناس بھاگے اور
حالات کا ظہور ہو۔ اور جب دم کی کشش عادت معہود
سے بڑھ جائیگی دل پر خطرہ بندی اور محویت بہت جلد ظاہر ہوگی

و حرارت در تمام اندام سرایت کند و ذکر در
ہمہ اعضاء جاری شود و آتش عشق علم زند
بعونہ تعالی اما کشش دم را و خطرہ بندی را
خلو معدہ از طعام و شراب شرط ست خصوصاً
در ابتداء حال۔

فائدہ و نیز در حبس دم عدم استعمال مبردات
مثل آب و ہوا سرد ضرور ہست تا سرد نکند حرارت
قلب را و نیز از طعام حار پرہیز دبایر ہست کہ
حرارت طبعی باشد یا عارضی زیرا کہ موجب ایجاد
مرض یا ازدیاد مرض میگردد و اعظم شرط نشست
کہ درجۂ اوسط را نگاہدارد نہ چندان پر کند شکم کہ
کاہل شود نہ غایت گرسنگی کہ ضعف آرد۔

طریق دیگر حبس نفی و اثبات

باید کہ در خلوت جلسہ مربع بنشیند و چشم بند نماید
و از سر انگشت پائے راست انگشت کہ متصل
با انگشت رگ کیماس را محکم بگیرد و ہر دو دست بر
زانو نہد بعدہ دم را از زیر ناف قبض کردہ بجانب
دل آوردہ بام الدماغ قرار دہد و حرف لا را از
ناف با فکر و ملاحظہ بے حرکت لب و زبان از خیال
کشیدہ بجانب روح بردہ و حرف الٰہ را بدماغ رسانیدہ
از دماغ بیرون دہد و لفظ الا اللہ را بر فضاء دل
ضرب کند ہمین طور در یکدم پنج یا ہفت بار بگوید
بعد ازان باہستہ نفس براہ روزن بینی بگذارد و وقت
گزاشتن دم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گوید و چشم را بکشاید و ملاحظہ لا محبوب الا اللہ

اور تمام بدن مین حرارت سرایت کرجائیگی اور تمام اعضا
مین ذکر جاری ہوجائیگا اور امداد الٰہی سے عشق کی
آگ سینہ مین بھڑکنے لگے گی۔ مگر کشش دم اور خطرہ
بندی کے لئے معدہ کا کھانے پینے سے خالی ہونا شرط
ہے اور خصوصاً ابتدائے حال مین تو بیشک ہی ضروری ہے

فائدہ حبس دم مین ٹھنڈی چیزونکا استعمال جیسے
ٹھنڈی ہوا ٹھنڈا پانی وغیرہ نکرنا چاہیئے کیونکہ ایسا
نہو کہ یہ سردی حرارت قلب کو ٹھنڈا کردے اور
گرم چیزونکا بھی استعمال نکرے اسلئے کہ مرض ہوجانے
یا بیماری کے بگڑ جانے کا خوف ہے اور بڑی شرط یہ ہے کہ متوسط درجہ
اختیار کرے نہ اتنا پیٹ بھر کر کھائے کہ سست
ہوجائے نہ اتنا بھوکا رہے کہ ضعیف ہو

حبس نفی و اثبات کا دوسرا طریق

چاہیئے کہ خلوت مین مربع بیٹھکر دونون آنکھین
بند کرے اور داہنے پاؤن اور اسکے پاس کی
انگلی سے رگ کیماس کو پکڑے اور دونون ہاتھ
دونون زانو پر رکھے پھر دم کو ناف سے کھینچکر دل
کی طرف لا کر ام الدماغ مین ٹھہرائے اور حرف لا
کو ناف سے فکر اور ملاحظہ کے ساتھ بغیر زبان
ہلائے خیالی طور پر کھینچکر روح کی طرف لا کر حرف
الٰہ کو دماغ مین پہنچا کر باہر نکالے اور الا اللہ
کی دل پر ضرب لگائے اسی طرح ایک دم مین پانچ
یا سات مرتبہ کہے پھر آہستہ سے سانس کو ناک
کے رستہ سے چھوڑ دے اور سانس چھوڑتے وقت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور آنکھین کھولکر لا محبوب الا اللہ کا

کنند و وقت گرفتن دم چشم بپوشد و تصور لا موجود
الا اللہ کنند و دم را آہستگی تعطیل کند و باہستگی گزارد و
ہمین طور دہ نفس ہر روز بعمل آرد و ہر دم یوما فیوما
یک یک بار زیادہ کند حتے کہ در یک دم تا یک صد و
بست و یک بار رساند آن زمان روزن دل بکشاید
و از نور مشاہدہ منور گردد بفضلہ تعالی۔

طریق شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ

شغل سہ پایہ این ست کہ بالفاظ اللہ سمیع اللہ بصیر
اللہ علیم ذکر کنند این شغل را حضرات چشتیہ
سہ پایہ می گویند و اکثر اہل اللہ درین عمل مشغول گشتہ
اند طریقش آنکہ جلسہ مربع بنشیند و ذکر و تصور
سلطانا محمودا سلطانا نصیرا نگاہدارد و دم را حبس
کردہ از زیر ناف بام الدماغ رساند چون دم بام الدماغ
برسد اللہ سمیع گوید و بی یسمع تصور دارد و باز بسوی
دل اللہ بصیر گوید و بی یبصر تصور کند و باز بزیر
ناف اللہ علیم گوید و بی ینطق تصور دارد و باز
از سر گیرد بام الدماغ اللہ علیم و بر دل اللہ بصیر
و بر ناف اللہ سمیع گوید ہمین طریق عروج و نزول
کند و مشغول شود چندانکہ در یکدم یکصد و یکبار شغل
سہ پایہ مذکور گوید مشاہدہ لایزال روے نماید و شغل مذکور را در سلسلہ
شطاریہ ہشت شکنی گویند الخ تصور ہشت چیز درین شغل لابد یابد

بیت

برعرش و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق
مے نماید طالبان را کل نفس ذوق و شوق

ملاحظہ کرے اور سانس لیتے وقت آنکھیں بند کرے اور
لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور آہستگی سے دم
روکے اور آہستگی ہی سے چھوڑے اسیطرح ہر روز
دس سانس لے اور ہر سانس مین یوما فیوما ایک ایک
بار زیادہ کرتا جائے۔ یہانتک کہ ایک سانس مین
ایک سو اکیس مرتبہ تک پہونچائے۔ اسوقت دل کا
دروازہ کہل جائے گا اور نور مشاہدہ سے منور ہوگا

شغل سہ پایہ دورہ چشتیہ کا طریق

شغل سہ پایہ یہ ہے کہ اللہ سمیع اللہ بصیر
اللہ علیم کا ذکر کرے اس ذکر کو حضرات چشتیہ
سہ پایہ کہتے ہین اور اکثر مشائخ نے اسکا عمل کیا ہے
اسکا طریق یہ ہے کہ مربع بیٹھے اور سلطانا محمودا
سلطانا نصیرا کا تصور ملحوظ خاطر رکھے اور دم کو
روک کر ناف کے نیچے سے ام الدماغ تک پہونچائے جب
دم ام الدماغ مین پہونچا اللہ سمیع کہے اور بی
یسمع کا تصور کرے پہر دل پر اللہ بصیر کہے اور
بی یبصر کا تصور کرے پہر ناف پر اللہ علیم کہے اور
بی ینطق کا تصور کرے پہر سرے سے شروع کرے اور ام
الدماغ مین اللہ علیم اور دل پر اللہ بصیر اور ناف پر
اللہ سمیع کہے اسی طریق پر عروج و نزول کرے جب
ایکدم مین ایکسو ایک دفعہ سہ پایہ کا شغل کرنے لگے گا
مشاہدہ جمال الٰہی سے بہرہ مند ہوگا اور سلسلہ شطاریہ مین
سہ پایہ مذکور کو ہشت شکنی ہی کہتے ہین کیونکہ اس شغل مین
آٹھ چیزونکا تصور ضروری ہے بیت برعرش و ذات و صفات
مد و شد تحت و فوق ہے نمایاں طالبان کل نفس ذوق شوق

تفصیل احوالیکہ درین شغل رو می نماید در قلم آوردن ادب نیست مگر سہ حال درین شغل سہ پایہ ذاتی است یکے قرب نوافل نہ قرب فرائض بلکہ عین عین سالک معائنہ کند کہ تعین عین ذات ذات اوست

فائدہ باید دانست کہ قرب دو قسم ست قرب نوافل و قرب فرائض اما قرب نوافل این ست کہ صفات بشریہ سالک از وی زائل شود و صفات حق تعالی ازوی ظاہر آیند چنانچہ زندہ گرداند مردہ را و بمیراند زندہ را باذن اللہ تعالی و بشنود و بہ بیند از جمیع بدن خود و بشنود مسموعات را و بہ بیند مبصرات را از بعید و علی ہذا القیاس باقی صفات سواء این ہمیں فناء صفات بندہ ہست بصفات حق تعالی و این ثمرۂ نوافل ست و اما قرب فرائض پس آن عبارتست از فناء عبد بالکلیہ از شعور جمیع موجودات حتی کہ از نفس خود نیز فانی شود بحیثیتی کہ باقی نماندہ باشد در نظر سالک مگر وجود حق تعالی و این معنی فناء بندہ ہست در ذات او تعالی و این ثمرۂ قرب فرائض ہست

جو حالات اس شغل مین ظاہر ہوتے ہین انکی تفصیل کرنا خلاف ادب ہے، مگر اسمین تین حال ذاتی ہین اول قرب نوافل دوسرا قرب فرائض تیسرا نہ قرب نوافل نہ قرب فرائض بلکہ عین سالک معائنہ کرتا ہے کہ عین ذات کا تعین اُسیکا تعین ہے۔

فائدہ جاننا چاہیئے کہ قرب کی دو قسمین ہین قرب نوافل اور قرب فرائض قرب نوافل یہ ہے کہ سالک سے صفات بشریہ زائل ہو جائین۔ اور صفات حق ظاہر ہون جیسے قم باذن اللہ کہکر مردہ کا جلانا اور مارنا اور اپنے بدن سے سننا اور دیکھنا اور دور کی بات کا سننا اور دیکھنا علے ہذا القیاس اور صفتین ظہور مین آئین اور صفات بندہ کا صفات مین فنا ہو جانا اسی کو کہتے ہین اور یہ ثمرہ مراتب نوافل کا ہے اور قرب فرائض یہ ہے کہ بندہ تمام موجودات کے شعور سے بالکلیہ فنا ہو جاوے اس طرح سالک کی نظر مین وجود خالق کے سوا کوئی شئی باقی نہ رہے اور ذات الہی مین بندہ کے فنا ہونے کے یہی معنے ہین اور یہ ثمرہ قرب فرائض کا ہے

طریق شغل سلطاناً نصیرا

از حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ منقول ست کہ این شغل ثمرات بسیار دارد خصوصاً برائے خطرہ بندی تاثیر عجیب و غریب دارد طریقش آنکہ وقت صبح یا شام رو بقبلہ دو زانو بنشیند و دل را بجمعیت تمام جمع نمودہ نظر ہر دو چشم خود یا یک چشم بند نمودہ بچشم دیگر بر پرۂ بینی خود دارد

شغل سلطاناً نصیرا کا طریق

خواجہ معین الدین چشتی سے منقول ہے کہ اسکے ثمرے بہت ہین خصوصاً خطرہ بندی مین عجیب و غریب ہے طریق اسکا یہ ہے کہ صبح یا شام کے وقت رو بقبلہ دو زانو بیٹھے اور پورے طور سے خاطر جمع کرکے دونو آنکھون کی نظر یا ایک آنکھ کی نظر بند کرکے دوسری آنکھ کی نظر ناک سے نتھنے پر ڈالے اور بغیر

بے آنکہ پلک زند و ملاحظہ نور غیر معین مثل نور چراغ یا
نور ستارہ رخشان کند دران چندان مشغول شود کہ
مستغرق و محو گردد و در ابتداء حال ہر دو چشم درد میکند
و آب ازو جاری شود مگر در چند عرصہ مزاولت
درد چشم دفع شود و نظر برقرار آید و تمام چہرہ شاغل
پیش نظر در آید چنانکہ در آئینہ می بیند و روے شاغل
منور گردد و نور بے کیف و لطیف مشہود شود و مذاق
و کیفیت حسب استعداد او حاصل آید۔

پلک جھپکائے چراغ کے نور یا ستارہ کے نور کیطرح
غیر معین نور کا ملاحظہ کرے اور ایسا مستغرق ہووے
کہ محو ہو جائے ابتداءً دونون مین درد ہوگا اور پانی
بہیگا چند روز کے عرصہ مین جب مزاولت بڑہجائیگی
درد جاتا رہیگا اور نظر ٹہر جائیگی اور شاغل کو
تمام چہرہ اپنا سامنے نظر آئیگا جیسا کہ آئینہ مین نظر
آتا ہے اور نور سے منور ہوگا اور نور بے کیف و لطیف
ظاہر ہوگا اور مذاق اور کیفیت اسکی استعداد کے موافق حاصل ہوگی

طریق شغل سلطانا محمودا

باید دانست کہ چنانکہ در شغل سلطانا نصیرا نظر بر نوک
بینی دارند درین شغل نظر خود را درمیان فرق ہر دو
ابروے خود میدارند درین شغل سر شاغل در نظر
آید چون سر نمودار شود بکیفیت عالم بالا
اطلاع یابد۔

شغل سلطانا محمودا کا طریق

جاننا چاہیئے کہ جیسے سلطانا نصیرا کے شغل مین
ناک کے نتھنے پر نظر رکھتے ہین ایسے ہی اس مین
دونون بہون کے درمیان مین نظر رکھتے ہین اس
شغل مین شاغل کو اپنا سر نظر آنے لگتا ہے جب سر
نظر آتا ہے تو عالم بالا کی کیفیت سے مطلع ہوتا ہے

طریق شغل سلطان الاذکار

بدانکہ سالک در حجرۂ تنگ و تاریک کہ از شور و شغب
دور باشد داخل شود و درود و استغفار و اعوذ و
بسم اللہ خواندہ این دعا را سہ بار بحضور قلب و
تصور معنی تکرار کند اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ
لِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا
بعد ازان نشستہ یا ایستادہ یا غلطان بہر صورت
کہ باشد بدن خود را بے اختیار و سبکبار گزارد مثل مردہ
انگارد و از سر تا قدم بہر بن موئے وجود خود بجمیع ہمت
متوجہ شود وقتیکہ دم بالا کشد اسم ذات یعنی اللہ و
چون بیرون دہد ھو تصور کند یعنی بداند کہ در آمد و رفت نفس

شغل سلطان الاذکار کا طریق

جاننا چاہیئے کہ سالک تنگ و اندہیرے حجرے مین
جہان غل غپاڑے کی آواز نہ آتی ہو داخل ہوکر
درود و استغفار و اعوذ و بسم اللہ پڑہکے تین مرتبہ حضور
قلب سے اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ
لِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا
اسکے بعد بیٹھکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہوکر جس صورت مین
ہو اپنے بدن کو گرا دے اور مردہ سمجھے اور سر سے پاؤن
تک ہمت کے ساتھ بال بال سے متوجہ ہو جائے جب
دم اوپر کھینچے لفظ اللہ کا اور اندر چھوڑے لفظ ھو
کا خیال کرکے اور جانے کہ سانس آنے جانے کے وقت

از ہر بن موی اللہ ھو جاری ست و دران شغل چنان
مستغرق شود کہ شعور از خود نماند و ملاحظہ معنے ھو
الحی القیوم کند بعونہ تعالی در چند عرصہ ذکر اللہ
از ہر بن موئے جاری شود و مسموع گردد و مثمر
انوار و تجلیات شود لیکن مشغول بودن شرط است

طریق دیگر سلطان الاذکار

باید کہ حواس خمسہ را از پنبہ یا از انگشتان بند کردہ دم
را از زیر ناف کشیدہ با ام الدماغ حبس کند و ازانجا
بدل مدور بردہ یا ذکر قلبی اسم ذات از قلب
صنوبری در ضمن استماع آواز احدیت در تصور
نقطہ درخشندہ اندرون دل مدور کہ محلش در
ام الدماغ است کہ آن را لطیفہ اخفی ہم میگویند
اشتغال دارد تا آنکہ این نقطہ پہنا درگردد بحدیکہ
تمام جسدش منور گردد و بعدہ ہمہ آفاق بلکہ فرش تا
عرش نور محض شود و دران نور صور پاکیزہ از
عالم ملائکہ و حق پدید آید چون این شغل بکمال خود
رسد حقیقت سالک کہ متصرف در تمام افراد
عالم است مشہور گردد درین مقام سالک را
باید کہ صفات خود را صفات حق داند واللہ
یرزق من یشاء

طریق شغل سرمدی کہ آن را نجد و سلطان الاذکار میگویند

بطریق مشہود چشم و گوش را از انامل بند نماید و حواس
را جمع نمودہ تصور نماید کہ در دماغ آوازے مثل آواز
افتادن آب از بالا ہم مسموع میگردد و ہمت تمام متوجہ آن

بال بال کی جڑ سے اللہ ھو نکل رہا ہے اور اس ذکر
مین ایسا مشغول ہو کر اپنے آپسے شعور جاتا رہے اور
ھو الحی القیوم کے معنے کا لحاظ کرے چند روز مین
ہر بن موئے بدن ذاکر ہو جائیگا اور انوار تجلی ظاہر
ہونگی شاغل ہونا شرط ہے

ذکر سلطان الاذکار کا طریق

چاہیئے کہ حواس خمسہ کو روئی سے یا انگلی سے بند کرکے
دم کو ناف کے نیچے سے کہینچکر ام الدماغ مین بند کرے
اور دل مدور مین یجا کر ذکر قلبی اسم ذات کے ساتھ
قلب صنوبری سے استماع آواز احدیت کے ضمن مین
اُس نقطہ درخشندہ کے تصور مین جو دل مدور مین
ام الدماغ مین واقع ہے اور اُسکو لطیفہ خفی بہی کہتے
ہین شغل رکہے یہانتک کہ یہ نقطہ اسقدر پہیلا ہو جائے
کہ سارا بدن روشن ہو جائے اور اُسکے بعد تمام فرش
سے عرش تک نور محض ہوا اور اُس نور مین پاکیزہ
صورتین حق اور ملائکہ کی نظر آئین جب یہ ذکر کمال
کو پہنچ جاتا ہے سالک اپنی حقیقت کا جو افراد عالم
مین متصرف ہے مشاہدہ کر لیتا ہے اس مقام مین سالک
کو چاہیئے کہ اپنی صفات کو صفات حق سمجھے واللہ
یرزق من یشاء

طریق شغل سرمدی کا جسکو نجد و سلطان الاذکار بہی کہتے ہین

طریقہ معینہ کے موافق آنکھ کان انگلیون سے بند کرکے
حواس خمسہ کو جمع کرکے تصور کرے کہ دماغ مین اوپر سے
پانی گرنے کی آواز آرہی ہے اور ہمت سے اسکے سننے مین

آن آواز باشد چنانکہ گفت **بیت**

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی است	ہشدار گوش دل بہ پیام سروش دار

و یک لحظہ از و غافل نشود رفتہ رفتہ آن آواز قوت گیرد
تا آنکہ بے بند کردن گوش ہم غائب نشود و شور عالم
اورا مزاحمت نرساند بلکہ آواز سرمدی برہمہ آواز غالب
باشد و درین مشغولی ذوق و شوق فرو میگیرد کہ بتحریر
نے آید و چون ذکر در تمام بدن سرایت کند تمام اندام
مملو بآوازی باشد کہ صدائیش مانند آواز در گنبد
پدید می آید و این آواز را صوت حسن و ہمس می نامند
چنانکہ فرمودہ اند وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ
فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا و گویند کہ ہمین آواز بود
کہ موسیٰ علیہ السلام از شجر بتمامی بدن خود شنیدہ
بودند و دلیل ظہور وحی بران علیہ السلام بود و
اولیاء نیز باین آواز بالہام مشرف می شوند و
عارفان ازین آواز حق تعالیٰ را یافتہ اند و
بدوام ذکر روز بروز صدائے ذکر غالب میشود گاہ
گاہ مثل سلسلہ جرس می یابند چنانچہ حافظ
شیرازی بسویش اشارت فرمودہ اند

بیت

کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

و گاہ گاہ بانوع دیگرے آید و چون غلبۂ وے
بکمال رسد سلطان ذکر گردد و آواز
رعد و صاعقہ ظاہر شود و در
تمام اندام لرزہ پیدا شود و محویت

متوجہ ہو جیسا کہ کسی نے کہا ہے **بیت**

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی است	ہشدار گوش دل بہ پیام سروش دار

اور ایک لحظہ اُس سے غافل نہ رہے رفتہ رفتہ وہ آواز
یہانتک قوت پکڑیگی کہ بغیر آنکھہ ناک بند کئے بہی آسے
جائیگی اور لوگون کا غل غپاڑا اوسکو مزاحم نہ ہوگا
اور اس مشغولی مین جسقدر ذوق و شوق بڑہتا ہے
احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اور جب ذکر تمام بدن مین سرایت
کرجاتا ہے تمام بدن مین سے ایسی آواز آنے لگتی ہے جیسے
گنبد مین سے آتی ہے اس آواز کو صوت حسن و ہمس کہتے
ہین چنانچہ فرمایا ہے وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ
لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور کہتے ہین یہی آواز
تہی کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
درخت سے اپنے تمام بدن سے سُنی تہی اور یہ آپ پر نزول
وحی کی دلیل تہی اور اولیا بہی اسی آواز کے ساتہ الہام
سے مشرف ہوتے ہین۔ اور عارفون نے بہی اسی
آواز سے خدا کو پایا ہے اور ہمیشہ روز بروز ذکر کی
آواز غالب ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور کبہی گہنٹہ جیسی ہی
آواز آنے لگتی ہے چنانچہ حضرت حافظ شیرازی اسی
طرف اشارہ کرتے ہین **بیت**

کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

اور کبہی کبہی دوسری طرح کی آواز آتی ہے جب اسکا
غلبہ کمال کو پہونچ جاتا ہے سلطان الاذکار ہو جاتا
ہے اور رعد اور صاعقہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے
اور تمام بدن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے اور محویت

وبیخودی ظہور گیرد وگاہ گاہ انوار نمودار شوند
مثل برق وستارہ وماہ وآفتاب وغیرہ اما سالک
را باید کہ ملتفت باین آواز نشود زیراکہ مقصود
اعلے نور ذات ہست کہ بے جہت وبے کیف ہست

اور بیخودی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی کبھی بجلی اور ستارہ
اور چاند اور سورج کی طرح انوار ظاہر ہوتے ہین۔ مگر
سالک کو چاہیئے کہ ان انوار کی طرف التفات نکرے
اسلیئے کہ بڑا مقصد نور ذات بے جہت اور بے کیف ہے

طریق شغل بساط

شغل بساط کا طریق

باید دانست کہ درام الدماغ نقطہ ایست درخشان
مثل آفتاب وآنرا دل مدور گویند وصوفیہ اخفی
نیز می نامند وگویند کہ این شغل بلا واسطہ از سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم بحضرت خواجہ معین الدین
قدس سرہ رسیدہ بود وحضرت ایشان را ببرکت
این شغل معراج معنوی حاصل شدہ بود وازہمین جاست
العلم نقطۃ طریقش آنکہ چشم رابستہ وزبان را بکام چسپانیدہ
ودم را بام الدماغ حبس کردہ درانجا گردہ ھُوْ ھُوْ
بصورت آفتاب درخشان برنگ سرمئی سیاہی بسرخی
مائل مثل نقطہ چشم تصور نماید وہم تصور کند کہ گردہ
مذکور منبسط بودہ ہمہ اعضا را محیط شدہ ہست گویا
بدن سالک را محو ساختہ وجود آن گردہ ھُوْ کہ
عین ذات بیجہت وبے کیف ہست وبجایش قائم گشتہ مصرع

جاننا چاہیئے کہ ام الدماغ مین ایک نقطہ آفتاب کی
طرح چمکتا ہوا ہے اُسکو دل مدور کہتے ہین اور صوفیہ
اخفی بہی کہتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ شغل بلا واسطہ حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت خواجہ معین الدین
قدس سرہ کو پہونچا تہا اور انکو اسکی برکت سے معراج
باطنی حاصل ہوئی اسی سبب سے کہتے ہین کہ العلم نقطۃ اسکا
طریقہ یہ ہے آنکہہ بند کرے اور زبان کو تالو سے لگا کر
دم کو ام الدماغ مین حبس کرکے گردہ ہُو ہُو کو آفتاب
کی صورت سرمئی رنگ سرخی مائل آنکہہ کی پتلی کی
طرح تصور کرے کہ نقطہ مذکورہ پہیل کر تمام بدن کو
محیط ہوگیا ہے گویا سالک کے بدن کو محو کرکے اس
گردہ ہو کا وجود بے جہت وبے کیف کے عین ذات
ہے اسکی جگہ قائم ہوگیا ہے مصرع

رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا

رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا

ہمین مرتبہ فنا اسمے برویت وتجلی ذاتی ولاہوت
محوی گفتہ اند درین شغل اگر نور زرد نیز در نظر
آید نور نفس وناسوت ست واگر نور سرخ نماید
نور ملکوت واگر نور سبز نماید نور جبروت ہست واگر
نور سیاہ صرف ہست نور لاہوت ہست ذٰلک

اور رویت تجلی ذاتی اور لاہوت محوی اسی فنا کے
مرتبہ کا نام ہے۔ اس شغل مین اگر زرد نور نظر آئے
تو وہ نور نفس اور ناسوت کا ہے اور اگر سرخ
نظر آئے ملکوت کا اور اگر سبز نظر آئے تو جبروت
کا اور محض سیاہ لاہوت کا ہے ذٰلک

فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

فصل سوم در بیان مراقبات وانواریکہ در حالت ذکر و مراقبہ پیدا میشود

طریق مراقبہ بدانکہ چون طالب را انوار ذکر جہریہ و خفیہ منور گردد و ذکر در رگ و پوست سرایت کند و جمعیت و محویت رو دہد مراقبات تلقین فرمایند و مراقبات بر اقسام اند ہرانچہ طالب را فائدہ بخشد و بمنزل مقصود رساند بعمل آرد دریجا چند مراقبہ بیان کردہ می آید۔

طریق مراقبہ

باید کہ بجلسہ صلوۃ سر را بزانو نہادہ و قلب را از جمیع ماسوا اللہ نگاہداشتہ بحضوریت حق سبحانہ تعالی حاضر دارد اول اعوذ بسم اللہ خواندہ سہ بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ بر زبان تکرار نمودہ بعدہ سر بجیب مراقبہ بردہ بدل معنی آن ملاحظہ کند و تصور نماید یعنے بداند کہ اللہ سبحانہ تعالے حاضر و ناظر و با من ہست درین دانست چنان خوض نماید و مستغرق گردد کہ شعور از غیر حق بکلی بر رود تا از خود ہم خبر نماند اگر بطرفۃ العین این علم بر رود مراقبہ نباشد در ابتداء حال بتکلف مراقبہ شود رفتہ رفتہ بجائے رسد کہ باز داشتن از آن ممکن نباشد اما برین مرتب بتدریج میرسند باید کہ تنگ شدہ ترک نہ دہد

فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

تیسری فصل اُن مراقبات و انوار کے بیان مین جو مراقبہ اور ذکر کی حالت مین ظاہر ہوتے ہین

مراقبہ کا طریق جاننا چاہیئے کہ جب طالب انوار ذکر جہریہ و خفیہ سے منور ہوتا ہے اور ذکر اُسکے رگ و ریشے مین سما جاتا ہے اور محویت اور جمعیت حاصل ہو جاتی ہے مراقبات تلقین کرتے ہین اور مراقبے چند قسم پر ہوتے ہین جس سے فائدہ ہو اور منزل مقصود پر پہنچے عمل مین لائے اسجگہ چند مراقبہ بیان کیئے جاتے ہین۔

مراقبہ کا طریق

چاہیئے کہ جسطرح نماز کے جلسہ مین بیٹھتے ہین بیٹھکر سر گھٹنے پر رکھکر دل کو جمیع ماسوا اللہ سے محفوظ رکھکر اللہ تعالی کی حضوری مین حاضر کرے اور اول اعوذ و بسم اللہ پڑھکر تین دفعہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ کہکر مراقب ہو کر اسکے معنے کا ملاحظہ کرے اور تصور کرے کہ اللہ تعالے حاضر و ناظر اور میرے ساتھ ہے اس خیال مین اتنا خوض کرے کہ غیر حق سے بالکل شعور اُٹھ جائے اور اپنی بھی خبر نرہے اگر آناً فاناً بھی یہ خیال اور علم جاتا رہے تو مراقبہ نہین ہوا ابتدا مراقبہ بتکلف ہوتا ہے بعدہ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اُس سے رجوع کرنا بھی غیر ممکن ہوتا ہے مگر اس مرتبہ کو درجہ بدرجہ پہونچتے ہین چاہیئے کہ تنگ ہوکر ترک نکرے

مراقبہ دیگر

بدانکہ مرض دل بسہ چیز است تا بدان سبب از ذکر مشغول ست یکے حدیث نفس کہ مدام بقصد و اختیار خود در دل حدیث میکند خواہ در ملا خواہ در خلا دوم خطرہ کہ آن بغیر قصد می آید و می رود سوم نظر بغیر یعنے علم باشیاء متکثرہ و اصل علاج آن مرض شغل باطن است و آن بر انواع ہست باید کہ اسم ذات در مقام حدیث نفس و اسماء صفات امہات در مقام خطرہ بنشاند و نظر دل بر جمال مرشد کہ خاص مظہر اوست دارد۔

دوسرا مراقبہ

جاننا چاہیئے کہ دل کی وہ بیماری جسکی وجہ سے دل غیر حق کی طرف مائل رہتا ہے تین چیزون سے ہے اول حدیث نفس کہ ہمیشہ اپنے قصد اور اختیار سے دل مین باتین کرتا ہے۔ خواہ تنہائی مین خواہ بغیر تنہائی کے دوسرے خطرہ جو بغیر قصد کے آتا جاتا ہے تیسرے نظر بغیر یعنے اشیائے متکثرہ کا علم ہونا اور اصل علاج اس مرض کا شغل باطن ہے۔ اور وہ چند قسم پر ہے چاہیئے کہ مقام حدیث نفس مین اسم ذات اور خطرہ مین اسمائے صفات امہات کو بٹھاوے اور دلکی نظر مرشد کے جمال پر رکھے کہ خاص اُسیکا مظہر ہے

مراقبۂ رویت

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی با ملاحظہ معنے صورت رویت حق تعالی خود را در ملاحظہ دارد و بران مواظبت نماید تا وجدان صورت ملکہ دارد۔

مراقبۂ رویت

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اسکے معنے کے ملاحظے کے ساتہ صورت رویت حق تعالی کا ملاحظہ کرے اور اسپر مداومت اور مواظبت کرے تاکہ اس صورت کے دیکھنے کا ملکہ پیدا ہو

مراقبۂ معیت

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ با ملاحظۂ معنے تصور نماید کہ او تعالے با من ہست بہر حال و بہر جا در خلا و ملا و دران مستغرق شود

مراقبۂ معیت

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ اسکے معنے کی ملاحظہ سمیت تصور کرے اور سمجھے کہ خدائے تعالی ہر حال اور ہر جگہہ خلوت و جلوت مین میرے ساتہ ہے اور اسمین مستغرق ہو۔

مراقبہ اقربیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ با ملاحظہ معنے تصور نماید کہ او سبحانہ قریب تر ہست از من بمن و دران محو شود۔

مراقبہ اقربیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ملاحظہ معنے کے ساتہ تصور کرے کہ اللہ تعالی مجھسے حد سے زیادہ قریب ہے اور اسی مین محو ہوجائے

مراقبہ وحدت وہمہ اوست ہو الاول ہو الآخر
ہو الظاہر ہو الباطن بزبان گفتہ بالملاحظہ معنے تصور
کند کہ ہیچ نیست مگر اوست ودران مستغرق شود۔

مراقبہ فنا

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام بالملاحظہ معنے صورت یقینی فنا جملہ موجودات
وبقاء آن ذات بے کیف تصور نماید وبچشم دل
آن را بہ بیند ودران محو شود تاکہ این معنی
بوجہ احسن جلوہ گر گردد و فنا وجود سالک
اضمحلال عقل وعلم رونماید۔

ودیگر مراقبات بسیار اند

مثل اینما تولوا فثم وجہ اللہ
ایضاً کان اللہ علیکم رقیبا
ایضاً وھو بکل شیء محیط
ایضاً وفی انفسکم افلا تبصرون
ایضاً ھو الحی القیوم ایضاً
مراقبہ آیات ومراقبہ جمیع اسماء حسنی وغیرہ
حاصل آنکہ ہر کلمہ وآیت کلام ربانی کہ دلالت
بر توحید کند در تصور معنی آن چنان خوض کند
وغرق شود کہ بجز ملاحظہ آن ہیچ نماند ودران
مستغرق گردد ہمین مراقبہ است۔

مراقبہ دیگر

بعضے چشم کشادہ نظر سوی بالا یا مقابلہ خود
درہوا اندازند ودران کوشند کہ پلک نزنند
وازین شغل انوار پدید مے آیند وآتش از پلک

مراقبہ وحدت وہمہ اوست ہو الاول ہو الآخر
ہو الظاہر ہو الباطن زبان سے کہے اور بلاحظ معنے کے ساتھ
تصور کرے کہ اُسکے سوا کوئی کچھ نہین ہے اور مستغرق ہووے

مراقبہ فنا

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام کے ملاحظہ معنے کے ساتھ تمام موجودات
کی فنا اور ذات بے کیف کی بقا کا تصور کرے اور
دل کی آنکھہ سے دیکھے اور اُسی مین محو ہو جاۓ تاکہ
یہ معنے عمدہ طور سے ظاہر ہون اور وجود سالک
کو فنا اور عقل وعلم کو اضمحلال حاصل ہو

اور بہت سے مراقبے ہین

مثل اینما تولوا فثم وجہ اللہ
ایضاً کان اللہ علیکم رقیبا
ایضاً وھو بکل شیء محیط
ایضاً وفی انفسکم افلا تبصرون
ایضاً ھو الحی القیوم اسی طرح
اور آیات اور اسماء حسنے کے بہت سے مراقبہ
ہین حاصل یہ ہے کہ جو کلمہ یا آیت توحید پر دلالت
کرے اُسکے معنے کے تصور مین ایسا خوض کرے
اور غرق ہو جاوے کہ اُسکے ملاحظہ کے سوا اور
کچھ نرہے وہی مراقبہ ہے۔

دوسرا مراقبہ

بعضے آنکھہ کھولکر نظر آسمان کی طرف یا سامنے ہوا
مین ڈالتے ہین اور یہ کوشش کرتے ہین کہ پلک
نہ جھپکے اس شغل مین انوار ظاہر ہوتے ہین اور پلک سے

میخیزد و جملہ اندام را میگیرد و عشق پیدا می آید و این را
مراقبہ ہو می نامند و درین مراقبہ بعضے اولیا چشم
در ہوا انداختہ سالہا در عالم تحیر ماندہ اند۔ مراقبہ
دیگر در حجرۂ تنگ و تاریک چشم کشادہ بر ہوا در یک
جا دارد انوار قدس بتابد و تجلی برسد۔

مراقبہ بعضے صرف خاموش باشند و فکر میکنند
کہ من نیم مگر اوست اگر درین معنی خوض کامل نماید
بحکم آیہ وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ انا و انت
از دل برآید و این راہ قریب تر ہست

مراقبہ بعضے آن ذات را محض دریاے آب صاف
و روشن ملاحظہ نمایند و وجود خود را قطرۂ آن
دریا و دران مستغرق شوند۔

مراقبہ بعضے آن نور مطلق را دریاے نور غیر متناہی
تعبیر نمایند و خود را قطرۂ نور مستہلک دران
دریاے نور۔

مراقبہ بعضے آن را ظلمت محض قرار دہند و خود را
ظل کہ در شب دیجور مستہلک دران بود و انا
و امثال آنہا این ہمہ تمثلات و تصورات جہت
آنست کہ معقول باحساس عقول ضعیفہ آید و
آن رہ بمقصود برد و الا ذات مطلق بے کیف
و بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون پاک و منزہ
ہست ازین تصورات و تمثیلات و ادراکات تعالی
اللہ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا و مقصود و مطلوب از ہمہ
حیلہا افناء ہستی موہوم ہست کہ بر دیدۂ دل سالک
حجاب از مشاہدۂ وجود مطلق کہ حقیقت او گشتہ ہست

آگ نکلکر تمام بدن کو گھیر لیتی ہے اور عشق پیدا ہوتا ہے
اسکو مراقبہ ہوا کہتے ہین اور بعضے اولیا اسمین آنکھہ ہوا
مین ڈالکر برسون عالم تحیر مین رہتے ہین مراقبہ
حجرۂ تنگ و تاریک مین بیٹھکر آنکھہ کھولکر ہوا پر ایک جگہ
رکھے انوار الٰہی روشن ہونگے اور حق سے واصل ہوگا۔

مراقبہ بعضے چپ رہتے ہین اور سوچتے ہین کہ مین نہین
ہون بلکہ وہی ہے اگر خوض کرے تو بحکم آیہ وَجَاءَ
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ انا و انت دل سے نکلجاویگا
اور یہ رستہ زیادہ قریب ہے۔

مراقبہ بعضے اُس ذات کو محض پانی کا دریا
صاف اور روشن ملاحظہ کرتے ہین اور اپنے وجود
کو اُس دریا کا قطرہ مستغرق سمجھتے ہین

مراقبہ بعضے اس نور مطلق کو غیر متناہی نور کا دریا
فرض کرتے ہین اور اپنے آپ کو اُس دریائے نور کا
ایک قطرۂ مستہلک سمجھتے ہین۔

مراقبہ بعضے اُسکو ظلمت محض اور اپنے کو وہ سایہ
جو اندھیری رات مین ہلاک ہو جاتا ہے۔ قرار دیتے
ہین غرض یہ سب مثالین اور تصورات اسلئے ہین کہ
معقول عقول ضعیفہ کے حس مین آئے اور مقصود کیطرف
رستہ بتائے ورنہ ذات مطلق جو بے کیف و بیچون و بیچگون
و بے شبہ و بے نمون ہے ان تصورات اور ادراکات
اور تمثیلات سے پاک اور منزہ ہے تعالی اللہ عَنْ ذٰلِكَ
عُلُوًّا كَبِيْرًا اور تمام حیلون سے مقصود اور مطلوب
ہستی موہوم کا فنا کرنا ہے کہ مشاہدہ وجود مطلق
سے کہ عین حقیقت ہے سالک کے دیدۂ دل پر ایک حجاب ہے

چون بغلبۂ حال و استغراق افناء خویش حاصل آید ہر
قدر کہ از خود رفت با حق پیوست پس حاصل آنکہ سالک
را باید کہ ہستی و افعال و صفات حق بیند و دران مستغرق
شود تا حقیقت او برو منکشف گردد و رہ بمنزل
مقصود برد۔

فائدہ بدانکہ از اذکار جہریہ و خفیہ و سریہ کہ
بقلم آید چون بفضل الٰہی مرید ترقی کند و بکمال
رسد مرتبہ ذکر معنوی و حقیقی کہ آن را ذکر روحی
و سری و ذکر مشاہدہ و معائنہ نامند ظہور کند
و جمال مذکور روے نماید درین مقام سالک
از غلبۂ نور عظمت الٰہی بیہوش شود چون بہوش
آید خود را عاجز و حقیر بیند و طالب ترقی
شود و بعد از ان نور جمالی ظہور کند بغلبۂ آن
نور حواس خمسہ سالک معطل گردد و آن
نور را بغلبۂ دیدۂ معنوی از دیدۂ صوری
مشاہدہ کند اگر آن نور تجلی بر دل سالک
قرار گیرد ارادہ و فعل سالک موافق
ارادہ و فعل حق گردد وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَمَا كُنْتُمْ ہرچہ بیند از حق بیند و ہرچہ شنود از حق
شنود و ہرچہ داند از حق داند و ہستی حق را در جمیع
اشیاء یابد و بسوے او شتابد این مرتبہ قرب نوافل و
مقام مشاہدہ ہست و این را حدے نیست
درین مرتبہ اول نظر معرفت سالک از
منع بصانع رود و چون سالک باین مرتبہ رسد

جب غلبۂ حال و استغراق سے اپنی فنا حاصل
ہو جاتی ہے جسقدر اپنے سے فنا ہوا حق سے
ملاقی ہوا۔ الغرض سالک کو چاہیئے کہ اپنی ہستی
اور افعال وصفات کو حقتعالی کی ہستی اور افعال
اور صفات سمجھے اور اُسی مین مستغرق ہو تا کہ اُسکی
حقیقت اُسپر منکشف ہو اور منزل مقصود پر پہونچے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ جب مرید بفضل الٰہی اذکار
جہریہ و خفیہ و سریہ مرقومہ بالا سے ترقی حاصل کرے
اور درجہ کمال کو پہنچے مرتبہ ذکر معنوی حقیقی
جسکو ذکر روحی اور سری اور ذکر مشاہدہ و معائنہ
کہتے ہین ظاہر ہوگا اور جمال مذکور ظہور کریگا اس
مقام مین سالک عظمت الٰہی و غلبۂ نور سے بیہوش
ہو جائیگا جب ہوش مین آئے اپنے آپ کو عاجز و
حقیر دیکھے اور ترقی کا طالب ہو اسکے بعد نور جمالی
ظہور کرے گا اس نور کے غلبہ سے سالک کے
حواس خمسہ بیکار ہو جائینگے۔

اور اُس نور کو بسبب غلبہ چشم باطن چشم ظاہر سے
مشاہدہ کریگا۔ اگر وہ نور تجلی سالک کے دلمین قرار پکڑے تو
سالک کا ارادہ اور فعل ارادہ اور فعل الٰہی کے موافق ہو جائیگا
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ جو کچھ
دیکھیگا حق سے دیکھیگا اور جو کچھ سُنے گا حق سے سنے گا اور جو کچھ
جانیگا وہ بھی اُسی سے جانیگا اور تمام اشیاء مین ہستی حق کو
پائیگا اور اُسکی طرف دوڑیگا یہ مرتبہ قرب نوافل اور مقام
مشاہدہ کا ہے اور اسکی کوئی حد نہین ہے اس مرتبہ مین
سالک کی نظر معرفت اول منع سے صانع کیطرف جاتی ہے

بعد از کمال این مرتبہ اورا سالک مجذوب گویند
و او مصداق این حال میگردد بی یسمع و
بی یبصر و بی ینطق و بی یبطش
و بی یمشی و بی یعقل ما رایت
شیئا الا و رایت اللہ فیہ

بیت

علم حق در علم صوفی گم شود ۔۔۔ این سخن کے باور مردم شود

و درین مرتبہ بر دل سالک گاہ گاہ انوار آن
تجلی مثل اجسام ظہور میکند و آن را نور حق داند
اگر برین حال سالک قرار یابد و قیام نماید درین
مرتبہ دوم نظر معرفت سالک از صانع بصنع
آید و تجلی ذاتی بر دل سالک وارد شود کہ درآن
تجلی آن نور را بے مانند و بے مثال بیند و ہستی
حق داند و حق را بے حجاب اشیاء مشاہدہ
نماید و ہر فعلے و صفتے کہ از وی یا از موجودات
دیگر بظہور آید بیقین داند و ملاحظہ نماید کہ
این افعال و صفات خلق افعال و صفات
او سبحانہ اند کہ از عالم ظاہر مے آیند این
مقام قرب فرائض است چون باین مرتبہ
رسد بعد از کمال این مرتبہ اورا مجذوب
سالک می گویند کہ صفات و ہستی ذات حق
را در ہمہ اشیاء جلوہ گر مے بیند ما
رایت شیئا الا و رایت اللہ
فیہ و این مشاہدہ را نہایتے و
پایانے نیست اگر ازین مرتبہ

جب سالک اس مرتبہ پر پہونچتا ہے اور اسمین
کمال حاصل کرتا ہے اُسکو سالک مجذوب کہتے ہین
اور اس حال کا مصداق ہوتا ہے بی یسمع و بی
یبصر و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی
و بی یعقل ما رایت شیئا الا و رایت اللہ فیہ

بیت

علم حق در علم صوفی گم شود ۔۔۔ این سخن کے باور مردم شود

اور اس مرتبہ مین سالک کے دلپر کبھی کبھی اُس تجلی
کے انوار مثل اجسام کے ظہور کرتے ہین پس اُس
نور کو نور حق جانے اگر اس حال پر سالک قرار
پائے اور قیام کرے اُس دوسرے مرتبہ مین سالک
کے نظر معرفت صانع سے صنع مین آئیگی اور
تجلی ذاتی سالک کے دلپر وارد ہوگی کہ اُس تجلی
مین اُس نور کو بیمثل اور بے مانند دیکھیگا اور ہستی
حق کو جانے گا اور حق کو بغیر حجاب اشیاء کے مشاہدہ
کریگا اور جو فعل اور صفت کہ اُس سے یا اور موجودات
سے ظہور مین آئے گی یقیناً جانے گا اور ملاحظہ کرے گا
کہ خلقت کے یہ افعال و صفات بعینہ باری تعالی
کے افعال و صفات ہین کہ عالم سے ظاہر ہوتے
ہین۔ یہ مقام قرب فرائض کا ہے جب سالک اس
مرتبہ پر پہونچتا ہے۔ اس مین کمال ہوجانے کے بعد
اُسکو مجذوب سالک کہتے ہین۔ کہ صفات اور ہستی
ذات حق کو تمام چیزون مین جلوہ گر دیکھتا ہے
ما رایت شیئا الا و رایت اللہ فیہ
اور اس مشاہدہ کی کوئی انتہا نہین ہے اگر اس مرتبہ

ترقی در ترقی کند و از فضل الٰہی تجلی ذاتی یا جمیع
صفات وارد گردد سالک دران تجلی ذات جمیع
مستغرق شود درین مرتبہ سوم ہمہ صانع
بود وہیچ صنع نماند اینجا ظہور اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ
شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پیش آید و سرّ من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ بکشاید وجز ہستی حق درو ہیچ نماند
پس سالک فنا پذیرد و کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ
اِلَّا وَجْہَہٗ ظہور گیرد حق باقی ماند ہمیشہ
الآن کما کان درین جا معائنہ نماید کہ
بچشم روح کہ نور ذاتی حق است او را
بے پردہ بیند چنانکہ قول رَاَیْتُ
رَبِّیْ بِرَبِّیْ شاہد این معنی است کہ سالک
ذات را بنور ذات او تعالیٰ معائنہ
کند و خود را درمیان نیابد این را
فنا گویند۔

سے ترقی در ترقی حاصل اور فضل الٰہی سے
تجلیات ذات یا تمام صفات وارد ہووین سالک
تمامہ اُن تجلیات ذات مین مستغرق ہو۔ اس تیسرے
مرتبہ مین ہمہ تن صانع ہو جاوے گا اور کوئی
صنعت نرہے گی اسجگہ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ
مُّحِیْطٌ کا ظہور ہوگا اور مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ
عَرَفَ رَبَّہٗ کا بھید کھلجائیگا اور ہستی حق کے
سوا اُس مین کچھ نہ رہیگا پس فنا ہو جائیگا اور
کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ کا ظہور ہوگا اور حق
محض باقی رہجائیگا۔ اسجگہ ہمیشہ الآن کما کان
کا ملاحظہ کرے کہ روح کو جو حق کا نور ذاتی ہے
آنکھون سے بے پردہ دیکھے گا۔ چنانچہ قول
رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ اسی معنی کا شاہد ہے کہ سالک
ذات باری کا اُسکے نور ذات کے ساتھ معائنہ کرتا ہے اور خود
کو درمیان مین نہین پاتا اور اسی کو فنا کہتے ہین۔

بیان مراتب فنا

بدانکہ فنا را درجات اند و در ہر درجہ
او را حدے است چنانکہ ذکر را پنج درجہ
ذکر جسم ذکر نفس۔ ذکر دل ذکر روح
ذکر سر کہ ذکر آنہا بالا گزشت فنا را
نیز پنج درجہ اند اوّل در مرتبہ غلبہ ذکر ربانی
کہ آن را ذکر جسمی گویند فناء صفات ذمیمہ
کہ صفات نفس امارہ است در صفات حمیدہ
کہ او امر شرع شریف اند میشود دوم در مرتبہ غلبہ

مراتب فنا کا بیان

جاننا چاہیے کہ فنا کے چند درجے ہین۔ اور ہر درجے
کی ایک حد معین ہے جیسے ذکر کے پانچ درجے
ذکر جسم ذکر نفس ذکر دل ذکر روح ذکر سر ہین
جنکا ذکر اوپر گزر چکا ہے فنا کے بھی پانچ درجے
ہین اوّل ذکر ربانی کے غلبہ سے جسکو ذکر جسم
کہتے ہین صفات ذمیمہ جو نفس امارہ کی صفتین
ہین صفات حمیدہ مین کہ شرع شریف کے امر ہین
فنا ہوتے ہین دوسرے یہ کہ ذکر فکر ہی کے غلبہ مین

ذکر نفسی که ذکر نفس ہست فنا خواہشات نفسانی
که صفات نفس لوامه ہست در خواہش ربانی می شود
تا بر احکام طریقت استحکام یابد و طریق مکاشفه
و الہام که مقام نفس ملہمه ہست مکشوف گردد سوم
در مرتبه غلبهٔ ذکر قلبی که آن را مراقبه میگویند فنا افعال
و اوصاف موجودات در افعال و اوصاف موجود
مطلق می شود تا در حقیقت ہر شی اثر و افعال
حق ملاحظه نماید و اطمینان قلبی که مقام نفس مطمئنه
است حاصل آید چہارم در مرتبه غلبه ذکر روح که
آن را مشاہده گویند فنا کثرت در وحدت
حق میگردد تا بحدیکه در مشاہدهٔ او بجز ذات بحت
حق ہیچ نباشد این مرتبه مشاہده است
پنجم در مرتبه غلبه ذکر سری که آن را لذت
اذکار و نفور از خلق و معائنه میگویند فنا ذات
خود سالک در ذات مطلق گردد این معائنه است
و این را فنا سالک میگویند که خود را بہیچ وجه در
خود نیابد بعد ازان چون یافت فنائیت ہم نماند فنا
الفنا گردد درین مرتبه باقی نماند علم نه ذات سالک
حق و نه حقیقت لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ خبر ازین مقام دہد و
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ازینجا رو نماید

بیت

تو درین گم شو که توحید این بود
گم شدن گم کن که تفرید این بود

درین مرتبه سیر الی الله که مقصود سالک ہست و سیر
فی الله که تصور سالک ست تمام نموده بمطلب اصلی

جسکو ذکر نفس کہتے ہین خواہشات نفسانی که نفس لوامه
کی صفتین ہین خواہش ربانی مین فنا ہوتی ہین
تاکه سالک احکام طریقت پر مضبوط ہو اور مکاشفه
اور الہام کا طریق که نفس ملہم کا مقام ہے مکشوف
ہووے۔ تیسرے وہ ہے که ذکر قلبی کے غلبه
مین جسکو مراقبه کہتے ہین موجودات کے افعال
و اوصاف موجود مطلق کے افعال و اوصاف
مین فنا ہون تاکه ہر شی کی حقیقت مین اثر اور افعال حق
کا ملاحظه اور اطمینان قلبی که نفس مطمئنه کا مقام ہے
حاصل ہو چوتھے یه ہے که ذکر روح کے غلبه مین جسکو
مشاہده کہتے ہین کثرت وحدت حق مین فنا ہو
یہانتک که اُسکے مشاہده مین سوائے ذات محض کے
کچھ نرہے یه مرتبه مشاہده کا ہے۔ پانچوین یه ہے
که ذکر سری کے غلبه مین جسکو لذت اذکار اور
نفور از خلق اور معائنه کہتے ہین سالک کی ذات
خود ذات مطلق مین فنا ہو جاے یه معائنه ہے اور اسکو
فناء سالک کہتے ہین که اپنے آپ کو کسی وجه سے
اپنے آپ مین نپاے کیونکه اگر پایا تو فنائیت بھی فنا ہو جائیگی
اور فنا ء الفنا کا مصداق نبے گا اس مرتبه مین ذات سالک
راه حق یا علم حقیقت کچھ بھی باقی نہین لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ اسی
مقام کا مخبر ہے و مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کا یہین ظہور ہوتا ہے

بیت

تو درین گم شو که توحید این بود ‌• گم شدن گم کن که تفرید این بود

سالک اس مرتبه مین سیر الی الله که اسکا مقصود ہے اور سیر
فی الله جو اسکا تصور ہے تمام کرکے مطلب اصلی سے

وصول یافتہ جمیع موجودات را از ظہور خود بداند یعنے
ہستی سالک بالکلیہ نماند اینجا حضرت سلطان العارفین
بایزید بسطامی می فرمایند کہ تا غائب بودم اورا
می جستم و خود را می یافتم اکنون سی سال ست کہ
خود را مے جویم و اورا مے یابم اگر تجلی این مرتبہ
در تمام عمر یکبار بر دل سالک وارد شود اورا
ولی میگویند اما این مرتبہ گاہ گاہ رو نماید بعضے را
در ہفتہ یک ساعت یا دو ساعت یک مرتبہ یا دو مرتبہ
وارد مے شود یا ہر روز یک مرتبہ تا یک ساعت
یا دو ساعت یا سہ ساعت این فنائیت باقی
ماند یا دو سہ روز یا زیادہ کم و این مطلق بحال
عارفان ست و ہر یک را درین جا فہم و ادراک
گزر ندارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَآءُ پس ہرگاہ کہ او تعالے خواہد کہ سالک
را ازین فنا بقا دہد بنور ذاتے خود اورا باقی
گرداند این مرتبہ را جمع الجمع میگویند کہ محل
حیرت کبریٰ ست و این را مقام آخر گفتہ اند
فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت ہست یعنے
در بدایت کہ در مرتبہ تفرقہ و ادراک من حیث التعینات
است نظر مبتدی غیر ظاہر بر مظاہر می افتد و آن مقام
موجب غفلت تمام ست و بعد از فنا و بیخودی و خود
و بر آمدن از قیود و تعینات و تشخصات رجوع باز
باعتبار تعینات میکند درین وقت نظر اول
بر ظاہر کہ ذات مطلق ست می افتد بعد از ان
بنور آن ذات مظاہر تعینات و تشخصات را

واصل ہو کر جمیع موجودات کو اپنے ظہور سے جانتا ہے
یعنے سالک کی ہستی بالکلیہ نہیں رہتی اس مقام پر
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ تا غائب بودم اورا مے جستم و خود را می یافتم اکنون
سی سال ہست کہ خود را می جویم و اورا مے یابم اگر
اس مرتبہ مین ایک دفعہ کی تجلی ہی سالک کے دل پر
پڑ جائے تو ولی کامل ہو جائے مگر یہ مرتبہ کبھی کبھی
ظاہر ہوتا ہے۔ بعضون کے نزدیک ایک ہفتہ مین
گھڑی یا دو گھڑی کے لئے ایک دفعہ یا دو دفعہ ظاہر
ہوتا ہے یا ہر روز ایک مرتبہ گھڑی دو گھڑی یا تین
گھڑی تک یہ فنائیت باقی رہتی ہے یا دو تین روز
یا کم یا زیادہ اور یہ عارفون کے حال سے متعلق ہے
ہر ایک کا فہم و ادراک اسجگہ نہیں پہونچ سکتا ہے ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ جب اللہ تعالے
چاہتا ہے کہ سالک کو اس فنا سے بقا دیوے
تو اپنے نور ذاتی سے اسکو باقی کرتا ہے اس مرتبہ کو
جمع الجمع کہتے ہین یہ بڑی حیرت کا مقام ہے اور اسے آخر مقام کہتے ہین
فائدہ بقا باللہ رجوع الی البدایت کا نام ہے یعنے
بدایت مین من حیث التعینات تفرقہ اور ادراک کا مرتبہ
ہے اسمین مبتدی کی نظر مظاہر پر غیر ظاہر پڑتی ہے
اور یہ مقام نہایت غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعد
اپنی فنا بیخودی اور تعینات اور تشخصات کی قید و بند سے نکلنے
کے اور پھر باعتبار تعینات کے رجوع کرتا ہے اسوقت
مین اول ذات مطلق پر کہ ظاہر ہے نظر پڑتی ہے اسکے
بعد اس ذات کے نور سے مظاہر تعینات اور تشخصات کو

می بیند اگرچہ ہر دو مرتبہ باعتبار تعینات بایک دیگر
شریک اند اما فرق ظاہر ست کہ بیان کردہ شد پس
عارف ہستی حق را در جمیع احوال و اوقات معائنہ
کند ہیچ شئی او را حجاب نہ شود از رویت حق
و رویت حق مانع نگردد از رویت اشیاء زیرا کہ
عارف بحقیقت انسانی خود کہ الوہیت است رسیدہ
است چنانکہ الوہیت را وجوب و امکان مساوے
است ہمچنان عارف کامل را حق از خلق و خلق از
حق حجاب نشود وَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ
فِیْہِ و خلق را معدوم محض بیند و حق را موجود مطلق
و از علم حق خود را یابد کہ مطلق بقید آمدہ است و
از تقییدات خود را عبد شناختہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ گوید درین مرتبہ کہ مرتبہ عبدیت
است خلیفہ حق بودہ بندگان حق را بحق میرساند
ظاہر عبد باطن حق بود این مقام را برزخ البرازخ
مے گویند وجوب و امکان در و باعتدال
اند کہ یکے بر دیگرے غالب نشود مَرَجَ
الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَہُمَا بَرْزَخٌ لَّا
یَبْغِیٰنِ و این حفظ مراتب مقام اہل
تمکین در تلوین است درین مرتبہ عارف
متصرف عالم گردد وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ظہور پذیرد
و صاحب اختیار باشد ہر تجلی
حق را کہ خواہد بر خود ظاہر سازد و
بہر صفتے کہ خواہد متصف بودہ

دیکھتا ہے۔ کہ باعتبار تعینات کے دونوں مرتبہ
آپسمین شریک ہین مگر فرق ظاہر ہے پس عارف
تمام احوال و اوقات مین ہستی حق کو ملاحظہ کرتا ہے
اور کوئی شئے اُسکے لئے رویت حق سے حاجب اور
رویت حق رویت اشیاء سے مانع نہین ہوتی
اسلئے کہ عارف اپنی حقیقت انسانی کو کہ الوہیت ہے
پہونچگیا ہے جیسے الوہیت کو وجوب اور امکان
مساوی ہین ایسے ہی عارف کامل کے لئے حق
خلقت سے اور خلقت حق سے حاجب نہین وَمَا
رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ
اور خلق کو معدوم محض اور حق کو موجود مطلق دیکھتا
ہے اور علم حق سے اپنے آپ کو مطلق قید مین آیا ہوا سمجھتا
ہے اور تقییدات سے اپنے آپ کو عبد پہچانکر لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے اس مرتبہ مین کہ عبدیت
کا مرتبہ ہے خلیفہ حق ہوکر بندگان حق کو حق تک
پہونچاتا ہے اور ظاہر مین عبد اور باطن مین حق ہوجاتا
ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہین اسمین وجوب
اور امکان برابر ہین ایک دوسرے پر غالب نہین ہوتا
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَہُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ
اور یہ حفظ مراتب مقام اہل تمکین کا تلوین مین ہے
عارف اس مرتبہ پر پہنچکر عالم مین متصرف ہوجاتا ہے
وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
کا ظہور ہوتا ہے اور صاحب اختیار ہوجاتا ہے پھر
جس تجلی حق کو اپنے اوپر چاہتا ہے ظاہر کرسکتا ہے
اور جس صفت کے ساتھ چاہتا ہے متصف ہوکر اُس

اثر آن صفات بظہور آرد و درین مقام حال تابع سالک
گردد زیرا کہ او متصف بصفات حق و متخلق باخلاق
اللہ گردیدہ و جمال اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً
وَّ بَاطِنَۃً دیدہ و نور علی نور شدہ و این را حدے
و نہایتے و پایانے نیست بیت

صفت کا اثر ظاہر کر سکتا ہے اس مرتبہ مین حال
سالک کے تابع ہوتا ہے کیونکہ وہ متصف بصفات
حق و متخلق باخلاق اللہ ہے اور اُسنے جمال اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ
نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً کو دیکھا ہے اور نور علی نور
ہو گیا ہے اور اسکی کوئی انتہا نہین ہے بیت

ہیچکس این رہ را درمان نیافت ٭ ہیچکس این راہ را پایان نیافت
ای برادر بے نہایت درگہیست ٭ ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

فائدہ پس طالب صادق را باید کہ شب و روز در ذکر
زبانی و دلی جہراً و خفیۃً و خلوتاً و جلوتاً چنان مشغول
و مستغرق گردد کہ خود را و ذکر خود را فراموش سازد
و محو گرداند بعونہ تعالیٰ چندان انوار و اسرار آلہی بر
دل ذاکر جلوہ گر شوند کہ در بیان نیایند و در
اشراق آن انوار لذت جمال مذکور و تجلی حق
بوصول انجامد و بمقصود رسد۔

فائدہ پس طالب کو چاہیئے کہ ذکر زبانی اور دل مین
جہراً و خفیۃً خلوتاً و جلوتاً رات دن ایسا مشغول
رہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے ذکر کو بالکل فراموش
اور محو کردے بفضلہ تعالیٰ ذاکر کے دل پر اتنے انوار
اور اسرار آلہی جلوہ گر ہونگے کہ بیان سے باہر ہین
اور اُن انوار کے روشن ہونے مین لذات جمال
اور تجلی حق حاصل ہوگی اور اپنے مقصود کو پہونچیگا

فائدہ مگر دریجا ہوشیار و مراقب باید بود چنان
نشود کہ بنور غیر مقصود مائل شود و لذت گیرد
و در خسارت افتد و از غیرت معشوقیت سوختہ گردد
اگرچہ جلالی و جمالی ہمہ انوار حق اند غیری را گنجایش
نیست اما فرق مقام و حفظ مراتب واجب است و در
محمودہ و مذمومہ فرق ضرور مناسب است و الا خوف
کفر و زندقہ است نعوذ باللہ منہا لہذا علامت
و آثار انوار محمودہ و غیر محمودہ باید دانست ٭

فائدہ مگر اس جگہ ہوشیار اور مراقب رہنا چاہیئے
ایسا نہو کہ نور غیر مقصود کی طرف مائل ہو اور لذت
اُٹھا کر ٹوٹے مین پڑے اور غیرت معشوقیت سے
جلجائے اگرچہ جلالی و جمالی سب انوار آلہی ہین مگر
حفظ مراتب اور فرق مقام واجب ہے۔ اور محمودہ اور
مذمومہ مین ضرور فرق چاہیئے ورنہ کفر اور زندقہ
کا خوف ہے نعوذ باللہ منہا لہذا علامات آثار
انوار محمودہ اور غیر محمودہ کے جاننے چاہیئین ٭

بیان کیفیت انوار و آثار محمودہ و غیر محمودہ

کیفیت انوار آثار محمودہ اور غیر محمودہ کا بیان

بدان کہ چون قلب سالک بذکر حق جاری
گردد و ذکر در جوارح او سرایت کند

جاننا چاہیئے کہ جب سالک کا قلب ذکر حق مین جاری
ہو جاتا ہے اور ذکر تمام اعضا مین سرایت کرجاتا ہے

وازملوثات وکدورت ماسوا پاک ومصفا ومنقا
گردد ونسبتے وربطے بروحانیت حاصل آید وسو
انوار شروع می شود گاه درخود یا بدگاه درخارج
ازخود آما نورے کہ در دل خود یا بدیا در سینہ
یا درسر یا در دست راست یا در دست چپ یا بد
وگاہ در تمام بدن این ہمہ انوار محمودہ اند واما اگر
درخارج ازخود گاه از یمین گاه از جانب سر گاه
از پیش پیدا شود این ہمہ بہتر است مگر التفات
رانشاید بدانکہ اگر نور متصل کتف راست بہر رنگے
کہ باشد نور ملائک است واگر نور سفید خالص
است از کرام کاتبین است واگر مردم سبز پوش
وخوش رو ویا بصورت دیگر پاکیزه ظاہر شوند ملائکہ
اند کہ برائے حفاظت تو حاضر اند واگر نور غیر متصل
از کتف راست یا برابر چشم راست پیدا شود
آن نور مرشد است کہ رفیق راه است واگر
نور از پیش ظاہر شود نور محمدی است کہ ہادی
صراط مستقیم است صلے اللہ علیہ وسلم واگر نور
متصل از کتف چپ پیدا شود آن نور ملائک کاتب
سیئہ ماست واگر نور بی اتصال از کتف چپ ظاہر
شود بہر رنگے کہ باشد آن نور ابلیس است ونور دنیا
ہم میگویند علی ہذا القیاس اگر صورت یا آواز وغیرہ
از چپ یا از پس باشد تلبیس ابلیس است بلاحول دفع
کند ومعوذتین خوانده بدمد والتفات نکند
واگر نور از بالا یا از پس ظاہر شود نور ملائک
است کہ محافظ تو اند ۔ اگر نور بلا جہت

اور کدورت ماسوا سے پاک وصاف ہوجاتا ہے
اور روحانیت سے ربط اور نسبت حاصل ہوتی ہے
انوار الٰہی نازل ہونے شروع ہوجاتے ہین کبھی اپنے
اندر نظر آتے ہین کبھی باہر پس جو انوار اپنے دل
یا سینہ یا سر یا داہنے بائین ہاتھون مین اور
کبھی سارے بدن مین پاتا ہے یہ سب محمودہ ہین
اور جو نور اپنے سے خارج کبھی دائین بائین اور کبھی
سر کی طرف اور کبھی آگے ظاہر ہوتے ہین یہ بھی بہتر
ہین مگر انکی طرف رُخ کرنا چاہیئے ۔ جاننا چاہیئے
کہ نور اگر داہنے شانے کی متصل ہے کسی رنگ
کا کیون نہو نور ملائک کا ہے ۔ اور اگر نور سفید
ہے تو کرام کاتبین کا ہے اور اگر آدمی سبز پوش
خوبصورت یا اور کسی پاکیزہ صورت مین ظاہر ہون
وہ فرشتے ہین کہ ذاکر کی حفاظت کے لئے حاضر ہین
اور اگر نور دائین شانے سے غیر متصل ہے یا آنکھ کے
برابر ہے وہ نور مرشد کا ہے کہ رستہ کا رفیق ہے
اور اگر آگے ہے تو وہ نور محمدی ہادی صراط
المستقیم ہے صلے اللہ علیہ وسلم اور اگر نور بائین شانیکے
متصل ظاہر ہو جس رنگ کا ہوگا وہ نور شیطان کا
ہے اور بعضے دنیا کا نور بھی کہتے ہین علی ہذا القیاس
جو صورت یا آواز بائین طرف یا پیچھے سے ہوگی وہ
شیطان کا دھوکا ہے لاحول سے دفع کرے اور
معوذتین پڑھکر پھونکے اور التفات نہ کرے اور اگر
نور اوپر سے یا پیچھے سے آئے تو وہ نور اُن فرشتونکا
ہے جو اُسکے محافظ ہین ۔ اور اگر نور بلا جہت

ظاہر شود و در خاطر دہشت آید و بعد از رفتن
او ہیچ حضور در باطن نیاید آن نور از ابلیس پُر تلبیس
است لاحول باید خواند و اگر بلاجہت ظاہر
شود و بعد از رفتن او حضور و لذت در باطن
خود یابد و اشتیاق و طلب غالب و زیادہ
گردد آن نور مطلوب است رَزَقَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ
و اگر نور از بالائے سینہ یا بالا ناف پیدا شود
و رنگ آتش دود دارد آن نور خناس دہندۂ
وسواس و تلبیس ابلیس است اعوذ باید خواند و اگر
نور از درون سینہ یا بالائے دل یابد آن نور
صفائے دل است و اگر از دل سرخ یا سفید
زردی آمیز پیدا شود نور دل است و اگر
خالص سفید است آن نور روح است کہ در
دل طالب تجلی کردہ ہستئ خود را نمودہ
و اگر نور از جانب سر است آن نیز نور روح
است۔ نوریکہ بصورت آفتاب باشد آن
نور ہم در روح است و بعضے آنرا نور ذات
گفتہ اما اگر از بالا است ذات است و اگر مقابل
است نور روح است و اگر بصورت قمر پیدا شود
نور دل و نزد بعضے اگر مقابل است نور محمدی است
صلے اللہ علیہ وسلم و نوریکہ از جانب سلطاناً
محموداً و سلطاناً نصیراً پیدا شود آن ہم نور ذات
ست اما طالب را باید کہ ہیچ از ین انوار بجز نور
مطلوب مشغول نشود و انشراح و لذت نہ گیرد
بلکہ در نور الٰہی ہم ترقی جوید کہ تجلیات

ظاہر ہووے اور دل میں دہشت پیدا ہو اور اسکے
زایل ہونے کے بعد کچھ حضوریت باطن نہیں ہے وہ
نور شیطان کا ہے لاحول پڑہنا چاہیئے۔ اور اگر
بلاجہت ظاہر ہووے اور اسکے زوال کے بعد حضوری
اور لذت برابر حاصل ہو اور اشتیاق اور طلب غالب
تو وہی نور مطلوب ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ۔ اور اگر
نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو اور رنگ آگ
اور دہوین کا سا رکہے وہ نور خناس وسوسہ ڈالنے
والے کا ہے اعوذ پڑہنا چاہیئے۔ اور اگر نور سینہ کے
اندر یا دل کے اوپر سے ظاہر ہو وہ نور صفائے
دل کا ہے اور اگر نور دل سے سرخ یا سفید زردی
آمیز ظاہر ہو وہ نور دل کا ہے اور اگر خالص سفید
ہے نور روح کا ہے کہ طالب کے دل میں تجلی کر کے
ظاہر ہوا ہے اور اگر نور سر کی جانب سے ظاہر ہو وہ بھی
نور روح ہی کا ہے اور جو نور آفتاب کی صورت
ہو وہ بھی روح کا نور ہے اور بعضے اسکو نور ذات
کہتے ہیں پس اگر یہ نور اوپر سے ہے تو ذات ہے
اور اگر مقابل یعنے سامنے سے ہے تو روح کا نور ہے
اور اگر چاند کی صورت ظاہر ہو تو دل کا نور ہے
اور بعضوں کے نزدیک مقابل کا نور نور محمدی ہے
صلے اللہ علیہ وسلم اور جو نور سلطاناً محموداً اور
سلطاناً نصیراً کیطرف سے ظاہر ہو وہ بھی نور ذات ہے
مگر طالب کو چاہیئے کہ ان انوار میں سے بجز نور مطلوب کے
کسی نور میں مشغول نہو اور خوشی اور لذت حاصل نکرے
بلکہ نور الٰہی ہی میں ترقی چاہیئے کیونکہ تجلیات

الٰہی را انتہائے نیست و اگر تاریکی مثل سیاہی کاجل
و گرد آن خط نورانی خفیف تر و مکدر پیدا شود آن نور
نفی است اگر بسوئے او متوجہ شود البتہ نفی حاصل
آید آن مطلوب است کہ از کدورت ماسوا مصفا
گردد و در ہر تجلی آثاری و افعالی و صفاتی کہ
انوار آنہا سفید و سبز و سرخ است محویت و فنار
مطلق رونماید چون باز بخویش آید درد و شوق
و بیقراری عشق در ترقی باشد و از ہر تجلی عروج
نمودہ باقسام دیگر تجلیات بیاید و این کیفیت و
حال در قال نمی آید ہر کہ گذرد داند بعد از کمال
سیر عروجی تجلی ذاتی بر دل عارف جلوہ فرماید
و آن نور تجلی ذاتی برنگ سیاہ مثل سیاہی
چشم است و دران فنار الفنا عارف است
بدانکہ در ابتدائے این تجلیات انوار عالم ناسوتی
بمناسبت اوصاف زنگارنگ بر دل سالک
ظہور گیرد و سالک نیز مثل آن انوار نور مجسم
بودہ دران انوار سیر نماید پس سالک را
باید کہ از آنہا لذت نگیرد و دران مشغول
نشود و آن را صنعت حق دانستہ و بر آن
تیغ لا کشیدہ بشوق تمام متوجہ بسوئے صانع
کہ مقصود و مطلوب اوست گردد از امداد
الٰہی بتوجہ مرشد سالک بآسمان رسد
و در آن جا عجائب و غرائب سماویہ
ملاحظہ نماید و بارواح انبیاء و اولیاء
و فرشتہا ملاقات نماید و ملائک را

الٰہی کی کوئی انتہا نہین ہے اور اگر سیاہی کاجل کیسی
اور اوسکے گرد نورانی خط باریک اور مکدر ظاہر ہو
وہ نور نفی کا ہے اگر اسکی طرف متوجہ ہو تو البتہ نفی
حاصل ہوگی اور یہی مطلوب ہے کہ ماسوا کی کدورت سے صفائی
اور ہر تجلی آثاری اور افعالی اور صفاتی مین جکا رنگ
سفید اور سبز اور سرخ ہے محویت اور فناء مطلق حاصل
ہو جب ہوش مین آئے گا تو درد اور عشق اور شوق
اور بیقراری ترقی پائین گے اور ہر تجلی سے عروج
کرکے دوسری قسم کی تجلیات سے محظوظ ہوگا اور
یہ کیفیت اور حال بیان سے باہر ہے جسپر گزرے
وہی جانے اور سیر عروجی کے پورا ہونے کے بعد
تجلی ذاتی عارف کے دل پر جلوہ گر ہوگی۔ اور تجلی
ذاتی کا نور سیاہ آنکھہ کی پتلی کے موافق ہے اور اسی
مین عارف کی فنار الفنا رہے۔
جاننا چاہئیے کہ ان تجلیات کی ابتدا مین عالم ناسوتی
کے انوار اوصاف کی مناسبت ہے سالک کے دل پر
طرح طرح پر ظاہر ہوتے ہین اور سالک بہی اُن انوار
کی طرح نور مجسم بنکر اُن انوار مین سیر کرتا ہے پس سالک
کو چاہئیے کہ اُن سے لذت نہ اُٹھائے اور اسمین مشغول
نہو اور اوسکو صنعت حق جانکر اسپر تیغ لا کھینچکر نہایت
شوق سے صانع کی طرف جو در اصل اسکا مقصود ہے
متوجہ ہو پس امداد الٰہی سے مرشد کی توجہ کے ساتہ سالک
آسمان پر پہونچے گا اور وہان عجائبات و غرائبات
آسمانی کا ملاحظہ کریگا اور انبیا و اولیا اور فرشتون
کی ارواح سے ملاقات کریگے اور اُنکے طرح طرح کے

باقسام اجسام یابد وہمراہ ملائک مثل آنہا بر ہر آسمان
عروج کردہ عجائبات آنہا معائنہ نماید پس مرید را
باید کہ در سیر آن ہم متوجہ نشود و با درد و
بیقراری عشق ترقی خواہد با مداد الٰہی از توجہ
مرشد بر عرش و کرسی برسد کرسی را پر
از نور عرش و عرش را مثل خورشید درخشان
یابد و از نظارۂ عجائبات آنجا چشم را منور
سازد پس سالک را باید کہ در تماشا آن نیز
لذت نہ گیرد وہمہ را در تحت لا کشد و با شوق
و درد عشق طالب ترقی گردد و دران مرتبہ
نفس مرید صفت عنصریہ را گذاشتہ صفت
اطلاق پیدا کند مگر تاہم بآن مطمئن نباید بود
کہ ہنوز خطرۂ راہ در پیش است و از ملاحظہ
گوناگون اوصاف حق آتش عشق او سبحانہ
تعالےٰ در دل مرید غلبہ کند و عقل و ہوش
او را سوختہ گرداند چون بخود آید بغلبۂ
شوق و اشتیاق باضطراب کلمات بیباکانہ
عاشقانہ بر دل راند و نداند کہ چہ میگویم
دران حال از غلبۂ عشق از جمیع تعلقات
ماسوا اللہ مجرد گردد و طلب و اشتیاق و
بیقراری رو بترقی آرد اگر امداد الٰہی شامل
حال است مرید ازین تجلیات جہتی و کیفیتی عروج
کردہ تجلی حقیقی بے کیف و کم یابد و دران محو
و مستغرق گردد و از خود و ماسوا بیخبر شود و
بجز حق نہ بیند و یقین داند کہ حق ست چون

اجسام دیکھے گا اور فرشتوں کے ساتھ انکی طرح ہر آسمان
پر چڑہکر اُسکے عجائبات کا معائنہ کرے گا پس مرید
کو چاہیئے کہ اُس مین بہی متوجہ نہوا ور درد و
بیقراری عشق کے ساتھ ترقی چاہے پہر امداد الٰہی
اور مرشد کی توجہ سے عرش و کرسی پر پہونچے گا
اور کرسی کو عرش کے نور سے بہرا ہوا اور عرش کو
آفتاب کے مانند روشن پائیگا اور اُس جگہ کے عجائبات
دیکہکر آنکہون کو روشن کریگا پس سالک کو چاہیئے
کہ اسکے تماشے سے لذت نہ اُٹہاوے اور سب
کو لا کے تحت مین رکہے۔ اور شوق اور درد عشق
کے ساتہ ترقی چاہے۔ اس مرتبہ مین مرید کا نفس
صفت عنصریہ چہوڑکر صفت اطلاق پیدا کریگا
مگر پہر بہی اُسپر مطمئن نرہنا چاہیئے۔ کہ ابہی منزل
کا خطرہ باقی ہے۔ اور گوناگون اوصاف حق سے
اللہ کے عشق کی آگ مرید کے دلمین غلبہ کرے گی
اور اُسکے عقل و ہوش کو جلا دیگی جب ہوش مین
آئیگا شوق اور اشتیاق مین بیقراری سے بیباکانہ
کلمے دل سے نکلین گے اور نجانے گا کہ مین کیا کہتا
ہون اس حال مین غلبۂ عشق کی وجہ سے جمیع تعلقات
ماسوا سے مجرد ہو جائیگا۔ اور طلب اور اشتیاق
اور بیقراری بڑہے گی اگر امداد الٰہی شامل حال ہوئی
تو مرید ان تجلیات جہتی اور کیفیتی سے عروج کرکے
تجلی حقیقی بے کیف و کم حاصل کریگا اور اسمین محو
و مستغرق اور اپنے سے بیخبر ہو جائیگا اور بجز حق کے
کچہہ نہ دیکہے گا اور یقیناً جانے گا کہ حق ہے جب

بانہ بخوشش آید از فنا خود زیادہ تر درد اشتیاق وصال محبوب حقیقی در خود یابد و در بیہوشی آن حق را در تقید خود یافتہ کلمات منصورانہ بزبان آوردہ نداند کہ چہ مے گویم و این تجلیات افعالے و صفاتی بود بعد ازان از امداد الٰہی بتوجہ مرشد باوجود درد و بیقراری عشق مرید بر و تجلی ذاتی مطلوب حقیقی جلوہ فرماید درین مقام مرید چنان از ہستی خود رود کہ علم فنائیت ہم نماند و فنا الفنا پیش آید بعد ازین فنائیت بقائیت حقیقی مرید را حاصل آید و حفظ مراتب و دیہ و خلافت حق یابد چنانکہ مذکور شد۔

پھر ہوش میں آئیگا اپنی فنا کی وجہ سے وصال محبوب کا درد و اشتیاق اپنے اندر پائیگا اور بیہوشی کی حالت مین حق کو اپنے تقید مین پاکر کلمات منصورانہ زبان پر لائیگا اور نجانیگا کہ مین کیا کہتا ہون یہہ تجلیات افعالی و صفاتی تہین۔ اسکے بعد امداد الٰہی کے ساتہ مرشد کی توجہ سے باوجود درد عشق و بیقراری کے مرید پر مطلوب حقیقی کی تجلی ذاتی روشن ہوگی اس مقام مین مرید اپنی ہستی سے ایسا فنا ہوجائیگا کہ فنائیت کا بہی علم نرہے گا اور فنا الفنا پیش آئیگی اور اس فنائیت کے بعد مرید کو بقائیت حقیقی حاصل ہوگی اور حفظ مراتب کا خیال رہیگا اور حسب مذکور خلافت حق میسر ہوگی۔

باب دوم در بیان اذکار و اشغال حضرات عالیہ قادریہ جیلانیہ رحمہ اللہ تعالی علیہم اجمعین

دوسرا باب اذکار و اشغال حضرات قادریہ جیلانیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بیان مین

فصل اول در اذکار

پہلی فصل اذکار کے بیان مین

بدانکہ درین خاندان عالیہ طالب را اول کلمہ طیبہ زبانی بجہر متوسط ارشاد فرمایند باین طور کہ کلمہ لَا اِلٰہَ را بامد و شد از اندرون خود کشیدہ ضرب اِلَّا اللّٰہُ بر دل ضرب کند باین طور کہ روز و شب در خلوت ورزش نماید ہر قدر کہ تواند تکرار نماید و در آخر ہر صد بار محمد رسول اللہ یکبار بگوید و بہتر ہست کہ یکہزار و یکصد و یازدہ بار در یک جلسہ بگوید چون درین مداومت نماید بعرصہ چند از آن کہ لذت ذکر و محویت

جاننا چاہیے کہ اس خاندان عالیہ مین طالب کو اول کلمہ طیبہ زبانی جہر متوسط کے ساتہ اسطرح تلقین فرماتے ہین کہ کلمہ لَا اِلٰہَ کو مد و شد کے ساتہ بدن مین سے کہینچکر اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب دل پر لگائے اسی طرح خلوت مین بیٹھکر رات دن ورزش کرے جسقدر چاہے تکرار کرے اور ہر سیکڑہ پر محمد رسول اللہ ایکبار کہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک جلسہ مین ایکہزار ایک سو گیارہ دفعہ کہے جب اسمین مداومت پیدا کریگا چند روز کے عرصہ مین لذت اور محویت اور

وبیخودی است ظاہر شود بعد ازان طریق ذکر
نفی واثبات تلقین نماید باین طریق کہ در خلوت
رو بقبلہ بادب تمام دو زانو نشیند وہر دو چشم
بہ بندد و لا نفی را از زیر ناف بقوت وشدت
بیرون آوردہ دم دراز کشیدہ تا بکتف راست
رسانیدہ لفظ الٰہ را از ام الدماغ بیرون دہد
الا اللہ را بقوت بر فضاء دل ضرب زند
واز لا الٰہ نفی معبودیت ومقصودیت وموجودیت
غیر اللہ ملاحظہ نماید تا وجود غیر از بصیرت او
منتفی گردد واز کلمۂ الا اللہ اثبات وجود مطلق وتوانائی

بیخودی حاصل ہوگی۔ اسکے بعد ذکر نفی واثبات کا طریق
تلقین کرتے ہین اسطرح کہ خلوت مین روبقبلہ ہو دب
دوزانو بیٹھکر دونون آنکھین بند کرکے ناف کے
نیچے سے لا کو قوت کے ساتھ کھینچکر باہر لائے اور
داہنے شانے تک پہونچا کر الٰہ کو ام الدماغ مین
سے باہر نکالے اور الا اللہ کی نہایت زور سے
دلپر ضرب لگائے اور لا الٰہ سے غیر اللہ کی معبودیت
اور مقصودیت اور موجودیت کی نفی کا ملاحظہ کرے
تاکہ نظر سے غیر کا وجود منتفی ہوجائے۔ اور کلمۂ
الا اللہ سے اثبات وجود مطلق کا خیال کرے

طریق حبس نفی واثبات

بدانکہ نفس را زیر ناف حبس کند وحرف لا را
بملاحظہ نفی ما سوا از ناف بخیال بر آوردہ
دبرابر پستان راست بردہ لفظ الٰہ را از
دماغ بیرون دہد والا اللہ بر دل ضرب
نماید ووقت گذاشتن نفس محمد رسول اللہ
باہستگی ونرمی بگوید وبسینہ اشارہ کند روز
اول سہ بار بعدہ یک یک بار بتدریج زیادہ
کند تا دو صد وزیادہ ازین برساند فائدہ
حبس سابق بیان کردہ شد۔

حبس نفی واثبات کا طریق

جاننا چاہیئے کہ نفس کو ناف کے نیچے حبس کرے اور
حرف لا کو بملاحظہ نفی ماسوا کے ناف سے داہنے
پستان کے برابر لیجا کر لفظ الٰہ کو ام الدماغ سے
نکالکر الا اللہ کی ضرب دلپر لگائے اور دم چھوڑتے
وقت محمد رسول اللہ آہستگی اور نرمی سے کہے اور
سینہ کی طرف اشارہ کرے اول روز تین دفعہ
کرے پھر ہر روز ایک مرتبہ بڑہائے یہانتک کہ دو
سو سے زیادہ پر نوبت پہونچائے فائدہ اسکا
پہلے بیان ہوچکا ہے۔

طریق پاس انفاس

بدانکہ وقت برآمدن نفس لا الٰہ ووقت فرو
رفتن الا اللہ از دل بگوید۔

پاس انفاس کا طریق

جاننا چاہیئے کہ سانس باہر آتے وقت لا الٰہ اور
اندر جاتے وقت دل سے الا اللہ کہے۔

طریق اسم ذات باضربات

بعدہ اسم ذات را بضربات ارشاد نمایند

طریق اسم ذات باضربات

اسکے بعد اسم ذات ضربون سمیت ارشاد فرماتے ہین

طریقش آنکہ در یک ضربی لفظ مبارک اَللّٰہُ را
باشدّ و مدّ جہراً بقوت تمام بر دل ضرب زند
بعدہ توقف کند تا دم قرار گیرد و باز ہمان طور ضرب
زند ہمچنین معمول دارد و ورزش نماید و در دو
ضربی اسم ذات موصوف را یکبار بزانوی راست
و دیگر بر دل بزند و در سہ ضربی ہمان اسم را یک ضرب
بزانوے راست و دیگر بزانوے چپ سوم بر دل
بشدت و جہر بزند و در چہار ضربی ضرب اول بزانوے
راست دوم چپ سوم در پیش خود چہارم بر دل بزند لیکن در
یک ضربی و دو ضربی دو زانو و در سہ ضربی و چہار ضربی چار زانو نشیند

فصل دوم در بیان اشغال قادریہ
طریق شغل اسم ذات خفیہ

بعدہ ذکر اسم ذات خفیہ فرمایند طریقش آنکہ زبان
را بکام چسپاند و بدل ہر قدر کہ تواند بگوید شب
و روز ہمین تصور باشد تا پختہ شود و بے تکلف
جاری گردد و اگر پاس انفاس بذکر اسم ذات
نماید طریقش آنکہ اسم ذات را بالائے ناف
تصور نمودہ لفظ ہو را بخیال دراز کردہ تا
افلاک بگذارند ہمین طور ہر دم اشتغال نماید
و طریق ذکر ارّہ کہ شغل مخصوص این خاندان
است بالا ذکر یافتہ

شغل برزخ اکبر

و این چند نوع است اول آنکہ حبس دم کردہ نظر
درمیان دو ابرو دارد - نوع دوم نظر

اُسکا طریق یہ ہے کہ یکضربی مین لفظ مبارک اللہ
کی مدّ و شدّ کے ساتھ زور سے دل پر ضرب لگائے
پھر توقف کرے جب سانس ٹھہر جائے پھر ضرب
لگائے اسیطرح ورزش کرے اور دو ضربی مین ایک
ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری دل پر لگائے
اور سہ ضربی مین ایک ضرب داہنے گھٹنے پر اور
دوسرے بائین گھٹنے پر اور تیسری دل پر اور چہار
ضربی مین اول داہنے دوم بائین گھٹنے پر تیسرے
آگے چوتھے دل پر لیکن یکضربی اور دو ضربی مین دو
زانو اور سہ ضربی اور چہار ضربی مین مربع بیٹھے —

دوسری فصل اشغال قادریہ کے بیان
مین شغل اسم ذات خفیہ کا طریق —

اِن تمام اذکار کے بعد اسم ذات خفیہ تعلیم فرماتے
ہین اسکا طریق یہ ہے کہ زبان کو تالو سے ملائے اور
دل سے جتنا ہو سکے اللہ اللہ کہے رات دن یہی تصور
رکھے تاکہ تصور پختہ ہو جاوے اور بے تکلف ذکر
جاری ہو اور اگر اسم ذات سے پاس انفاس کرے
اسکا طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات کو ناف کے اوپر
تصور کرکے لفظ ہو کو خیال سے دراز کرکے آسمان
پر لیجائے اسیطرح ہر سانس مین کرے اور ذکر ارّہ کا
طریق جو اس خاندان مین مخصوص ہے اوپر بیان ہو چکا ہے

برزخ اکبر کا شغل

یہ کئی طرح پر ہوتا ہے اول یہ کہ حبس دم کرکے نظر
دونون ابرو کے درمیان مین رکھے - دوسری نظر

درمیان ہوا دارد نوع سوم چشم راست کشادہ
[illegible] کردہ در بینی راست بینی ملاحظہ
نور بے کیفیت وجود مطلق کہ منزہ است از تقییدات
نماید تا ظاہر گردد و فنائے حقیقی حاصل آید
اما بشرطیکہ ہر نوع کہ عمل نماید پلک نزند و یقین
بر آن کند کہ ہرچہ مے بینم و می یابم مقصود
من ہمین است ان شاء اللہ بمقصود خواہد رسید

ہوا مین رکھے تیسرے داہنی آنکھ کھلی اور بائین بند
رکھے اور ناک کے داہنے نتھنے پر وجود مطلق کے
نور بے کیف کا جو تمام تقییدات سے پاک ہے ملاحظہ
کرے تاکہ وہ نور ظاہر اور فنائے حقیقی حاصل ہو۔
مگر شرط یہ ہے کہ ہر عمل مین پلک نہ جھپکے۔ اور یقین
کرے کہ مین جو کچھ دیکھتا ہون اور پاتا ہون وہی
میرا مقصود ہے ان شاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا

شغل اسم ذات

طریق شغل اسم ذات آنکہ در پارچہ کاغذ شکل
قلب صنوبری برنگ سرخ یا نیلگون کشیدہ
نمودہ دران لفظ اللہ را بآب طلا یا نقرہ بنویسند
و پیوستہ نظر بر آن دارند تا آنکہ نقش این اسم
در دل پدید آید یا صورت وہمی را بر صفحۂ دل
بنویسد و مدام متوجہ بآن باشد تا غیب از حواسش پدید آید

اسم ذات کا شغل

اللہ

اسم ذات کے شغل کا طریق یہ ہے کہ کاغذ پر قلب
صنوبری کی سرخ یا نیلگون تصویر کھینچکر اس مین
لفظ اللہ کو سونے یا چاندی کے پانی سے لکھکر
ہمیشہ اسپر نظر رکھے یہانتک کہ یہ اسم دل پر نقش
ہو جائے یا صورت اللہ کو دل پر لکھے اور ہمیشہ
اسکی طرف متوجہ رہے تاکہ غیب اسکے حواس سے ظاہر ہو۔

طریق شغل دورہ قادریہ

آنکہ رو بقبلہ بادب دو زانو نشستہ ہر دو چشم بند
نمودہ و زبان را بکام چسپانیدہ بحضور قلب
تصور نماید یعنی بزبان دل اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بملاحظہ
نور خط نورانی از ناف بر آوردہ تا بوسط
سینہ کہ مقام لطیفہ سر است رساند و از سینہ
اَللّٰہُ بَصِیْرٌ را بر آوردہ تا بدماغ رساند و از
ام الدماغ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ بر آوردہ تا بعرش رساند
باز اَللّٰہُ عَلِیْمٌ از عرش تا بدماغ و اَللّٰہُ بَصِیْرٌ
از دماغ تا بسینہ و اَللّٰہُ سَمِیْعٌ از

شغل دورہ قادریہ کا طریق

چاہیئے کہ ادب سے قبلہ کیطرف دو زانو ہو بیٹھے اور
دونون آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے لگا
کر حضور قلب سے تصور کرے یعنی زبان دل
سے اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بملاحظہ نور خط نورانی ناف سے
نکالکر وسط سینہ تک کہ لطیفہ سر کا مقام ہے پہونچائے
اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو سینہ سے نکالکر دماغ مین پہونچائے
اور اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو ام الدماغ سے نکالکر عرش تک
پہونچائے پھر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو عرش سے دماغ تک اور
اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو دماغ سے سینہ تک اور اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کو

از سینہ تا بناف آرد این جملہ یک دورہ گردید
باز از ناف شروع کند و درجہ بدرجہ بطور مذکور
بطریق عروج و نزول کردہ باشد بعضے بزرگان
ہمراہ این کلمات مذکورہ اللّٰہ قَدِیْرٌ زیادہ کنند
برین تقدیر اللّٰہ قَدِیْرٌ را تا باسمان چہارم برند
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ را تا بعرش رسانند و در آنجا چندے قرار
کنند ثمرات و کیفیات این شغل بقلم نمی آید ہر کہ کند
داند بعد از حصول ثمرات ذکر و شغل مراقبہ تلقین فرمایند

سینہ سے ناف تک لائے یہ ایک دورہ ہوا پھر ناف سے
شروع کرے اور درجہ بدرجہ اسی طریق پر بطریق
عروج و نزول شاغل رہے بعضے بزرگون نے ان کلمات
مین اللّٰہ قَدِیْرٌ کو بھی شامل کیا ہے اس تقدیر پر اللّٰہ
قَدِیْرٌ کو چوتھے آسمان تک پہونچاوے اور اللّٰہ عَلِیْمٌ کو عرش
تک اور اسجگہہ ٹھہرے اس شغل کے ثمرے اور کیفیتین بیان
سے باہر ہین جو کرے وہی جانے پھر ذکر و شغل کے
ثمرے حاصل ہونے کے بعد مراقبہ تلقین فرماتے ہین

فصل سوم در مراقبات قادریہ

تیسری فصل مراقبات قادریہ کے بیان مین

مراقبہ مشتق از رقیب است و رقیب نگاہبان را
میگویند پس دل را از یاد ماسوا و خیال غیر حق نگاہدارد
طریقش آنکہ ہر آیت و کلمہ کہ مراقبہ آن منظور
باشد آن آیت یا کلمہ را تلفظ نمودہ بادب تمام
دو زانو بذلت و حقارت خود رو بقبلہ بنشیند
و دل را از ماسوا خالی نمودہ در تصور معنی آن
خوب خوض نماید چندانکہ دران مستغرق گردد
و اصل در مراقبہ حدیث شریف سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم است یعنی الاحسان ان تعبد اللّٰہ
کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک و از آیات
کلام اللہ شریف گویا کہ سر ہمہ مراقبات است کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ
طریقش آنکہ ذات خود را مردہ و بوسیدہ و خاکستر
شدہ تصور نماید و داند کہ باد او را جا بجا
میگیرد اند و آسمان را شگافتہ و تمام عالم را

مراقبہ مشتق ہے رقیب سے اور رقیب کہتے ہین نگہبان کو
پس دل کو ماسوا کی یاد اور غیر حق کے خیال سے
نگاہ رکھے اسکا طریق یہ ہے کہ جس آیۃ یا کلمہ
کا مراقبہ منظور ہو اسکو زبان سے کہے اور
اپنے آپ کو ذلیل و حقیر سمجھکر ادب سے قبلہ کیطرف
منہ کرکے دو زانو ہو بیٹھے اور ماسوا اللہ سے دلکو خالی کرکے
اسکے معنے کی تصور مین خوب خوض کرے یہانتک
کہ اسمین مستغرق ہو جائے اور اصلی مراقبہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف الاحسان
ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ
یراک اور آیہ کلام اللہ شریف یعنی کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ کا ہے کہ تمام مراقبون کا سر ہے
اسکا طریق یہ ہے کہ اپنے آپ کو مردہ اور بوسیدہ
اور خاک تصور کرے اور آسمان کو پھٹا ہوا اور تمام عالم

بر ہم ہمہ چنانکہ روز قیامت فانی خواہد شد ملاحظہ
نماید و ذات مطلق ایسد تقدس و تعالی را موجود
و باقی داند و درین شغل مشغول ماند تا وقتیکہ نتیجۂ
او [illegible] دی ہست بوصول انجامد

مراقبہ دیگر

اللہ نور السموات و الارض انوار الٰہی را
کہ در ہر مکان و زمان موجود ہست چنانکہ وجود ہستی
او کہ ہر جا ثابت ہست ملاحظہ نماید و مستغرق گردد و ہمچنین

مراقبہ آیت

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ایضاً
اینما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم
فی بروج مشیدۃ و دیگر کلمات مراقبہ کہ سابق مذکور
شدہ از انجا گیرند پس ہر گاہ کہ ثمرات این مراقبات
مترتب شوند و کیفیات و انوار آنہا مشہور گردد
مراقبہ توحید ارشاد فرمایند و آن را انواع
ہست اول مراقبۂ توحید افعالی طریقش آنکہ حرکات
و سکنات تمام عالم را حرکات و سکنات حق
داند و فاعلان صوری را بمنزلۂ آلات و حق
را فاعل مطلق تصور نماید چون بر وجہ کمال
برین حالت ملازمت کند ثمرات عجیبۂ اخلاق
پسندیدہ پیدا آید و خوب و زشت در نظر
شان یکسان گردد

نظم

مردان قفس ہوا شکستند ✦ از نیک و بد زمانہ رستند
در بحر فنا چو غوطہ خوردند ✦ جز حق ہمہ را وداع کردند

دوم مراقبہ توحید صفاتی است

درہم برہم جیسا کہ قیامت کے روز ہو جائیگا ملاحظہ
کرے اور ذات مطلق کو موجود اور باقی جانے تا وقتیکہ
محویت اور بیخودی نہ حاصل ہو اسی شغل میں مشغول
رہے بعد ازاں دیگر مراقبات میں مصروف ہو۔

دوسرا مراقبہ

اللہ نور السموات و الارض انوار الٰہی کو
جو ہر مکان و زمان میں موجود ہیں جیسا کہ اُسکی ذات کا
وجود ہر جگہ ثابت ہے ملاحظہ کرے اور مستغرق ہو اور ایسا ہی اس

آیت کا مراقبہ

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم
ایضاً اینما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم
فی بروج مشیدۃ اسکے علاوہ اور کلمات مراقبہ کے
جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں اُنکا مراقبہ کرے پھر جب
ان مراقبوں کے ثمرے مترتب ہونے لگتے ہیں
اور کیفیتیں اور انوار ظاہر ہوتے ہیں تو مراقبہ توحید
ارشاد فرماتے ہیں اور یہ چند قسم کا ہوتا ہے اول
مراقبہ توحید افعالی اُسکا طریقہ یہ ہے کہ تمام عالم کے
حرکات و سکنات کو حرکات و سکنات حق کی جانے
اور فاعلان ظاہری کو بمنزلہ آلات اور حق کو فاعل
مطلق تصور کرے جب پوری طرح اس حالت پر مداومت
کریگا ثمرات عجیبہ اور اخلاق پسندیدہ ظاہر ہونگے اور
بُرائی بھلائی یکسان نظر آئیگی

نظم

مردان قفس ہوا شکستند ✦ از نیک و بد زمانہ رستند
در بحر فنا چو غوطہ خوردند ✦ جز حق ہمہ را وداع کردند

دوسرا مراقبہ توحید صفاتی کا ہے

و آن اینکه صفات خود و صفات موجودات را
پرتو صفات حق داند و دران مستغرق گردد
ثمرات آن نیز در بیان نمی آید مجمل آنکه صاحب
این مراقبه خود را مصدر کثرت که در عالم ہست
میداند و صورتش آنکه بدن خود را فراخ و پہنا
می یابد باین مرتبه که از فرش تا عرش تمام
عالم را در گرفته ہست و ہمه عالم را در خود
مے بیند و درین حالت کیفیت عالم برو
منکشف گردد و آن کشف او مطابق واقع
باشد لیکن درین توقف نکند و قصد ازان
بانوار کند که حجاب ذات ہست و گاه انوار
رنگا رنگ ظہور گیرند و آن ہم حجاب ذات بحت
اند ازان ہم ترقی جوید و حجاب ہائے انوار سخت
تر اند بدرگاه آلہی بعجز و انکسار استدعا
نموده بنظر خیالی ازان بگذرد و آخر این حجب
جمالے ہست لطیف بے لون که آن را به نسبت
بیرنگی تعبیر نمایند آنجا نیز گاہے توقف میشود
و بعضے آن را مقصود اصلی دانسته درآن
مرتبه توقف میکنند و اگر امداد آلہی و
جذبه غیبی شامل حال ہست تمام حجاب
طے شوند و بمرتبۂ معرفت ذات بحت
بیچون برسد و دران جا حالات عجائب
و غرائب پیش آید و این را سیر فی الله میگویند
و این را پایانی نیست و این مقام را انتہائے
سلوک و معرفت فرموده اند

اور وہ یہ ہے کہ اپنی اور تمام موجودات کی صفات
کو صفات حق کا پرتو سمجھے اور انہمین مستغرق ہو
اسکے ثمرے بھی بیان نہین ہوسکتے مجمل یہ ہے
کہ اس مراقبہ کا عامل اپنے آپ کو کثرت فی العالم
کا مصدر جانتا ہے صورت اسکی یہ ہے کہ اپنے بدن
کو فراخ اور چوڑا پاتا ہے اس مرتبہ مین فرش سے
عرش تک تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے
اور تمام عالم کو اپنے مین دیکھتا ہے۔ اور تمام جہان
کی کیفیت اسپر کھلجاتی ہے اور یہ کشف اسکا واقعی
ہوتا ہے۔ لیکن اس مین توقف نکرے اور اس
سے انوار کا قصد کرے کہ اس مین ذات کا حجاب
ہے اور بعضی دفع جو طرح طرح کے انوار ظاہر ہوتے
ہین وہ بھی ذات بحت کے حجاب ہین اُنسے بھی
ترقی چاہیے اور انوار کے حجاب بہت سخت ہین
اللہ کی درگاہ مین عجز و انکساری سے دعا کرکے
نظر خیالی کے ساتھ اُس سے عبور کرے اور
اُسکے آخر مین حجاب جمالی لطیف اور بے رنگ
ہے اُسکو بیرنگی سے تعبیر کرتے ہین۔ کبھی اُس جگہہ
بھی توقف ہوتا ہے اور بعضے اُسکو مقصود اصلی
سمجھکر توقف کرتے ہین اور اگر امداد آلہی اور جذبہ
غیبی شامل حال ہے تو تمام حجاب طے ہو جائینگے
اور معرفت ذات بحت بے مانند کے مرتبہ پر پہونچیگا
اور اس جگہ عجائب و غرائب حالات پیش آئینگے
اسکو سیر فی اللہ کہتے ہین اور اسکی کوئی انتہا نہین
اور اس مقام کو سلوک و معرفت کا منتہی فرماتے ہین

سوم مراقبہ

مراقبہ توحید ذاتی کہ ہمہ ذوات را حق داند و غیر او را موجود نداند محققان حال این مراقبہ را منع فرمودہ اند کہ فہم آن بدون وجدان دست نیاید بطریق اجمال دائما درین حال باشد بعنایت آلہی رفتہ رفتہ بروجہ کمال کشف خواہد شد و در ابتداء حال بتفتیش و استیقان مشغول نشود۔

فائدہ باید کہ در مراقبہ بغایت ملازمت و مشق نماید تا حاصل آید کہ دل ازان بتکلف باز توان داشت بلکہ دل ازان باز داشتن ممکن نباشد و ازان حالتے و حضورے و محویت و لفنی خود و عالم و اثبات حق پیدا آید و اگر یک لحظہ موقوف شود خوف ہلاکت او باشد

تیسرا مراقبہ

توحید ذاتی کے مراقبہ کو کہ تمام ذوات کو حق جانے اور ما سوا کو غیر موجود سمجھے محققان حال نے منع فرمایا ہے کہ اسکا سمجھنا بدون وجدان کے نہین ہو سکتا۔ اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیشہ اسی حال مین رہے عنایت آلہی سے رفتہ رفتہ پورے طور پر کشف ہونے لگے گا اور ابتدا حال مین تلاش اور تحقیق نہ کرے۔

فائدہ چاہیئے کہ مراقبہ مین نہایت مشق اور ملازمت کرے تاکہ دل کا بتکلف متوجہ کرنا جاتا رہے بلکہ یہ بات حاصل ہو کہ مراقبہ سے دل پہرنا غیر ممکن ہو جائے اور اُس سے حالت اور حضوری اور محویت اور اپنی اور عالم کی نفی اور حق کا اثبات ظاہر ہو اور ایک لحظہ بہی موقوف ہونے مین ہلاک ہونے کا خوف ہو۔

طریق کشف ارواح و ملائکہ و ہر روحے کہ باشد

طالب را باید کہ طرف راست گوید سبوح و چپ قدوس و طرف آسمان رب الملئکۃ و در دل و الروح ضرب کند ہزار بار بگوید و توجہ بمطلوب کند پس آن روح در بیداری یا در خواب ملاقی شود و اگر دو ہزار بار گوید زود بمقصود رسد۔

ارواح ملائکہ اور ہر روح کے کشف کا طریق

طالب کو چاہیئے کہ داہنی طرف سبوح اور بائین طرف قدوس اور آسمان کی طرف رب الملئکۃ کہے اور دل پر والروح کی ہزار مرتبہ ضرب لگائے اور مطلوب کی طرف توجہ کرے پس وہ روح بیداری یا خواب مین ملاقی ہوگی اور اگر دو ہزار بار ضرب لگائے گا جلدی مقصود حاصل ہوگا

ذکر برائے کشف آیندہ

راست یا احد چپ یا صمد بگوید ہزار بار و نیز سر را بجانب کتف راست گردانیدہ یا حیّ و در دل

ذکر کشف آیندہ کے لئے

داہنی طرف یا احد اور بائین طرف یا صمد اور سر کو شانے کیطرف پہیر کر یا حیّ اور دل مین

یَا قَیُّوْمُ ضرب کند و برائے دفع بلا ہمین کنند ہزار بار۔

یَا قَیُّوْمُ کی ہزار ضربین لگائے اور دفع بلا کے واسطے بھی ہزار مرتبہ اسی طرح کہنا مجرب ہے۔

ذکر برائے شفائے مریض

در راست یَا اَحَدُ و چپ یَا صَمَدُ و طرف آسمان یَا وِتْرُ و در دل یَا فَرْدُ ہزار بار بگوید۔

ذکر بیمار کی شفا کے واسطے

داہنی طرف یَا اَحَدُ بائین طرف یَا صَمَدُ آسمان کی طرف یَا وِتْرُ دل مین یَا فَرْدُ ہزار دفعہ کہے

ذکر برائے حصول امور مشکلہ و کشف وقائع آیندہ

بعد تہجد ہزار بار بطرف راست یَا حَیُّ و در چپ یَا قَیُّوْمُ و بآسمان یَا وَهَّابُ و در دل یَا اَللّٰہُ ضرب کند و دعا کند

ذکر امور مشکلہ کے حاصل ہونے اور وقائع آیندہ کے کشف کے واسطے

تہجد کی نماز کے بعد ہزار دفعہ داہنی طرف یَا حَیُّ بائین طرف یَا قَیُّوْمُ آسمان کی طرف یَا وَهَّابُ دل مین یَا اَللّٰہُ کی ضرب لگائے اور دعا کرے

ذکر برائے کشف قبور

اول بست و یکبار یَا رَبُّ بگوید و بطرف آسمان یَا رُوْحُ و بر قبر یَا رُوْحُ و بر دل یَا رُوْحَ الرُّوْحُ ضرب کند حال میت معلوم شود علانیہ یا در خواب

ذکر کشف قبور کے واسطے

پہلے اکیس دفعہ یَا رَبُّ کہے بعدہ آسمان کی طرف یَا رُوْحُ اور قبر پر یَا رُوْحُ اور دل پر یَا رُوْحَ الرُّوْحِ کی ضرب لگائے میت کا حال علانیہ یا خواب مین معلوم ہو جائیگا۔

طریق دیگر

نزدیک قبر بنشیند اول فاتحہ بر میت خواند بعد ازان بطرف آسمان اکشف لے یَا نور باز بر دل ضرب کند اکشف لے یَا نور بعدہ بر قبر ضرب کند عن حالہ و متوجہ بقلب شود۔

دوسرا طریق

قبر کے پاس بیٹھکر پہلے میت پر فاتحہ پڑہے پہر آسمان کی طرف اکشف لی یا نور اور دل پر بہی اکشف لی یا نور اور قبر پر عن حالہ کی ضرب لگائے اور قلب کی طرف متوجہ ہو۔

ذکر کشف روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

صورت مثالیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تصور نمودہ درود خواند و بطرف راست یَا اَحْمَدُ و چپ یَا مُحَمَّدُ و در دل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ضرب کند ہزار بار بگوید علانیہ یا در خواب از دولت دیدار مبارک مشرف شود

ذکر کشف روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

چاہیئے کہ حضرت کی صورت مثالیہ کا تصور کرکے درود پڑہے اور داہنی طرف یَا اَحْمَدُ و بائین طرف یَا مُحَمَّدُ اور دل مین یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہزار مرتبہ کہے علانیہ یا خواب مین دولت دیدار سے مشرف ہوگا

ذکر برائے بر آمدن حاجات

ہر مشکلے و مہمے و حاجتے کہ پیش آید اسمی از اسماء حسنے مطابق حاجت خود گرفتہ بذکر سہ ضربی یا چہار ضربی مشغول شود و مثلاً برائے کشایش رزق یا رزّاقُ و برائے شفائے مریض یا شافی و برائے حفظ موذیات یا حفیظُ و برائے گرسنگی یا صمدُ و برائے دفع دشمن یا مذلُّ و برائے دفع بلا و انشراح خاطر یا حیُّ یا قیّومُ و علی ہذا القیاس۔

ذکر حاجات براری کا

جو کوئی مشکل یا مہم یا حاجت پیش آئے اسماء حسنے مین سے اُسکے موافق کوئی اسم لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی مین مشغول ہو مثلاً کشائش رزق کیواسطے یا رزّاقُ اور شفائے مریض کے واسطے یا شافی اور موذیات سے بچنے کے واسطے یا حفیظُ اور فاقہ سے کے واسطے یا صمدُ اور دفع دشمن کے واسطے یا مذلُّ اور دفع بلا اور کشادگی دل کے واسطے یا حیُّ یا قیّومُ اور علی ہذا القیاس

باب سوم در اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

باید دانست کہ چون طالب صادق بتوفیق الٰہی متوسل بزرگی از بزرگان این سلسلہ عالیہ می شود اول او را استخارہ فرمایند پس از دو حال خالی نباشد یا اجازت یا منع در صورت اجازت با و مشغول شوند و الا جواب دہند کہ قسمتش بجائے دیگر ست و نیز توجہ مرشد قائم مقام استخارہ می شود۔

تیسرا باب اذکار و اشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ جب طالب صادق توفیق الٰہی سے اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں مین سے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ گردانتا ہے تو اول اُسکو استخارہ تعلیم فرماتے ہین پس دو حال سے خالی نہین یا اجازت ملیگی یا ممانعت ہوگی اجازت کی صورت مین اُسکے ساتہ مشغول ہوتے ہین اور ممانعت کی صورت مین صاف جواب دیدیتے ہین۔ کیونکہ اُسکا حصہ دوسری جگہ ہوتا ہے اور مرشد کی توجہ بہی استخارہ ہی کے قائم مقام ہوتی ہے۔

طریق استخارہ

آنکہ بعد از نماز عشا وضو تازہ کردہ صد و یکبار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند بہ نیت آنکہ آنچہ از من تقصیرات ظاہری و باطنی صادر شدہ از جملہ توبہ کردم

استخارہ کا طریق

عشا کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے صدق دل سے ایک سو ایکدفعہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ تقصیرات ظاہری و باطنی سے توبہ کرنیکی نیت سے پڑہے اور خیال کرے

وازسرنو مسلمان شدم بعده دو رکعت نماز استخاره
باین نیت که از حق تعالیٰ میخواهم که مرا براتباع شریعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم بوسیله مرشدم محکم دارد
و در رکعت اول بعد فاتحه آیۃ الکرسی و در دوم با فاتحه
قل یاایها الکافرون بخواند بخشوع و خضوع تمام ادا نماید و
بگریه وزاری پردازد بعد سلام نماز صد و یک بار
درود شریف و صد و یکبار کلمۂ تمجید خوانده و دست
برداشته دعا کند چون خواب غلبه کند بر زمین
بخسپد و اگر معذور است اختیار دارد بعده آنچه
در خواب اشارت شود از مرشد بیان کند و اگر
در روز اول بشارت نشود سه روز بکند و در استخاره
نظر بر قلب خود کند اگر قلب در اعتقاد همچنان محکم
است که سابق ازین بود همین بشارتست پس مرشد
بعد اخذ بیعت او را تلقین ذکر اسم ذات بواسطۂ لطائف
سته نماید باینطریق که زبان را بکام چسپانیده هر دو چشم
بند نماید و بزبان خیال از دل صنوبری بگوید بنحیکه
این اسم را غیر ذات نداند و این حیثیت را
بوسع خود در حال نشست و برخاست از دست ندهد

کہ گویا مین از سرنو مسلمان ہوا ہون اور دو رکعت
نماز استخارہ اس نیت سے پڑہے کہ مین اللہ سے چاہتا
ہون کہ مجکو بوسیلہ میرے مرشد کے شریعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر محکم رکہے اور اول رکعت
مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری مین سورہ
فاتحہ مع سورہ کافرون خشوع و خضوع کے ساتہ پڑہے
اور درگاہ آلہی مین رو وے اور سلام کے بعد ایک سو
ایک مرتبہ کلمہ تمجید پڑہکر ہاتہہ اُٹہا کر دعا مانگے جب نیند
بہت آوے زمین پر سو رہے اور اگر معذور ہے مختار ہے
جہان چاہے سو لے اسکے بعد جو کچھ خواب مین دیکھے
مرشد سے بیان کرے اور استخارہ مین اپنے دل پر
نظر کرے اگر دلمین جو پہلے تہا وہی اعتقاد ہے
یہی بشارت ہے پس مرشد اخذ بیعت کرکے اسم ذات
بواسطۂ لطائف ستہ کے تلقین فرمائے اسطرح پر کہ زبان
کو تالو سے ملا کر دونون آنکہین بند کرکے خیالی زبان کے
ساتہ قلب صنوبری سے اسطرح کہے کہ اس اسم
کو غیر ذات نہ سمجہے اور نشست و برخاست مین
حتی الوسع یہہ حیثیت ہاتہہ سے نہ دے۔

بیان لطائف ستہ و طریق ذکر آنہا

باید دانست که لطائف شش اند یعنی شش موضع اند
در جسم انسان که پر فیوض و پر انوار و مشتمل بسیار برکات اند اول
لطیفۂ قلبی که مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان
چپ است نور او سرخ است دوم لطیفۂ روحی که مقام
او دو انگشت فروتر زیر پستان راست است و نور او سفید است

لطائف ستہ کا بیان اور انکے ذکر کا طریق

جاننا چاہئے کہ لطیفے چہ ہین یعنی انسان کے بدن مین
چہ جگہہ فیوض و انوار و برکات سے بہری ہوئی ہین
اول لطیفۂ قلبی جسکی جگہ بائین پستان سے دو انگل
نیچے اور نور سرخ ہے۔ دوسرا لطیفہ روحی جس کا
مقام داہنے پستان سے دو انگل نیچے اور نور سفید ہے

سوم لطیفہ نفس کہ موضع آن زیر ناف ہست و
نور او زرد ست چہارم لطیفہ سری مقام آن مابین
سینہ و نور او سبز ست پنجم لطیفہ خفی مقام آن بالا
ابرو و نور او نیلگون ست ششم لطیفہ اخفی محل آن
ام الدماغ ہست و نور او سیاہ ہست مثل سیاہی چشم ؛
فائدہ بدانکہ این لطائف ششگانہ را بہ ترتیبی کہ
مذکور شد بخوبی ذاکر باید نمود حتی کہ خود بر ذکر آنہا
واقف شود و مرشد بہمت تمام بالقار آن ذکر
در لطیفہ مرید متوجہ شود و استدعا از حق نماید
و مرید را بگوید کہ زبان را بکام چسپانیدہ از
زبان قلب اسم ذات را بے حرکت زبان بگوید
خود بقوت و ہمت تمام توجہ کند یعنی ذہن قلب
خود را بر قلب مرید تصور نماید و خطرہ غیر را آمدن ندہد
و بجذبہ قلبی قلب مرید را بطرف خود کشد تا از اثر
توجہ او در لطیفہ مرید جنبش پیدا آید و ذکر جاری
گردد و نور ذکر در دل مرید قوتے پیدا کند و نسبتے
و حضورے بمذکور تقدس و تعالیٰ ظہور گیرد
و باین حیثیت تا یک ساعت کم زیادہ بحال
مرید متوجہ باشد و ارواح متبرکہ اکابر این
سلسلہ را شامل حال خود دانستہ این تصرف
را از امداد او شان داند ۔
فائدہ بدانکہ این دل صنوبری آشیانہ قلب
حقیقی ہست کہ از عالم امر است و بحقیقت
جامع و نیز چون مرید متوجہ بقلب شود
عادت اللہ جاریست کہ از مبدء فیض بواسطہ

تیسرا لطیفہ نفس جسکا مقام ناف کے نیچے اور نور زرد ہے
چوتھا لطیفہ سری جسکا مقام سینہ کے درمیان
ہین اور نور سبز ہے - پانچوان لطیفہ خفی جسکا مقام
ابرو سے اوپر اور نور نیلگون ہے - چھٹا لطیفہ
اخفی جسکا مقام ام الدماغ اور نور سیاہ ہے -
فائدہ جاننا چاہیئے کہ ان چھہ لطیفون کا ترتیب
جسطرح کہ ذکر ہوئے ہین بخوبی ذاکر ہونا چاہیئے
یہانتک کہ خود اُنکے ذکر پر واقف ہو جائے اور
مرشد ہمت سے اُس ذکر کو لطیفہ مرید مین ڈالنے
کی طرف توجہ کرے اور خدا سے دعا کرے مرید سے
کہے کہ زبان کو تالو سے چمٹا کر بے حرکت زبان کے
اسم ذات کو زبان قلب سے ادا کرے اور خود قوت
اور ہمت سے توجہ کرے یعنے اپنے قلب کو مرید
کے قلب پر سمجھے اور غیر کے خطرہ کو اُسکے قلب مین آنے
سے روک کر جذبہ قلبی کے ساتھ مرید کے دل کو اپنی طرف کھینچے
تاکہ اُسکی توجہ کے اثر سے لطیفہ مرید مین جنبش آئے
اور ذکر جاری ہو - اور ذکر کا نور مرید کے دلمین قوت
پکڑے اور مذکور تقدس و تعالیٰ کی حضوریت اور نسبت کا
ظہور ہو اسی طرح ایک ساعت یا کم یا زیادہ مرید کے حال مین
متوجہ رہے اور اس سلسلہ کے بزرگونکی ارواح متبرکہ
کو اپنا شامل حال سمجھکر اس تصرف کو اُنکی امداد سمجھے
فائدہ جاننا چاہیئے کہ قلب صنوبری قلب حقیقی
کا جو عالم امر سے ہے آشیانہ ہے اور اُسکو حقیقت
جامع بھی کہتے ہین اور جب مرید اپنے قلب کی طرف
متوجہ ہوتا ہے عادت اللہ جاری ہے کہ مبدء فیض سے بواسطہ

وازسرنو مسلمان شدم بعدہ دو رکعت نماز استخارہ بایں نیت کہ از حق تعالیٰ میخواہم کہ برا تباع شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسیلہ مرشدم محکم دارد و در رکعت اول بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم با فاتحہ قل یاایہا الکافرون بخواند بخشوع وخضوع تمام ادا نماید و بگریہ وزاری پردازد بعد سلام نماز صد و یک بار درود شریف و صد و یکبار کلمۂ تمجید خواندہ و دست برداشتہ دعا کند چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور بہت اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب اشارت شود از مرشد بیان کند و اگر در روز اول بشارت نشود سہ روز بکند و بر استخارہ نظر بر قلب خود کند اگر قلب در اعتقاد ہمچنان محکم است کہ سابق ازین بود ہمین بشارتست پس مرشد بعد اخذ بیعت او را تلقین ذکر اسم ذات بواسطۂ لطائف ستہ نماید باینطریق کہ زبان را بکام چسپانیدہ ہر دو چشم بند نماید و بزبان خیال از دل صنوبری بگوید کہ بجکیہ این اسم را غیر ذات نماند و این حیثیت را بوسع خود در حال نشست و برخاست از دست نہد

کہ گویا میں از سرنو مسلمان ہوا ہوں اور دو رکعت نماز استخارہ اس نیت سے پڑہے کہ میں اللہ سے چاہتا ہوں کہ مجکو بوسیلہ میرے مرشد کے شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر محکم رکہے اور اول رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری میں سورہ فاتحہ مع سورہ کافرون خشوع وخضوع کے ساتہ پڑہے اور درگاہ آلہی میں رووے اور سلام کے بعد ایک سو ایک مرتبہ کلمہ تمجید پڑہکر ہاتہ اٹہا کر دعا مانگے جب نیند بہت آئے زمین پر سو رہے اور اگر معذور ہے مختار ہے جہان چاہے سو لے اسکے بعد جو کچہ خواب میں دیکہے مرشد سے بیان کرے اور استخارہ میں اپنے دل پر نظر کرے اگر دل میں جو پہلے تہا وہی اعتقاد ہے یہی بشارت ہے پس مرشد اخذ بیعت کرکے اسم ذات بواسطۂ لطائف ستہ کے تلقین فرمائے اسطرح پر کہ زبان کو تالو سے ملا کر دونوں آنکہیں بند کرکے خیالی زبان کے ساتہ قلب صنوبری سے اسطرح کہے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ سمجہے اور نشست و برخاست میں حتی الوسع یہہ حیثیت ہاتہ سے نہ دے۔

بیان لطائف ستہ و طریق ذکر آنہا

لطائف ستہ کا بیان اور انکے ذکر کا طریق

باید دانست کہ لطائف شش اند یعنے شش موضع اند در جسم انسان کہ پر فیوض و پر انوار و مشتمل بسیار برکات اند اول لطیفۂ قلبی کہ مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان چپ است نور او سرخ است دوم لطیفۂ روحی کہ مقام او دو انگشت فروتر زیر پستان راست است و نور او سفید است

جاننا چاہئے کہ لطیفے چہہ ہیں یعنے انسان کے بدن میں چہہ جگہہ فیوض و انوار و برکات سے بہری ہوئی ہیں اول لطیفۂ قلبی جسکی جگہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے اور نور سرخ ہے۔ دوسرا لطیفہ روحی جس کا مقام داہنے پستان سے دو انگل نیچے اور نور سفید ہے

سوم لطیفہ نفس کہ موضع آن زیر ناف است و
نور او زرد ست چہارم لطیفہ سری مقام آن مابین
سینہ و نور او سبز ست پنجم لطیفہ خفی مقام آن بالای
ابرو و نور او نیلگون ست ششم لطیفہ اخفی محل آن
ام الدماغ ست و نور او سیاہ ست مثل سیاہی چشم ؛

فائدہ بدانکہ این لطائف ششگانہ را بہ ترتیبی کہ
مذکور شد بخوبی ذاکر باید نمود حتی کہ خود بذکر آنہا
واقف شود و مرشد ہمت تمام با لقاء آن ذکر
در لطیفۂ مرید متوجہ شود و استدعا از حق نماید
و مرید را بگوید کہ زبان را بکام چسپانیدہ از
زبان قلب اسم ذات را بے حرکت زبان بگوید
خود بقوت و ہمت تمام توجہ کند یعنی وہمن قلب
خود را بر قلب مرید تصور نماید و خطرۂ غیر را آمدن نہ دہد
و بجذبۂ قلبی قلب مرید را بطرف خود کشد تا از اثر
توجہ او در لطیفہ مرید جنبش پدید آید و ذکر جاری
گردد و نور ذکر در دل مرید قوتی پیدا کند و نسبتی
و حضوری بمذکور تقدس و تعالی ظہور گیرد
و بہمین حیثیت تا یک ساعت کم زیادہ بحال
مرید متوجہ باشد و ارواح متبرکہ اکابر این
سلسلہ را شامل حال خود دانستہ این تصرف
را از امداد او شان داند۔

فائدہ بدانکہ این دل صنوبری آشیانہ قلب
حقیقی ست کہ از عالم امر است مسمی بحقیقت
جامع و نیز چون مرید متوجہ بقلب شود
عادت اللہ جاریست کہ از مبدء فیض بواسطۂ

تیسرا لطیفہ نفس جسکا مقام ناف کے نیچے اور نور زرد ہے
چوتھا لطیفہ سری جسکا مقام سینہ کے درمیان
مین اور نور سبز ہے۔ پانچوان لطیفہ خفی جسکا مقام
ابرو سے اوپر اور نور نیلگون ہے۔ چھٹا لطیفہ
اخفی جسکا مقام ام الدماغ اور نور سیاہ ہے۔

فائدہ جاننا چاہیئے کہ ان چھہ لطیفون کا ترتیب
جسطرح کہ ذکر ہوئے ہین بخوبی ذاکر ہونا چاہیئے
یہانتک کہ خود اُنکے ذکر پر واقف ہو جائے اور
مرشد ہمت سے اُس ذکر کو لطیفۂ مرید مین ڈالنے
کی طرف توجہ کرے اور خدا سے دعا کرے مرید سے
کہے کہ زبان کو تالو سے چپٹا کر بے حرکت زبان کے
اسم ذات کو زبان قلب سے ادا کرے اور خود قوت
اور ہمت سے توجہ کرے یعنے اپنے قلب کو مرید
کے قلب پر سمجھے اور غیر کے خطرہ کو اُسکے قلب مین آنے
سے روک کر جذبۂ قلبی کے ساتھ مرید کے دل کو اپنی طرف کھینچے
تاکہ اُسکی توجہ کے اثر سے لطیفہ مرید مین جنبش آئے
اور ذکر جاری ہو۔ اور ذکر کا نور مرید کے دل مین قوت
پکڑے اور مذکور تقدس و تعالی کی حضوریت اور نسبت کا
ظہور ہو اسی طرح ایک ساعت یا کم یا زیادہ مرید کے حال پر
متوجہ رہے اور اس سلسلہ کے بزرگونکی ارواح متبرکہ
کو اپنا شامل حال سمجھکر اس تصرف کو اُنکی امداد سمجھے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ قلب صنوبری قلب حقیقی
کا جو عالم امر سے ہے آشیانہ ہے اور اُسکو حقیقت
جامع بھی کہتے ہین اور جب مرید اپنے قلب کی طرف
متوجہ ہوتا ہے عادت اللہ جاری ہے کہ مبدء فیض سے بواسطہ

قلب حقیقی فیض میرسد چون مشق لطیفۂ قلبی بتمام رسد
وفنا قلبی حاصل آید بعدہ بر لطائف باقی را جداگانہ
مشق نماید وفنا لطائف عبارت ازان است کہ دران
لطیفہ استغراق بہم رسد وتکلف نماند گاہے
میباشد کہ مرید را در لطیفہ قلبی تجلیات رو مید ہند
اما باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب تجلی نسازد
بلکہ تنزیہ او تعالی را بنظر قلبی متیقن خود سازد
و درین لطیفہ قلبی نفی واثبات صغیر میفرمایند طریقش
آنکہ ہر دو چشم وہر دو لب بند کردہ و دم را از ناف
بر آوردہ در قلب حبس کند وکلمہ لا را از ناف
بر آوردہ تا بگلو رسانیدہ الٰہ را از گلو تا لطیفہ روحی
فرود آوردہ ضرب الا اللہ بر قلب بزند بحیثیتی
کہ اثر ذکر بہمہ لطائف برسد وملاحظہ نفی
ماسوا اللہ واثبات ذات مطلق بے کیف کردہ
باشد اولاً دریک دم سہ بار بعد ازان درجہ
بدرجہ برعایت عدد طاق یک یک زیادہ
کردہ باشد تا بست ویک بار رساند ومدد
شد نگاہ دارد تا اثر ظاہر گردد واگر اثر ظاہر
نشود دلیل بے حاصلی است باز از سر نو شروع
کند واثر ذکر آنست کہ در وقت نفی وجود
بشریت منفی گردد ودر اثبات آثار جذبات
الٰہی ظہور گیرد ودرین ذکر چندان مشغول
شود کہ مذکور بر دل ذاکر مستولی شود و
نام معشوق ہم فراموش کند ومستغرق
بجلوہ معشوق گردد۔

قلب حقیقی کے انمین فیض پہونچتا ہے جب لطیفہ
قلبی کی پوری مشق ہو جائے اور فنا قلبی حاصل ہو
تو باقی کی لطائف کی جداگانہ مشق کرے اور فناء
لطائف اسکا نام ہے کہ لطیفہ مین مستغرق ہو جائے
تکلف کی ضرورت نہو۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مرید
کو لطیفہ مین تجلیات وانوار ظاہر ہوتے ہین۔ تو چاہیے
کہ حتی الامکان اپنے آپکو انمین محو نکرے بلکہ اللہ تعالے کے
منزہ اور پاک ہونیکا اپنے دلمین یقین کرے اور اس
لطیفۂ قلبی مین نفی اور اثبات صغیر فرماتے ہین اُسکا
طریقہ یہ ہے کہ دونو آنکھین اور دونون لب بند کرکے
سانس ناف کے نیچے سے نکالکر قلب مین حبس کرکے اور لا
کو ناف سے اُٹھا کر گلے تک پہونچا کر الٰہ کو گلے سے لطیفہ روحی
تک کر الا اللہ کی ضرب دلپر اسطرح لگائے کہ ضرب کا
اثر تمام لطیفون مین پہونچے اور ماسوا اللہ کی نفی اور
اثبات ذات مطلق بے کیف بے جہت کا ملاحظہ کرے
اول ایک دم مین تین دفعہ کرے پھر درجہ بدرجہ
بڑھائے یہانتک کہ اکیس مرتبہ تک پہونچائے اور
عدد طاق کی رعایت اور مدد شد کا لحاظ رکھے
تاکہ اثر ظاہر ہو اور اگر ظاہر نہو تو یہ بے حاصلی کی
علامت ہے پھر نئے سر سے شروع کرے اور ذکر کا
اثر یہ ہے کہ نفی کے وقت وجود بشری بالکل منتفی
ہو جائے اور اثبات مین آثار جذبات الٰہی کا ظہور
ہو۔ اس ذکر مین ایسا مشغول ہو کہ مذکور ذاکر کے
دلپر غالب ہو جائے اور معشوق کا نام بھی بھول جائے
اور جلوۂ معشوق مین مستغرق ہو۔

طریق شغل لطائف ستہ

انیست کہ دم را از زیر ناف کشیدہ بہمان لطیفہ کہ شغل آن باید نمود قرار دہد و در ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ با ملاحظۂ معنے و نور آن مقام و واسطۂ چندانکہ دست دہد مشغول شود و این اسم را باغیر ذات نداند و ذکر این مقامات بدون حبس دم ہم میکنند و ذکر ہمان اسم ذات ست۔

لطائف ستہ کے شغل کا طریق

چاہیئے کہ زیر ناف سے سانس کھینچکر جس لطیفہ کا شغل منظور ہے وہان ٹھہرائے اور جتنا ہو سکے ذکر اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ مین مع ملاحظہ معنے اور اُسجگہ کے نور اور واسطہ کے مشغول ہو اور اس اسم کو غیر ذات نسمجھے اور ان مقامات کا ذکر بدون حبس دم کے بھی کرتے ہین اور ذکر وہی اسم ذات ہے۔

وطریق ذکر جاروب

این لطائف این است کہ دم را بشدّت تمام بلاحظۂ اسم ذات بدون حبس دم از ہمان لطیفہ کہ جاروب آن کند کشیدہ باز ضرب ھو بہمان لطیفہ زند چنانچہ اگر جاروب لطیفہ قلبی کند دم را بشدّت تمام از قلب با ملاحظہ اسم ذات کشیدہ تا موضع روح رسانیدہ ضرب دم بلاحظہ ھو باز بر دل بزند و ہمین طور جاروب ہا دیگر لطائف ہستند در عمل آوردن شرط است وطریق ذکر ارّہ این لطائف انیست کہ دم بشدّت تمام بلاحظہ اسم ذات از ہمان لطیفہ کہ ارّہ او ورزش نماید واژگون کشیدہ باز ضرب ھو یعنی بلاحظہ ھو بہمان لطیفہ بزند چنانچہ در جاروب لطیفہ قلب گفتہ شد اما چون از مشق لطائف ستہ فراغ نماید و ملکہ حاصل آید بعدہ مرشد فرماید کہ بجمع ہمت نمودہ متوجہ بہمہ لطائف یکمرتبہ شود و مرشد نیز توجہ نماید تا ہمہ لطائف بخوبی جاری شوند اگر در سیر لطائف چیزے از تجلیات وغیرہ پیش آید در آن متلذذ بودہ مستغنی نشود بلکہ طالب ترقی شود

ذکر جاروب

ان لطائف مین اسکا طریقہ یہ ہے کہ سانس کو قوت سے مع ملاحظہ اسم ذات بدون حبس دم کے جس لطیفہ کا جاروب مقصود ہے اُس سے کھینچکر پھر ھو کی ضرب اُسی لطیفہ پر لگائے مثلاً اگر لطیفہ قلبی کا جاروب کرے تو دم کو قلب سے بشدت مع ملاحظہ اسم ذات کے کھینچکر موضع روح تک لاکر ہو کی ضرب دل پر لگائے اسیطرح دوسرے لطائف کے جاروب مین عمل شرط ہے اور ان لطائف مین ذکر ارّہ کا طریق یہ ہے کہ دم کو اسم ذات کے ملاحظہ سمیت لطیفہ مقصودہ سے الٹا کھینچکر ھو کی ضرب اُسی لطیفہ پر لگائے چنانچہ جاروب لطیفہ قلب مین بتادیا گیا مگر جب لطائف ستہ کی مشق سے فارغ ہو اور ملکہ ہو جائے مرشد فرمائے کہ ہمت سے تمام لطائف کیطرف ایکدفعہ متوجہ ہو اور خود بھی توجہ کرے تاکہ تمام لطیفے بخوبی جاری ہو جائین اگر سیر لطائف مین کچھ تجلیات وغیرہ درپیش ہون اُن سے لذت اُٹھاکر بے پروا ہو جائے بلکہ ترقی چاہیے۔

فائدہ بدانکہ در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف
میگویند چون این سیر تمام شود سلطان الاذکار فرمایند

فائدہ جاننا چاہیئے کہ انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر
لطائف کہتے ہین جب سیر تمام ہو جائے سلطان الاذکار فرماتے ہین

طریق سلطان الاذکار

مرید را باید کہ از سر تا قدم متوجہ بہر بن موئے وجود
خود شدہ ملاحظہ اسم ذات نماید و مرشد نیز بہمت
تمام وکمال متوجہ بہمہ اجزاء مرید شود و این شغل را
چندان کند کہ از ہر بن موئے بدن ذکر جاری گردد حتے
کہ اگر خود را غافل سازد ممکن نباشد تا ایجاد اذکار
متضمن بلطائف ستہ وغیرہ بود تمام شد چرا کہ نزد
مشائخ این سلسلہ قطع این راہ جملہ ہفت قدم است
پنج ازان از عالم امر کہ قلب و روح و سر و خفی و
اخفی اند و دو از عالم خلق کہ نفس و قالب اند و
قالب مرکب از اربعہ عناصر ست درین صورت دہ لطیفہ
شد شروع سلوک از قلب کہ از عالم امرست میکنانند
نصف دائرہ گذاشتہ اند از برائے ہمین اقرب
است و لطائف قالب یعنی اربعہ عناصر را در
ضمن لطیفہ نفس سلوک می فرمایند بعد ازان ذکر
نفی و اثبات را ارشاد فرمایند۔

سلطان الاذکار کا طریق

مرید کو چاہیئے کہ سر سے پانون تک اپنے بال بال
کی طرف متوجہ ہوکر اسم ذات کا ملاحظہ کرے اور
مرشد بھی تمام کمال ہمت سے کل اجزاء مرید کی طرف توجہ کرے
اور اس ذکر مین ایسا مشغول ہو کہ بال بال اسکا ذاکر
ہو جائے یہانتک کہ اگر اپنے آپ کو غافل کرنا چاہیے
تو ممکن نہو یہانتک جو اذکار لطائف ستہ کے ضمن
مین تھے تمام ہوئے کیونکہ اس سلسلہ کے مشائخ کے
نزدیک اس رستہ کے قطع کرنیکے کل سات قدم ہین
انمین پانچ تو عالم امر سے ہین جیسے قلب روح
سر خفی اخفی اور نفس اور قالب دو عالم خلق سے
ہین اور قالب اربع عناصر سے مرکب ہے اس صورت مین
دس لطیفے ہوئے سلوک قلب سے کہ عالم امر مین سے ہے شروع
کراتے ہین آدھا دائرہ چھوڑ دیا گیا ہے اسلیئے بہت قریب ہے
اور لطائف قالب یعنے اربع عناصر کو لطیفہ نفس کے ضمن
مین سلوک فرماتے ہین پھر نفی و اثبات ارشاد فرماتے ہین

بیان طریق نفی و اثبات

بدانکہ از قدیم بنا این طریقہ و کمالات ولایت برہمین
ذکر ست و ذکر اسم ذات در لطائف ستہ از تجویز
قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ است

طریق نفی و اثبات کا بیان

جاننا چاہیئے کہ ہمیشہ سے اس طریقہ اور کمالات ولایت
کی بنا اسی ذکر پر ہے اور اسم ذات کا ذکر لطائف ستہ مین
قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز سے ہے

طریق شغل نفی و اثبات

آنکہ چشم را بستہ و زبان را بکام محکم نمودہ نفس را

شغل نفی و اثبات کا طریق

چاہیئے کہ آنکھین بند کرکے زبان کو تالو سے لگا کر ناف

از زیر ناف برآورده در دماغ قرار دهد و حرف لا
را از ناف کشیده تا ام الدماغ رساند و از انجا
الٰہ را بجانب لطیفۂ روحی فرود آورده ضرب
الا اللہ بر دل بزند و از لا الٰہ نفی ماسوا اللہ
تصور کند و از لفظ الا اللہ اثبات ذات بے کیف
ملاحظہ نماید مبتدی لا معبود الا اللہ و متوسط
لا مقصود الا اللہ و منتہی لا موجود الا اللہ تصور
کند و منتہائے عدد در یکدم بست و یکبار است
اگر اثر این شغل کہ بے تعلقی از ماسوا است در دل
پیدا آید شکر بجا آرد و الا نہ بار از سر نو شروع کند
تا اثر حاصل آید طریق اذکار تکرار اسمی تمام شد
اکثر سلوک مشائخ نقشبندیہ تا باین جا است بعد
ازان مراتب مراقبات و افکار کہ مذکور میشود
اول مرید را فنا ار افعال کہ آن را مراقبہ توحید
افعالی میگویند تلقین فرمایند۔

مراقبہ توحید افعالی

طریقش آنکہ مرید افعال خود را و جمیع موجودات
را مظہر افعال حق داند و در ہمہ اشیاء او را فاعل
مطلق تصور نماید فاعلیت غیر از نظر برخیزد و بعدہ
مراقبہ فناء صفات کہ آن را مراقبۂ توحید صفاتی میگویند
ارشاد نمایند یعنے ہمہ صفات خود را و صفات جمیع
موجودات را در صفات حق مستہلک داند حتے کہ
بمصداق حدیث قدسی کنت لہ سمعہ و
بصرہ الخ گردد بعدہ مراقبۂ فنائے
ذاتی کہ آن را مراقبہ توحید ذاتی ہم گویند

کے نیچے سے سانس کھینچکر دماغ مین لائے اور حرف
لا کو ناف سے کھینچکر ام الدماغ مین پہونچائے اور
وہانسے الٰہ کو لطیفۂ روحی کی طرف لا کر الا اللہ
کی ضرب دلپر لگائے۔ اور لا الٰہ سے ماسوا کے نفی
تصور کرے۔ اور لفظ الا اللہ پر اثبات ذاتی
کا ملاحظہ کرے اور مبتدی لا معبود الا اللہ
اور متوسط لا مقصود الا اللہ اور منتہی لا موجود
الا اللہ کا تصور کرے اور ایک دم مین زیادہ سے
زیادہ اکیس مرتبہ کہے اگر اسکا اثر کہ ماسوے بالکل
بے تعلق ہوجاتا ہے دلمین پیدا ہوجائے شکر بجا لائے
ورنہ نئے سر سے شروع کرے تاکہ اثر پیدا ہو
تکرار اسمی کا طریق تمام ہوا اور اکثر مشائخ نقشبندیہ
کا سلوک یہین تک ہے اسکے بعد مراقبات اور افکار
جو اب بیان ہوتے ہین پہلے مرید کو فنا ر افعال جسکو
توحید افعالی کا مراقبہ کہتے ہین تلقین فرمائین۔

توحید افعالی کا مراقبہ

اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرید اپنے اور تمام موجودات
کو افعال حق کا مظہر جانے اور تمام اشیاء مین اسکو
فاعل مطلق تصور کرے پس فاعلیت غیر کی نظر سے
اٹھہ جائیگی اسکے بعد فنائے صفات کا مراقبہ جسکو
توحید صفاتی کا مراقبہ بھی کہتے ہین ارشاد کرین
یعنے اپنی اور جمیع موجودات کی سب صفتون کو
صفات حق مین مستہلک سمجھے یہانتک کہ حدیث
قدسی کنت لہ سمعہ و بصرہ الخ کا مصداق
بنجائے اسکے بعد فنار ذاتی کا مراقبہ جسکو توحید ذاتی کا

طریقش آنکہ مرید را باید کہ در اندرون قلب حقیقی کہ
سراسر نور است نظر انداختہ ذات خود را و ذات ہمہ
موجودات را مظہر ذات حق داند و ذات بیجہت
و بیکیف را در آفاق و انفس یعنے در اندرون
و بیرون خود حاضر داند و جز او کسی را نہ بیند ازین
دانش گاہے غافل نشود اگر غفلت آید باز رجوع
باین معنے شود تا آنکہ در نور مشاہدہ اش مستغرق
گردد و بجز ذات مطلق خود را و غیر خود را نیابد بدانکہ
بعضے بزرگان برائے تکمیل این نسبت مراقبۂ قواریر
میکنانند طریقش آنکہ حقیقت جامع را مثل آفتاب
خیال کند و جمیع موجودات را قواریر تصور نماید کہ
در مقابلہ آن آفتاب اند و تمام قواریر بنور واحد منور
گردیدہ اند و دران موجودات بجز یک نور نیست
اگر این مراقبہ را بکمال رساند وجود مطلق را در جمیع
افراد ساری دیدہ دیگرے را موجود نپندارد من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ خبر این مقام است
و تمام اشیا را بغلبۂ شہود و احاطہ معیت او تعالیٰ
عین او تعالیٰ یابد این را در اصطلاح این قوم توحید
وجودی میگویند این ولایت متعلق بلطیفۂ قلب
است کہ از عالم امر است و محیط ہمہ اشیا یعنے
این ولایت از وے می خیزد و اگر ہمہ اشیا را از
نظر انداختہ و گم کردہ مشاہدۂ جمال لایزال
حق رو نمود این نسبت را توحید شہودی
میگویند و این ولایت علاقۂ بلطیفۂ
روح اعظم کہ محض نور است

مراقبہ کہتے ہین تلقین کرین اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرید
قلب حقیقی کے اندر کہ سراسر نور ہے نظر ڈالکر اپنی
اور تمام موجودات کی ذات کو ذات حق کا مظہر جانے
اور ذات بیجہت و بیکیف کو آفاق و انفس مین یعنے
اپنے اندر اور باہر حاضر سمجھے اور اُسکے سوا کسیکو
نہ دیکھے اس خبرداری سے کبھی غافل نہو اگر غفلت
ہو اُسیکی طرف رجوع کرے یہانتک کہ اُسکے مشاہدہ
کے نور مین مستغرق ہو جائے اور ذات مطلق
کے سوا آپ اور اپنے غیر کو نپائے جاننا چاہیئے کہ
بعضے بزرگ اس نسبت کی تکمیل کیواسطے مراقبہ
قواریر کراتے ہین اسکا طریقہ یہ ہے کہ حقیقت جامع
کو مثل آفتاب کی اور تمام موجودات کو مثل شیشے
کی خیال کرے اور سمجھے کہ یہ شیشے اُس آفتاب کے مقابل
اور اُسکے نور سے منور ہین اور اُس موجودات مین
اس ایک نور کے سوا کچھ نہین اگر اس مراقبہ مین کمال
حاصل کریگا وجود مطلق کو تمام افراد مین ساری دیکھکر
دوسرے کو موجود مطلق نہ سمجھے گا من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ اسی مقام کی خبر ہے اور تمام اشیا کو غلبہ شہود
و احاطہ معیت الٰہی سے عین حق پائیگا اسکو اس قوم
کی اصطلاح مین توحید وجودی کہتے ہین یہ ولایت
لطیفہ قلب سے متعلق ہے جو عالم امر سے ہے اور تمام
اشیا کو محیط ہے یعنے ولایت اسی سے شروع ہوتی ہے
اور اگر تمام اشیا کو نظر سے ڈالنے اور گم کرنیکے بعد
جمال لایزال کا مشاہدہ ہو اس نسبت کو توحید شہودی
کہتے ہین یہ ولایت لطیفہ روح اعظم سے کہ محض نور ہے

میدارد و این ہردو مرتبۂ ولایت خاصہ اولیاء
است ہست درین مرتبۂ علم لدنی و مرتبۂ قطبیت
و ابدالیت وغیرہ امور دیگر حاصل میگردند واللہ
یرزق من یشاء چون این نسبت بکمال رسد مرید
را باید کہ برین تجلیات و مشاہدات لذت یافتہ قرار
نگیرد بلکہ طالب ترقی شود اگرچہ اینہم کمال ولایت
ہست اما درین مرتبہ نوعی شرکت مفہوم میشود تا وصول
مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء باشد بعدہ مرید را
باید کہ بامداد توجہ مرشد خود را از غلبات این تجلیات
و مشاہدات و واردات اگرچہ لطیف باشد و
آنچہ ذہن نشین ہست از حق باشد یا از غیر حق خالی
و صاف سازد و بتلقین مرشد بمراقبہ نایافت
و ورا الورا مشغول شود۔

مراقبہ نایافت

طریقش آنکہ لطیفہ سری را از واردات مذکورہ
خالی ساختہ نظر باطن بران دارد و حق تعالی
را بہ تنزیہ تمام تصور نماید و ہرچہ در ذہن
و خیال او باشد از ہمہ پاک و منزہ و بیجہت
و بیکیف اورا بطلبد تا ہیچ در نظر او غیر
مطلوب نماند حتی کہ بجز نور یقین معلوم ہیچ
نماند ہمچنین تنزیہ بنہایت رساند و ہیچ جا قرار نگیرد

بیت

اے برادر بے نہایت درگہیست	ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

چون حاجت نفی نماند و آئینہ سری از توجہات

علاقہ رکھتی ہے اور یہ دونون مرتبے ولایت کے
اولیا کا خاصہ ہے اس مرتبہ مین علم لدنی اور
قطبیت کا مرتبہ اور ابدالیت وغیرہ حاصل ہوتے
ہین واللہ یرزق من یشاء جب یہ نسبت کمال کو
پہونچ جائے مرید کو چاہیئے کہ ان تجلیات اور مشاہدات
سے لذت پاکر قرار نہ پکڑے بلکہ ترقی کا طالب
ہو اگرچہ یہ بہی کمال ولایت ہے مگر اس مرتبہ
مین ایک طرح کی شرکت مفہوم ہوتی ہے مطلوب
حقیقی کے حاصل ہونے تک کسی چیز کی آمیزش
نکرے اسکے بعد مرید کو چاہیئے کہ مرشد کی توجہ کی
مدد سے اپنے آپکو ان تجلیات اور مشاہدات و واردات
کے غلبہ سے اگرچہ لطیف ہون اور جو کچہ ذہن نشین ہے
حق ہو یا غیر حق خالی او صاف کرے اور بتلقین مرشد
مراقبہ نایافت اور ورا الورا مین مشغول ہو۔

مراقبہ نایافت

اسکا طریقہ یہ ہے کہ لطیفہ سری کو واردات مذکورہ سے
خالی کرکے اسپر نظر باطن رکہے اور حق تعالی کو نہایت
پاکی کے ساتہ تصور کرے اور جو کچہ ذہن اور خیال مین
آئے اسکو بیجہت و بیکیف سمجہے تاکہ اسکی نظر مین
سوائے مطلوب کے کچہ نرہے یہانتک کہ بجز نور یقین
معلوم کے کوئی چیز باقی نرہے اسیطرح پاکی اور صفائی
کو نہایت تک پہنچاوے اور کسی جگہ رستہ مین قرار نکرے

بیت

اے برادر بے نہایت درگہیست	ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

جب نفی کی حاجت نرہی اور آئینہ سری توجہات

و تصورات صاف و مصفا شد و بے جہتی و بے کیفی
رو نمود مرتبۂ نایافت و ورا الورا و ولایت اخص
کہ ولایت ملائک مقرب ست بوصول انجامید و این
ولایت متعلق بلطیفۂ سر است واللہ اعلم بلبیت

ہر کہ را از فضل حق باشد مدد
این ہمہ انعام حق او را رسد

بدانکہ چون مرید لطیفۂ سری را از تجلیات اگرچہ
مشاہدہ باشد خالی ساخت داخل دائرہ حقیقی
شدہ لیکن چون از حقیقت آگاہ نیست از ارباب
جہل است پس اگر امداد آلہی و جذبۂ معنوی شامل
حال است جمیع مراتب عنصری و نوری را طے کردہ
آید بعد از مرتبہ نایافت و ورا الورا حقیقت نایافت
کہ مرتبۂ ولایت اخص الخواص کہ ولایت انبیاء علیہم
السلام است روئے نماید پس وصول این نسبت
محض سعی در خلو متخیلہ باطنہ من جہت حقیقت
از یافت حق و غیر حق است حاصل اینکہ اول ولایت
خاص اگرچہ ولایت است لیکن درین ولایت وجود
غیر در نظر است یعنے تمیز در مظاہر و ظاہر باقی است
پس ازین بہ نسبت مرتبۂ عالیہ ایشان بوے شرک
می آید و در ولایت اخص اگرچہ تنزیہ است کہ
جمیع مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالیہ خود را مظہر
ذات و صفات و کمالات حق تعالی مے بیند
و بجز مظہریت او ہیچ نے یابد و تنزیہ او کند
اما تنزیہ سائر الناس پیش رتبہ علو انبیاء
علیہم السلام حکم تشبیہ دارد پس دل را از تصور غیبت

تصورات سے صاف اور مصفا ہو گیا اور بے جہتی
اور بے کیفی ظاہر ہوئی مرتبہ نایافت و ورا الورا اور
ولایت اخص کہ ملائکہ مقربین کی ولایت ہے حاصل ہوئی
اور یہ ولایت لطیفہ سری سے متعلق ہے واللہ اعلم بلبیت

ہر کہ را از فضل حق باشد مدد
این ہمہ انعام حق او را رسد

جاننا چاہیے کہ جب مرید نے لطیفہ سری کو تجلیات سے
اگرچہ مشاہدہ ہو خالی کیا دائرہ حقیقی میں داخل
ہوا لیکن چونکہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہے جاہل ہے
پس اگر امداد الٰہی اور جذبہ معنوی شامل حال ہے تو تمام
مراتب عنصری اور نوری کے طے کر جائیگا اور مرتبۂ
نایافت اور ورا الورا کے بعد حقیقت نایافت
کہ مرتبہ ولایت اخص الخواص کا اور ولایت انبیاء
علیہم السلام کی ہے ظاہر ہوگی پس اس نسبت کا حاصل
ہونا جہت حقیقت یافت حق اور غیر حق سے محض
متخیلہ باطنہ سے خالی کرنیکی کوشش کو نہیں ہے خلاصہ
یہ ہے کہ یہ ولایت خاص اگرچہ ولایت ہے لیکن
اس ولایت میں وجود غیر نظر میں ہے یعنے مظاہر اور
ظاہر میں تمیز باقی ہے پس اسمین سے بہ نسبت اور
مراتب عالیہ کے شرک کی بو آتی ہے۔ اور ولایت
اخص میں اگرچہ پاکی ہے کہ اپنے تمام مراتب ذاتیہ و
صفاتیہ و کمالیہ کو ذات و صفات و کمالات حق کا
مظہر دیکھتا ہے اور اسکی مظہریت کے سوا کچھ نہیں پاتا ہے
اسکی تنزیہ کرتا ہے مگر تمام آدمیوں کی تنزیہ انبیاء علیہم السلام
کے بلند رتبے کے آگے تشبیہ کا حکم رکھتی ہے پس دل کو غیبت کے

که نزد ایشان غیر حق هست واو تعالی از ملاحظه تنزیه
نیز منزه و پاک هست تعالی الله عن ذلک علوا
کبیرا از هر دو خیال خالی سازد وطالب ترقی
شود تا تجلی بے کیفی وبے جهتی بر دل مرید وارد
میشود و تجلیات انوار قدم متجلی گردد هر چند خلو زیاده
دخل در دائره این ولایت بیشتر بعد ازان کمالات
نبوت انبیاء علیهم السلام هست وحقیقت این مرتبه
خارج از تحریر و تقریر هست اما محققان این قدر فرموده
که اگرچه ولایت انبیاء نبوت ایشان هر دو در دائره
اصالت اند وهر دو از ظلیت خالی ومبرا لیکن تفاوت
هست که در ولایت وصول بحقیقت صفات حضرت
عزت جل شانه هست ودر نبوت وصول بحقیقت
ذات بحت هست بتفاوت مراتب استعداد چنانکه
فرموده قوله تعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم
علی بعض ورزقنا الله وایاکم چون این
نسبت بکمال رسد ملاحظه از میان برخیزد و
بمقام حضور در حضور نور علی نور برسد که مرتبه
بقا بالله هست ذکر مراتب اذکار واشغال علیه
نقشبندیه بطریق اجمال واختصار بقلم آمده
اگر به تفصیل باید از کتب ایشان مثل نسخه متبرکه
که انوار محمدی مصنفه حضرت مولانا واستادنا
مولوی شیخ محمد فاروقی تهانوی سلمه الله تعالی
که خلیفهٔ خاص حضرت مرشدم وهادیم
قطب الاقطاب مولانا میان جیو نور
محمد شاه جهنجانوی اند قدس الله سره

تصور سے کہ انکے نزدیک غیر حق ہے اور وہ اللہ تعالے
ملاحظہ تنزیہ سے بھی پاک اور منزہ ہے تعالے اللہ
عن ذلک علوا کبیرا دونو خیال سے خالی کرے
اور ترقی چاہے۔ تا کہ تجلی بے کیفی اور بے جہتی کی
مرید کے دل پر وارد ہو اور انوار قدم کی تجلیات روشن
ہون جسقدر خلو زیادہ ہوگا اس دائرہ ولایت
مین دخل بھی زیادہ ہوگا اسکے بعد نبوت انبیا علیہم
السلام کے کمالات ہین اور اس مرتبہ کی حقیقت تحریر
و تقریر سے خارج ہے محقق لوگ اسقدر فرماتے
ہین کہ انبیا کی نبوت اور انکی ولایت دونون
دائرہ اصالت مین ہین۔ اور ظلیت سے خالی اور
صاف ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ ولایت مین صفات
حضرت جل شانہ کی حقیقت کو پہونچتا ہے اور نبوت
مین حسب استعداد ذات بحت کی حقیقت کو چنانچہ
اللہ تعالی فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضہم
علی بعض ورزقنا اللہ وایاکم جب یہ نسبت
کمال کو پہونچیگی درمیان سے ملاحظہ اٹھ جائیگا
اور بمقام حضور در حضور و نور علی نور مین کہ بقا باللہ
کا مرتبہ ہے پہونچیگا یہ ذکر مراتب اذکار و اشغال
طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا اجمالا مختصر طور پر لکہا گیا اگر
تفصیل سے دیکہنا چاہے تو مثل نسخہ متبرکہ انوار محمدی
کے کہ حضرت مولانا واستاذنا مولوی شیخ محمد صاحب
فاروقی تہانوی سلمہ اللہ تعالی کی جو حضرت مرشدنا
وہادینا حضرت قطب الاقطاب مولانا میان جیو
نور محمد جہنجانوی کے خاص خلیفہ ہین تصنیف سے

باید جست اما در بیان اشغال طریقہ احمدیہ حضرت
شیخ عبدالاحد را مکاتیب اند از ان جملہ مکتوبے
مسمی بکحل الجواہر بغایت متین است و نیز طریق
تحصیل مراتب سلوک این طریقہ بہ تفصیل تمام
باحسن وجوہ در رسالہ انہار اربعہ مؤلفہ حضرت
شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ بغایت
پسندیدہ است مرقوم است اکنون بعضے
کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ کہ بنا راین طریقہ
برآنست بقلم مے آید باید دانست و یاد باید داشت
وآنرا پیشوائے خود باید ساخت وآن این است
ہوش دردم ۔ نظر بر قدم ۔ سفر در وطن ۔ خلوۃ
در انجمن ۔ یاد کرد ۔ بازگشت ۔ نگہداشت ۔ یادداشت
وقوف زمانی ۔ وقوف عددی ۔ وقوف قلبی ۔
یازدہ کلمہ اند ۔ ہوش در دم عبارت از انست
کہ ہمیشہ ہوشیار وآگاہ بر نفس خود باید بود تاکہ
دم بغفلت نہ برآید واین شغل دافع تفرقہ النفسی است
نظر بر قدم آنست کہ در آمد و رفت راہ ہر جا کہ
باشد نظر بر پشت پا دارد تا نظر پراگندہ نشود و
بجمعیت اقرب باشد و در ابتداء دل تابع
نظر است و پریشانی نظر در دل تاثیر میکند و شاید
نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود
در قطع مسافت ہستی و طے عقبات خود ہستی
یعنے نظر او ہر جا کہ منتہی شود فے الحال
قدم بر آن نہد سفر در وطن آن است
کہ سالک در طبیعت بشری سفر کند

ہے دیکھنا چاہیئے مگر اشغال طریقہ احمدیہ کے بیان مین
حضرت شیخ عبدالاحد کے چند مکتوب ہین اُن مین سے
ایک جو غایت درجہ کا متین ہے اُسکا نام کحل الجواہر
ہے اور اس طریقہ مین مراتب سلوک حاصل کرنے کے
طریق انہار اربعہ مولفہ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ مین ہین کہ بہت پسندیدہ کتاب ہے
عمدہ طور سے تفصیلوار لکھے ہین اب چند اصطلاحی
کلمے حضرات نقشبندیہ کے جنپر اس طریقہ کی بنا ہے
لکھے جاتے ہین جاننا اور یاد رکھنا چاہیئے بلکہ اُنکو
اپنا پیشوا سمجھنا چاہیئے وہ یہ گیارہ ہین ۔ ہوش در دم
نظر بر قدم ۔ سفر در وطن ۔ خلوۃ در انجمن ۔ یادکرد
بازگشت ۔ نگہداشت ۔ یادداشت ۔ وقوف زمانی
وقوف عددی ۔ وقوف قلبی ۔ ہوش در دم یہ ہے
کہ اپنے نفس سے ہمیشہ ہوشیار اور خبردار رہے
تاکہ غفلت سے کوئی سانس نہ نکلے ۔ اور یہ شغل
تفرقہ النفسی کو دفع کرتا ہے نظر بر قدم یہ ہے
کہ راستہ کی آمد و رفت مین جس جگہہ جاتے ہو پشت
قدم پر نظر رکھے تاکہ نظر پراگندہ نہو اور جمعیت
حاصل رہے اور ابتدا مین دل نظر کے تابع ہے اور
نظر کی پریشانی دل مین موثر ہوتی ہے ۔ اور شاید
نظر بر قدم سے سفر ہستی کے قطع کرنے اور خود پرستی
کی گھاٹیان طے کرنے مین سالک کے جلدی چلنے
کی طرف اشارہ ہو یعنے جس جگہہ اُس کی نظر
منتہی ہو وہین اُسیوقت قدم رکھے سفر در وطن
وہ ہے کہ سالک طبیعت بشری مین سفر کرے

یعنے از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ برآید کہ معنے
تخلقوا باخلاق اللہ است۔ خلوت در انجمن آنست
کہ بظاہر با خلق و بباطن با حق تعالے بود یعنے
با ہمہ حال متوجہ الی اللہ بودہ باشد۔ یاد کرد۔
عبارت از ذکر لسانی و قلبی است یعنے دور کردن
غفلت را بذکر حق تعالیٰ۔ باز گشت و آن اینست
کہ ہر بارے کہ ذاکر بزبان دل کلمہ طیبہ را
گوید در عقب آن ہم بدل مناجات کند کہ
الٰہی مقصود توئی و رضائے تو ترک کردم
دنیا و آخرت را برائے تو عطا کن لقائے
خود و وصول تمام بدرگاہ خویش و این شرط
عظیم است در ذکر ازین غافل نشود۔ نگاہداشت
مراد از مراقبہ خاطر است از خطرہ ماسوا اللہ
چنانکہ اگر در یک دم ضد بار کلمہ طیبہ را گوید خاطر
بغیر نرود بلکہ از اسمار و صفات ہم غافل بود
و احدیت مجرد را و ورار الورار را منظور
نظر داشتہ باشد۔ یاد داشت عبارت از توجہ
بودن بحق تعالیٰ است بہر دم و بہر حال
بسبیل ذوق و بعضے گفتہ اند کہ حضور بے غیب
است و نزد اہل تحقیق استیلار شہود حق
بر دل بتوسط حب ذاتی کہ کنایت از حصول
یاد داشت است و این را مشاہدہ گویند
و حق این است کہ این مقام مذکور کہ توجہ
تمام بحق است بدون فنار تمام و بقار
کامل حاصل نشود۔ وقوف زمانی

یعنے صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کی طرف
رجوع کرے کہ یہی معنی تخلقوا باخلاق اللہ کے ہین
خلوۃ در انجمن یہ ہے کہ ظاہر مین خلقت کے ساتہ
اور باطن مین اللہ تعالی کے ساتہ ہو یعنے ہر حال
مین توجہ الی اللہ رہے۔ یاد کرد ذکر زبانی اور
قلبی سے مراد ہے یعنے ذکر حق مین غفلت کا دور
کرنا۔ بازگشت یہ ہے کہ ذاکر جتنی دفعہ کلمہ
طیبہ زبان سے کہے اسکے بعد دل سے ہی
مناجات کرے کہ الٰہی تو اور تیری رضا میرا
مقصود ہے اور مین نے تیرے واسطے دنیا و
آخرت کو چہوڑ دیا تو مجھے اپنی نعمتین اور درگاہ
مین پہونچنا عطا فرما اور یہ ذکر مین بڑی شرط ہے اس سے
غافل نہونا چاہیئے اور نگاہداشت مراقبۂ دل کو
ماسوا اللہ کے خطرہ سے محفوظ رکہنے کو کہتے ہین
مثلاً ایک دم مین سو مرتبہ کلمہ طیبہ کہے تو غیر کیطرف
دل نجائے بلکہ اسما و صفات سے ہی غافل ہو جائے
اور احدیت مجرد اور ورار الورار کو منظور نظر رکہے
یاد داشت ہر حال و ہر ساعت مین نہایت ذوق
سے خدا کی طرف متوجہ ہونے کو کہتے ہین اور بعضے
حضور بے غیب کو کہتے ہین اور اہل تحقیق کے
نزدیک شہود حق کا دل پر حب ذاتی کیواسطے
سے کہ کنایہ حصول یاد داشت سے ہے غالب ہوتا
ہے اور اسی کو مشاہدہ کہتے ہین اور حق یہ ہے کہ یہ
مقام مذکور کہ حق کے ساتہ مین توجہ تامہ ہے بدون فنار
تامہ اور بقار کامل کے حاصل نہین ہوتا۔ وقوف زمانی

آنست کہ بندہ بہر حال واقف احوال خود باشد
اگر بطاعت ست شاکر باشد واگر بعصیت ست
عذر خواہد یا آنکہ پاس انفاس را نگاہ دارد
کہ بحضور میگذرد یا بغفلت وعلے ہذا القیاس
در قبض وبسط استغفار وشکر باید واین را
محاسبہ گویند وقوف عددی- وآن عبارت
از رعایت عدد طاق در نفی واثبات چنانکہ
گذشت ورعایت عدد قلبی موجب جمع خاطر
متفرقہ ست ووقوف قلبی آنست کہ ذاکر آگاہ
وواقف باشد باحق تعالی ویا وقوف قلبی
عبارت از آگاہی وحاضر بودن دل است
بجناب حق تعالی بوجہے کہ دل را ہیچ علاقہ بغیر
حق نباشد وبعضے گفتہ اند کہ در حین ذکر
ارتباط وآگاہے موجب شرط ست کہ محققان
فرمودہ اند کہ اگر طالب را ذکر قلبی درنگیرد
وتاثیر نشود ویرا از ذکر باز داشتہ بوقوف
قلبی امر فرمایند تا زود ذکر درگیرد۔

یہ ہے کہ بندہ ہر حالت میں اپنے حال سے خبردار رہے
اگر طاعت کرتا ہے شاکر رہے اور اگر گناہ کرتا
ہے عذر کرے یا پاس انفاس کو نگاہ رکھے
کہ حضوری مین گزرتا ہے یا غفلت مین علے
ہذا القیاس قبض اور بسط مین استغفار اور
شکر چاہیئے اور اسکو محاسبہ کہتے ہین- وقوف
عددی- نفی واثبات مین عدد طاق کی رعایت
رکہنے کو کہتے ہین- جیسا کہ پہلے گزر چکا اور ذکر
قلبی مین عدد کی رعایت کرنا خاطر متفرقہ کی جمعیت
کا باعث ہے وقوف قلبی- وہ ہے کہ ذاکر حق تعالے
سے واقف اور آگاہ رہے یا جناب الہی مین دل
کی اسطرح پر حاضر اور واقف ہونے کو کہتے ہین
کہ غیر حق سے کوئی علاقہ نہ رہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ ذکر کے وقت ارتباط اور آگاہی شرط ہے کہ محققون
نے فرمایا ہے کہ اگر طالب مین ذکر قلبی قرار نہ پکڑے اور
تاثیر نہو تو اُسکو ذکر سے منع کرکے وقوف قلبی کا حکم
فرمائے تاکہ ذکر سے جلدی موافقت ہو جائے۔

تصرفات مشائخ طریق توجہ

شیخ خود را از ہمہ امور خالی ساختہ متوجہ شود بسوے
نفس ناطقہ خود در نسبتے کہ در مرید القائش
منتظر باشد وتوجہ خاطر صرف بحالش نماید
وتصور کند کہ کیفیت وجذب از من در مرید
سرایت میکند بفضلہ تعالی افاضہ ونور وبرکات
حسب استعداد آن میشود بعد اجراء لطیفہ قلب

مشائخ کے تصرفات اور توجہ کا طریق

شیخ اپنے آپ کو سب کامون سے خالی کرکے اپنے
نفس ناطقہ کی طرف اُس نسبت مین جسکا القا منظور
ہو متوجہ ہو اور دلکی توجہ صرف مرید کے حال پر
کرے اور تصور کرے کہ مجہین سے کیفیت اور جذب
مرید مین سرایت کرتے ہین بفضلہ تعالی حسب استعداد
نور اور برکات پہونچینگے اور لطیفہ قلب کی جاری

بر ہر لطیفہ درجہ بدرجہ توجہ نماید وہمچنین در انوار
انوار و ترقیات لطائف مرید باین طریق توجہ
کند و بر مرید غائب تصور صورت او نمودہ
توجہ غائبانہ مے نمایند و فائدہ او را مے رسانند طریق
سلب مرض آنکہ خالی کند نفس خود را از ہمہ
خطرات و خیال کند نفس خود را بیمار بآن بیماری کہ
مریض دارد پس آن مرض منتقل مے شود از مرض
بسوئے او و این از عجائب صنعت آلہی است
در خلق دیگر طریق دفع مرض و توبہ بخشی
آنکہ بعد استخارہ صاحب نسبت وضو کردہ
دو رکعت نفل ادا نماید و درود و استغفار
خواند و بعجز و زاری بدرگاہ مجیب الدعوات
التجا نماید کہ از مریض مرض و یا از عاصی
معصیت زائل شود بعدازان مقابل مریض
یا عاصی بنشیند و ہمت تمام جمع نمودہ
وقتیکہ نفس مے گیرد تصور کند کہ مرض
از قالب مریض و یا معصیت از عاصی
میگیرد و میکشد و دراز کند نفس را و وقت
گذاشتن نفس خیال نماید کہ آن مرض و یا
آن گناہ از اندرون سلب کنندہ بر
زمین مے افتد بعونہ تعالی مریض شفا یابد
و عاصی توبہ کند

طریق دریافتن نسبت اہل اللہ زندہ باشد یا مردہ

طریقش آنست کہ بنشیند روبروے او اگر زندہ است

کرنے کے بعد ہر لطیفہ پر درجہ بدرجہ توجہ کرے
اور ایسے ہی بعد لقاء انوار اور ترقیات لطائف
مرید مین بھی توجہ کرے اور اگر مرید غائب ہو تو
اُسکی صورت کا تصور کرکے غائبانہ توجہ کرتے
ہین اور اُسکو فائدہ پہونچاتے ہین اور سلب مرض
کا طریق یہ ہے کہ نفس کو تمام خطروں سے خالی
کرے اور اپنے نفس کو اُس بیماری مین مبتلا سمجھے
جو مریض کو ہے۔ پس وہ مرض اُسکی طرف سے
منتقل ہو جائے گا اور یہ خلقت مین عجائب صنعت
آلہی سے ہے اور دوسرا طریق مرض کے دفع ہونے
اور توبہ بخشی کا یہ ہے کہ استخارہ کے بعد صاحب
نسبت وضو کرکے دو رکعت نفل پڑہے اور
درود و استغفار پڑہکر نہایت عجز کے ساتھہ
درگاہ مجیب الدعوات مین التجا کرے کہ مریض
سے مرض یا گنہگار سے گناہ زائل ہو۔ اسکے
بعد مریض یا گنہگار کے سامنے بیٹھے اور ہمت
تمام جمع کرکے سانس لیتے وقت تصور کرے
کہ مریض کے قالب سے مرض یا گنہگار سے گناہ
دور ہوتا ہے۔ اور سانس لمبی کہینچے اور دم چھوڑتے
وقت خیال کرے کہ قالب مذکور سے مرض یا
گناہ سلب ہوکر زمین پر گرتا ہے امداد آلہی سے
مریض شفا پائیگا اور گنہگار تائب ہو جائیگا

اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنیکا طریق زندہ ہون یا مردہ

اُسکا طریق یہ ہے کہ اگر زندہ ہے اُسکے سامنے اور

طریق سلب مرض

واگر مُرده ہست مقابل قبر او پس خالی کند نفس خود را
از ہر نسبت والتجا نماید بدرگاہ علّام الغیوب کہ
یا عَلِیْمُ یا خَبِیْرُ یا مُبِیْنُ خبر دہ مارا و آگاہ کن از
کیفیت باطن این شخص و متوجہ شود بسوئے
روح او زمانے چند تا متصل کند روح خود را با روح
او بعد وقفہ رجوع کند بذات خود پس ہرگاہ دریابد
در نفس خود از کیفیات پس بداند کہ این نسبت آن
شخص ہست و ہمین طریق دریافتن خواطر ہست۔

طریق دریافتن خطرہ

نفس خود را از حدیث نفس و از ہر خطرہ خالی ساختہ
بدل بینا بسوئے قلب او متوجہ شود ہرچہ از خیر و
یا شر در ... خاطر خطور کند پس بداند کہ از وست

طریق کشف وقایع آیندہ

بطریق معہود دل خود را از ہمہ خطرات پاک نمودہ
اول بجناب قدس عالم السرّ والخفی التجا نماید کہ
یا اللہ یا عَلِیْمُ یا خَبِیْرُ یا مُبِیْنُ آگاہی بخش مرا برین
واقعہ پس اگر منقطع شد تمام خطرات و حاصل شد انتظار
کشف آن واقعہ مثل تشنہ کہ آب دامی خواہد پس متوجہ
کند روح خود را ساعت بساعت بسوئے ملاء اعلیٰ یا
ملاء اسفل بقدر استعداد خود بہمت تمام پس منکشف
خواہد شد آن واقعہ با آواز ہاتف یا بدیدن یا در خواب

طریق دفع بلا

بطریق معہود تخیل کند آن بلا را بصورت مثالیہ و توجہ

اگر مردہ ہے قبر کے سامنے بیٹھے اور اپنے نفس کو ہر نسبت
سے خالی کر کے درگاہ علام الغیوب مین التجا کرے کہ
یا عَلِیْمُ یا خَبِیْرُ یا مُبِیْنُ ہمین خبر دے اور اس
شخص کی کیفیت باطن سے آگاہ کر اپنی روح کو اُس کی
روح سے ملا دے پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنی ذات
کی طرف رجوع کرے پس جب اپنے نفس مین
کیفیتین پائے سمجھے کہ یہ نسبت اُس شخص کی
ہے اور خطرے پہچاننے کا بھی یہی طریق ہے

خطرہ دریافت کرنیکا طریق

اپنے نفس کو ہر خطرہ اور حدیث النفس سے خالی کر کے
دل سے اُسکے قلب کی طرف متوجہ ہو پھر جو کچھ خیر
یا شر دل مین گزرے اُسی کی طرف سے سمجھے

حالات آیندہ کے کشف کا طریق

بطریق معہود اپنے دلکو تمام خطرون سے پاک کر کے
اول جناب الٰہی مین دعا کرے کہ یا اللہ یا عَلِیْمُ
یا خَبِیْرُ یا مُبِیْنُ مجکو اس واقعہ سے خبر دے
پس اگر تمام خطرے منقطع ہو جائین اور کشف
کا انتظار جیسے پیاسا پانی طلب کرتا ہے حاصل
ہو اپنے روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ
یا ملاء اسفل کی طرف حسب استعداد ہمت سے متوجہ کرے پس واقعہ
ہاتف سے یا خود دیکھنے سے یا خواب مین معلوم ہو جائیگا

بلا کے دفع کرنیکا طریق

طریق معینہ سے اُس بلا کی صورت مثالیہ کا خیال

و ہمت قوی نماید برائے دفع بلا با مداد الٰہی دفع
خواہد شد اما این تصرفات عجیبہ و غریبہ بدون
حصول نسبت فنا و بقا دست ندہد و این
معاملات از متوسطان سلوک اکثر واقع میشوند
واز منتہیان بسبب عدم التفات شان بامور
مذکورہ کونیہ کم ظہور گیرند و نیز باید دانست کہ ضرور
نیست کہ ہمہ مکشوفات عارف صحیح و مطابق واقع
باشند زیرا کہ کشف وقایع از امور ظنی
است کہ احتمال خطا ہم دارد گاہے باشد
کہ خلاف واقع افتد پس اظہار این چنین
امور پیش یار و اغیار لا حاصل است و
دعوے فضول ۔

کرکے ہمت اور قوت سے دفع بلا کی طرف توجہ
کرے امداد الٰہی سے دفع ہوگی۔ مگر یہ تصرفات عجیبہ
و غریبہ بغیر حصول نسبت فنا و بقا کے حاصل نہین
ہوتی اور یہ معاملے اکثر اوسط درجے کے سالکون
سے واقع ہوتے ہین اور منتہیون سے امور کونیہ
مذکورہ مین التفات نہونیکے وجہ سے کم ظاہر
ہوتے ہین اور جاننا چاہیئے کہ عارف کے تمام
مکشوفات کا صحیح اور مطابق واقع کے ہونا ضروری
نہین ہے اسلیئے کہ کشف وقایع امور ظنیہ مین سے
ہے کہ خطا کا احتمال بھی رکھتا ہے اور کبھی بالکل واقع
کے خلاف بھی ہوجاتا ہے پس ایسے امور کا یار و
اغیار کے سامنے ظاہر کرنا فضول ہے۔

باب چہارم

در بیان کیفیت تلاوت قرآن و اداے نماز و دیگر اعمال
متفرقہ باید دانست کہ بہترین سلوک الی اللہ طریق
ذکر فرمودہ اند اوّل ذکر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دوم ذکر تلاوت قرآن
شریف۔ سوم اداے نماز باقی اذکار درین مندرج
اند واز فضیلت اینہا قرآن و حدیث و آثار
صالحہ مملوست و این مختصر متحمل آن نیست کہ نظم آید
و برکات و کیفیات آنہا آنچہ ہست این ذرہ بیمقدار را
چہ قدرت کہ بیان سازد فضیلت کلمہ طیبہ برائے طالب
صادق ہمین بس است کہ یک قدم از لَآ اِلٰہَ بر نفی ما سوا
اللہ نہد و دیگر قدم از اِلَّا اللّٰہُ بجناب قدس نہادہ

چوتھا باب

کیفیت تلاوت قرآن اور ادا نماز اور اعمال متفرقہ
کے بیان مین جاننا چاہیئے کہ سلوک الی اللہ کے تین
طریقے بہت عمدہ فرمائے ہین۔ اول کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر دوسرا تلاوت قرآن
تیسرے ادا نماز باقی تمام ذکر اسمین شامل ہین اور انکے
فضائل سے قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ بھرے پڑے
ہین یہہ مختصر اُن کے لکھے جانے مین متحمل نہین اور جو کچھ
انکے خیر و برکات مین اس ذرہ بیمقدار کو اُنکے
لکھنے کی طاقت نہین پس طالب صادق کے
واسطے کلمہ طیبہ کی یہی فضیلت بہت ہے کہ ایک
قدم لَآ اِلٰہَ سے نفی ما سوا اللہ پہ اور دوسرا قدم

واصل حق گردد واز فضائل قرآن شریف
طالب راہمین کافی ہست کہ از مشغولی او
حضوریت حق وہمکلامی او تعالے حاصل
شود ونماز جامع این ہر دو ہست ودیگر
جمیع اذکار وعبادات ودعا وتسبیحات کونین
را شامل ہست ونیز مدارج بے شمار در نماز
مندرج ہست کہ بیانش از طاقت بشرے
دور ہست وسالکے کہ بغلبہ استغراق وجذبات
از نماز باز ماند از مدارج بسیار محروم ماند
بلکہ بمقصود اصلی نرسد ونماز سری ہست
از اسرار آلہی درمیان عبد ومعبود او کہ مومن
را در مشغولی آن انقطاع از ماسوا وقرب اتم
بحضرت حقتعالے حاصل ہست پس طریق سلوک
کہ بواسطہ کلمۂ طیبہ ہست بیان کردہ شد اکنون
چیزے طریق وکیفیت تلاوت قرآن شریف
وادار نماز بطور طالبان حق بیان کردہ می آید

اول بیان طریق تلاوت قرآن شریف

بدانکہ تلاوت قرآن افضل عبادات است
وکدام طریق برائے تقرب الی اللہ سوائے
فرائض بہتر از تلاوت قرآن نیست پس
آداب واستحباب او آنست کہ با خلاص تمام
با طہارت کامل رو بقبلہ با ترتیل وخشوع وخضوع
وتحزن بعد اعوذ وبسم اللہ بلاحظہ آنکہ کلام
با خدا میکند وگویا او را مے بیند واگر
نہ تواند بداند کہ او مرا می بیند وبا وامر ونواہی

الا اللہ سے جناب آلہی مین رہکر واصل حق ہو
اور فضائل قرآن شریف سے یہی کافی ہے
کہ اُس مین مشغول ہونے سے حضوریت حق اور
ہمکلامی حاصل ہووے اور نماز ان دونون اور
تمام جہان کے اذکار وعبادات ودعا وتسبیحات
کو شامل ہے اور نماز کے درجے بہی بیشمار لکہے مین
انکا بیان کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اور جو
سالک غلبہ استغراق وجذبات مین نماز سے رہجاتے
ہین بہت سے مرتبون سے محروم رہتے ہین بلکہ مقصود
اصلی کو بہی نہین پہونچتے اور نماز درمیان عبد اور
معبود کے ایک سر ہے اسرار الٰہی مین سے کہ مومن کو اُسمین
مشغول ہونے سے ماسوا سے انقطاع اور جناب باری
سے قرب حاصل ہو جاتا ہے پس جو طریق سلوک
کلمۂ طیبہ کے وسیلہ سے ہے بیان کیا گیا اب کچھ
طریق اور کیفیت تلاوت قرآن شریف اور
ادار نماز بطور طالبان حق کے بیان کی جاتی ہے

اول طریق تلاوت قرآن شریف کا بیان

جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن بہت بڑی عبادت ہے
اور ادائے فرائض کے سوا اور کوئی عبادت قرب الٰہی
کے واسطے اس سے بہتر نہین ہے پس اسکا آداب اور
استحباب یہ ہے کہ طہارت کاملہ کے ساتھ نہایت اخلاص
سے قبلہ رو بیٹھکر اعوذ وبسم اللہ پڑہکر خشوع وخضوع سے
ترتیل کے ساتھ پڑہے اور ملاحظہ کرے کہ گویا خدا سے
باتین کرتا ہے اور اُسکو دیکھتا ہے اور اگر یہ نہو سکے
تو یہ خیال کرے کہ وہ مجکو دیکھتا ہے اور اوامر ونواہی

مرا حکم میفرماید و بر آیت بشارت فرحان و بر آیت
وعید ترسان وگریان باشد و بجہر والحان خوش
کہ موجب جمعیت خاطر و دفع غفلت است بخواند
و این عام است و طریق خاص آنکہ طالب با شرائط
مذکور در خلوت کہ کدام مخل خلوت نباشد بعد
ادائے دو رکعت نفل با ادب و حضور تمام بنشیند
و قرآن شریف را روبرو بنہد و عظمت کلام
کبریائی و تذلل خود ملاحظہ نماید و دل را از
جمیع خطرات خالی کردہ متوجہ بحقیقت قرآنی
کہ صفت کلام نفسی حق است گردد و درین مراقبہ
اندک توقف کند چون خاطر جمع شود و حضوریت
بحق تعالی چون شاگرد پیش استاد ہمچنین
حاصل آید بعد اعوذ بسم اللہ بخشوع و خضوع
تمام با ترتیل و تجوید چنانکہ پیش استاد
مے خوانند وہیچ دقیقہ قرارت فرو نگزارند
تلاوت نماید و در عین قرارت خیال کند کہ زبان
دہن و لسان دل صنوبری ہر دو برابر تلفظ
میکنند ازین ملاحظہ غافل نشود و اگر غفلت آید
زود اعوذ خواندہ دل را حاضر کند چون ازین
مشق جمعیت خاطر و حضوریت بحق تعالی حاصل
آید بعد ازان تصور کند کہ ہر بن موئے جسد قاری
برائے قرارت قرآن زبان گردیدہ و از ہر بن موئے
الفاظ مے برآیند و تمام قالب قاری حکم شجرہ موسوی
پیدا کردہ است درین ملاحظہ در عین قرارت
مستغرق گردد چون درین ملکہ حاصل آید

ارشاد فرماتا ہے اور آیت بشارت پر خوش ہو
اور آیت وعید پر ڈرے اور روئے اور پکار
کر عمدہ آواز سے پڑہے کہ جمعیت خاطر اور
دفع غفلت کا سبب ہے یہہ عام طریقہ ہے اور
خاص یہ ہے کہ طالب بعد شرائط مذکورہ کے
خلوت مین کہ کوئی شخص مخل خلوت نہو دو رکعت
نفل با ادب پڑہکر حضوریت قلب کے ساتہ بیٹہے
اور قرآن شریف روبرو رکہکر کلام ربانی کی عظمت
اور اپنی ذلت کا ملاحظہ کرے اور دلکو تمام خطرون
سے خالی کرکے حقیقت قرآنی مین کہ کلام نفسی حق
کی صفت ہے متوجہ ہو اور اس مراقبہ مین کچہہ دیر توقف
کرے تاکہ خاطر جمع ہو جاوے اور حضوریت حق جیسے
شاگرد کو استاد کے سامنے ہوتی ہے یقیناً حاصل
ہو اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑہکر خشوع و خضوع سے
ترتیل اور تجوید کے ساتہ جیسا کہ استاد کے
سامنے پڑہتے ہین پڑہے اور قرارت کا کوئی
دقیقہ نچھوڑے اور قرارت مین خیال کرے کہ
دل صنوبری اور منہ کی زبان دونون پڑہتے ہین
اور اس ملاحظہ سے غافل نہو اور اگر غفلت ہو جلدی
اعوذ پڑہکر دلکو حاضر کرے جب اس مشق سے خاطر جمع
اور حضوریت حق حاصل ہو جائے تصور کرے کہ
رونگٹا رونگٹا قرآن کی قرارت کے لیئے زبان بنگیا ہے
اور ہر بن مو سے الفاظ نکلتے ہین اور تمام قالب شجرہ
موسوی کا حکم رکہتا ہے عین قرارت مین اس
ملاحظہ مین مشغول ہو جب اس مین ملکہ ہو جائے ہبکے

واصل حق گردد واز فضائل قرآن شریف
طالب را همین کافی ست که از مشغولی او
حضوریت حق و همکلامی او تعالےٰ حاصل
شود و نماز جامع این هر دو ست و دیگر
جمیع اذکار و عبادات و دعا و تسبیحات کونین
را شامل ست و نیز مدارج بے شمار در نماز
مندرج ست که بیانش از طاقت بشرے
دور ست و سالکے که بغلبه استغراق و جذبات
از نماز باز ماند از مدارج بسیار محروم ماند
بلکه بمقصود اصلی نرسد و نماز سری ست
از اسرار آلهی در میان عبد و معبود او که مومن
را در مشغولی آن انقطاع از ماسوا و قرب تام
بحضرت حقتعالے حاصل ست پس طریق سلوک
که بواسطه کلمهٔ طیبه ست بیان کرده شد اکنون
چیزے طریق و کیفیت تلاوت قرآن شریف
و ادار نماز بطور طالبان حق بیان کرده می‌آید

اول بیان طریق تلاوت قرآن شریف

بدانکه تلاوت قرآن افضل عبادات است
و کدام طریق برائے تقرب الی الله سوائے
فرائض بهتر از تلاوت قرآن نیست پس
آداب و استحباب او آنست که باخلاص تمام
با طهارت کامل رو بقبله با ترتیل و خشوع و خضوع
و تحزن بعد اعوذ و بسم الله بلاحظه آنکه کلام
با خدا میکند و گویا او را مے بیند و اگر
نتواند بداند که او مرا می بیند و با وامر و نواهی

الا اللہ سے جناب الٰہی میں رکھکر واصل حق ہو
اور فضائل قرآن شریف سے یہی کافی ہے
کہ اس میں مشغولی ہونے سے حضوریت حق اور
ہمکلامی حاصل ہووے اور نماز ان دونوں کو
تمام جہان کے اذکار و عبادات و دعا و تسبیحات
کو شامل ہے اور نماز کے درجے بہی بیشمار ہیں جن میں
انکا بیان کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اور جو
سالک غلبہ استغراق و جذبات میں نماز سے رہجاتے
ہیں بہت سے مرتبوں سے محروم رہتے ہیں بلکہ مقصود
اصلی کو بہی نہیں پہونچتے اور نماز درمیان عبد اور
معبود کے ایک سر ہے اسرار الٰہی میں سے کہ مومن کو اسمیں
مشغول ہونے سے ماسوا سے انقطاع اور جناب باری
سے قرب حاصل ہو جاتا ہے پس جو طریق سلوک
کلمہ طیبہ کے وسیلہ سے ہے بیان کیا گیا اب کچھ
طریق اور کیفیت تلاوت قرآن شریف اور
ادار نماز بطور طالبان حق کے بیان کی جاتی ہے

اول طریق تلاوت قرآن شریف کا بیان

جاننا چاہیئے کہ تلاوت قرآن بہت بڑی عبادت ہے
اور ادائے فرائض کے سوا اور کوئی عبادت قرب الٰہی
کے واسطے اس سے بہتر نہیں ہے پس اسکا آداب اور
استحباب یہ ہے کہ طہارت کاملہ کے ساتھ نہایت اخلاص
سے قبلہ رو بیٹھکر اعوذ و بسم اللہ پڑھکر خشوع و خضوع سے
ترتیل کے ساتھ پڑہے اور ملاحظہ کرے کہ گویا خدا سے
باتیں کرتا ہے اور اسکو دیکھتا ہے اور اگر یہ نہو سکے
تو یہ خیال کرے کہ وہ مجکو دیکھتا ہے اور اوامر و نواہی

مرا حکم میفرماید و بر آیت بشارت فرحان و بر آیت
وعید ترسان وگریان باشد و بجهر و الحان خوش
که موجب جمعیت خاطر و دفع غفلت است بخواند
و این عام است و طریق خاص آنکه طالب با شرائط
مذکوره در خلوت که کدام مخل خلوت نباشد بعد
ادای دو رکعت نفل با ادب و حضور تمام بنشیند
و قرآن شریف را روبرو نهد و عظمت کلام
کبریائی و تذلل خود ملاحظه نماید و دل را از
جمیع خطرات خالی کرده متوجه بحقیقت قرآنی
که صفت کلام نفسی حق است گردد و درین مراقبه
اندک توقف کند چون خاطر جمع شود و حضوریت
بحق تعالی چون شاگرد پیش استاد بیقین
حاصل آید بعد اعوذ بسم الله بخشوع و خضوع
تمام با ترتیل و تجوید چنانکه پیش استاد
میخوانند و هیچ دقیقه قرارت فرو نگذارند
تلاوت نماید و در عین قرارت خیال کند که زبان
دهن و لسان دل صنوبری هر دو برابر تلفظ
میکنند ازین ملاحظه غافل نشود و اگر غفلت آید
زود اعوذ خوانده دل را حاضر کند چون ازین
مشق جمعیت خاطر و حضوریت بحق تعالی حاصل
آید بعد ازان تصور کند که هر بن موی جسد قاری
برای قرارت قرآن زبان گردیده و از هر بن موی
الفاظ می بر آیند و تمام قالب قاری حکم شجرۂ موسوی
پیدا کرده است درین ملاحظه در عین قرارت
مستغرق گردد چون درین ملکه حاصل آید

ارشاد فرماتا ہے اور آیت بشارت پر خوش ہو
اور آیت وعید پر ڈرے اور روئے اور پکار
کر عمدہ آواز سے پڑھے کہ جمعیت خاطر اور
دفع غفلت کا سبب ہے یہہ عام طریقہ ہے اور
خاص یہ ہے کہ طالب بعد شرائط مذکورہ کے
خلوت مین کہ کوئی شخص مخل خلوت نہو دو رکعت
نفل با ادب پڑہکر حضوریت قلب کے ساتہ بیٹھے
اور قرآن شریف روبرو رکہکر کلام ربانی کی عظمت
اور اپنی ذلت کا ملاحظہ کرے اور دلکو تمام خطرون
سے خالی کرکے حقیقت قرآنی مین کہ کلام نفسی حق
کی صفت ہے متوجہ ہو اور اس مراقبہ مین کچہہ دیر توقف
کرے تاکہ خاطر جمع ہو جاے اور حضوریت حق جیسے
شاگرد کو اُستاد کے سامنے ہوتی ہے یقیناً حاصل
ہو اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑہکر خشوع و خضوع سے
ترتیل اور تجوید کے ساتہ جیساکہ اُستاد کے
سامنے پڑھتے ہین پڑہے اور قرارت کا کوئی
دقیقہ نچھوڑے اور قرارت مین خیال کرے کہ
دل صنوبری اور مُنہ کی زبان دونون پڑھتے ہیں
اور اس ملاحظہ سے غافل نہو اور اگر غفلت ہو جلدی
اعوذ پڑہکر دلکو حاضر کرے جب اس مشق سے خاطر جمع
اور حضوریت حق حاصل ہو جائے تصور کرے کہ
رونگٹا رونگٹا قرآن کی قرارت کے لیئے زبان بنگیا ہے
اور ہر بن موے سے الفاظ نکلتے ہین اور تمام قالب شجرہ
موسوی کا حکم رکہتا ہے عین قرارت مین اسی
ملاحظہ مین مشغول ہو جب اس مین ملکہ ہو جائے ہیکے

بعد ازان در قرارت تصور کند که حق تعالی بزبان
قاری میخواند و او می شنود و بعد ازان تصور
کند که سالک می خواند و حق بگوش سالک
می شنود چون درین ملکه شود بعد ازان در
قرارت خود تصور کند که او تعالے خود میخواند
و خود می شنود و این هیچ نیست نه وجود سالک
نه وجود موجودات بجز آنکه آواز لیست که
از هر جهت مے آید و سالک درین محو است
و چون این مرتبه بکمال رسد بفضل تعالے
امید هست که معنے حقیقی و اسرار قرآنی
منکشف گردد و سالک بمطلوب خود برسد

بیان طریق ادار نماز

سالک طریقت را باید که در ادائے هر اعمال
خصوصاً نماز بر مغز و ارواح آنها که مراد
از حب دلی و اخلاص نیت و خشوع و قبولیت
بدرگاه او تعالی و محویت پیش احدیت هست
محافظت نماید اما اگرچه نماز اہل حقیقت حقیقت
نماز هست و بدان رسیدن و چنان گزاردن
مشکل هست و صعوبتے بسیار دارد لیکن جهد و
کوشش می باید کرد مگر خدا تعالی آسان گرداند والذین
جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا طریق ادایش آنکه اول نماز
را صورتے تصور کند که دل وے نیت خالص و روح
او حضور و تن او اعمال ظاهر و اعضار رئیسه
او ارکان و حواس او تعدیل ارکان و تحسین قرارت
هست تا یکے ازین مراتب نباشد نزد اہل الله نماز

بعد تصور کرے کہ حق تعالی خود قاری کی زبان
سے پڑہتا ہے اور وہ سنتا ہے اور پھر تصور کرے
کہ سالک پڑہتا ہے اور حق تعالے سالک کے
کان سے سنتا ہے جب اسمین ملکہ ہو جائے
اپنی قرارت مین تصور کرے کہ سالک پڑہتا ہے
اور خود سنتا ہے اور یہ نہ وجود سالک نہ وجود
موجودات کچھ بھی نہین ہے۔ ہان ایک آواز
ہے کہ ہر طرف سے آتی ہے اور سالک اُس مین
محو ہے۔ اور جب یہ مرتبہ کمال کو پہنچ جائے فضل
خدا سے اُمید ہے کہ معنے حقیقی اور اسرار قرآنی
اُسپر منکشف ہو جائین اور سالک اپنے مقصود کو پہنچے

طریق ادا نماز کا بیان

سالک طریقت کو چاہیئے کہ ہر عمل کے ادا کرنے مین
اور خصوصاً نماز مین اُسکے مغز اور روح کی محافظت
کرے دلی اور خلوص نیت اور خشوع سے درگاہ الٰہی مین
قبولیت اور محویت حاصل ہوتی ہے اگرچہ اہل حقیقت
کی نماز نماز کی حقیقت ہے اور ایسا ادا کرنا بھی
مشکل ہے۔ اور بہت سخت ہے لیکن کوشش
کرنی چاہیئے شاید اللہ تعالی آسان کردے
والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا
اُسکے ادا کرنیکا طریق یہ ہے کہ اول نماز کی ایک
صورت تصور کرے کہ اُسکا دل نیت خالص اور روح
حضوری اور تن اعمال ظاہر اور اعضار رئیسہ ارکان اور
حواس تعدیل ارکان اور تحسین قرارت ہے جبتک اُن
مراتب مین سے ایک بھی نہوگا اہل اللہ کے نزدیک نماز

نبود ونیز نماز را طہارت حقیقی باید کہ بے آن نیز
نماز نشود وآن طہارت دل ہست از ماسوا اللہ
کہ نظر قبولیت حق بر دل ہست کہ ان اللہ لا
ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم ونیاتکم پس ہرگاہ کہ دل
نجس ہست بدن چگونہ پاک شود کہ بدن تابع
دل ہست پس چنان کن کہ دل از غیر اللہ پاک
باشد وجز حق تعالی مستحق کرامت وسزاوار
بزرگی ہیچکس را ندانند تا قول اللہ اکبر درست
آید وچون دست برائے تکبیر برداری دانی
کہ از دو جہان دست برداشتم ودر وجہت وجہی
روی دل بہمت تمام متوجہ بحق بود وچون الحمد
للہ گوئی بدانی کہ در عالم ہیچکس مستحق حمد نیست
وجمیع محامد باو راجع ہست ودر رب العلمین
تصور کنی کہ ہیچ رب نیست بجز او تعالی ودر الرحمن
الرحیم امید بر کرم ورحمت او داری وبدان واثق باشی
ودر ملک یوم الدین خوف را پیش گیری ودر
قیامت را مشاہدہ کنی ودر الامر یومئذ
للہ یقین نمائی وچون ایاک نعبد گوئی
یقین دانی کہ لا موجود الا اللہ ودر ایاک
نستعین بحقیقت ملاحظہ کنی کہ لا فاعل الا
اللہ ودر اھدنا الصراط المستقیم بدل الٰہی
طلبی کہ بحق رساند واز صراط الذین انعمت علیہم
آن راہے خواہ کہ انبیا واولیا رفتہ اند
ودر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

نہوگی اور نماز کے لئے طہارت حقیقی کا ہونا بھی ضروری
ہے کیونکہ اسکے بغیر بھی نماز نہین ہوتی - اور وہ
طہارت دل کا ماسوا اللہ سے پاک ہونا ہے کہ حق
کی قبولیت کی نظر دل پر ہے ان اللہ لا ینظر
الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و
نیاتکم پس جو وقت دل نجس ہو بدن کیونکر پاک ہوسکتا ہے
کیونکہ بدن دل کا تابع ہے پس ایسا کر کہ دل
ماسوا اللہ سے پاک ہوجائے اور حق تعالی کے سوا
کرامت اور بزرگی کے لائق اور مستحق کسی کو نجانے
تاکہ اللہ اکبر کہنا درست ہو اور جب تکبیر کے واسطے
ہاتھ اٹھائے تو جانے کہ مین نے دونو جہان سے ہاتھ
اٹھایا اور وجہت وجہی مین دل کا منہ نہایت ہمت
سے حق کیطرف متوجہ کرے - اور جب الحمد للہ
کہے جانے کہ عالم مین کوئی حمد کا مستحق نہین ہے
اور تمام تعریفین اسیطرف راجع ہوتی ہین اور رب
العالمین مین تصور کرے کہ سوائے اسکے کوئی
رب نہین ہے اور الرحمن الرحیم مین اسکی رحمت
اور کرم کی امید رکھے اور اسپر مضبوط رہے اور
مالک یوم الدین مین خوف اور قیامت کے دنکا
مشاہدہ کرے اور الامر یومئذ للہ کا یقین کرے اور
جب ایاک نعبد کہے یقیناً سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
اور ایاک نستعین مین حقیقت لا فاعل الا اللہ کا ملاحظہ
کرے اور اھدنا الصراط المستقیم سے دل مین ایسا رستہ
ڈھونڈے کہ حق تک ہم پہنچائے اور صراط الذین انعمت علیہم
مین انبیا اور اولیا کا رستہ طلب کرے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

پناہ جوید از غضب او و از گمراہی نفس خود و در حالت
قیام استقامت بر طریق شریعت و طریقت خواہی و در
رکوع عظمت الٰہی و تذلل نفس خود و در سجدہ فنا بر
نفس و اثبات حق خواہی و در تشہد محویت خود و شاہد
حق خواہی و دران کوشی کہ ہرچہ در نماز خوانی بدان
صادق باشی و الا فمن اظلم ممن کذب علے اللہ و کذب
بالصدق و در حضور و اخلاص جہد کن و ہر نمازی
کہ بجا آری مراقب باش دران و اگر حضورے نبود و یا
قصورے واقع شود باز اعادہ نمائی حتی کہ پنج یا ہفت
بار ہمین طور کنی امید قوی ہست کہ بحکم آنکہ من طلب
شیئا وجد وجد یعنی جوئندہ یابندہ این دولت بوصول
انجامد و نیز برین قناعت مکن بلکہ ہموارہ ملتجی بصفت
ایجابی و تعالے باشی تا بنماز حقیقی برسی و حق را یابی و بگوئی و برین
عمل نمائے بیت

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید

ان شاء اللہ تعالی دست طلب بدامن مطلوب برسد
بمنہ و کرمہ۔

طریق دیگر در ادائے نماز

بدانکہ وقت ادائے نماز روے قلب را بسوے
حقیقت کعبہ کہ صفت موجودیت حق است سازد
و نور حقیقت نماز را کہ صفت الوہیت او
تعالے ہست ملاحظہ نماید و تصور حقیقت
خود کہ مرتبہ عبدیت است

سے لڑنکے غضب اور اپنے نفس کی گمراہی سے
پناہ مانگے اور حالت قیام مین شریعت و طریقت
کے موافق استقامت چاہیے اور رکوع مین عظمت الٰہی
اور اثبات حق اور تشہد مین مشاہدہ حق مین اپنی
محویت کا خواہان ہو اور اسمین کوشش کرے کہ
جو کچھ نماز مین پڑہے اُسپر سچا رہے ورنہ فمن
اظلم ممن کذب علے اللہ و کذب بالصدق
اور حضور و اخلاص مین کوشش کرے اور جو نماز
پڑہے اُسمین مراقب ہو اور اگر اُسمین حضوری
نہو پہر لوٹا دے اگر پہر حضوری مین قصور واقع
ہو پہر لوٹا دے جب پانچ سات دفعہ اسی طرح
کریگا یقین ہے کہ بحکم من طلب شیئا وجد وجد
یعنی جوئندہ یابندہ یہ دولت حاصل ہوگی۔
اور اسی پر قناعت نکرے بلکہ ہمیشہ اُسکی صفت
ایجابی کی استدعا رکہے تا کہ نماز حقیقی حاصل
ہو اور حق کو پاوے اور اُسپر عمل کرے۔ بیت

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید

ان شاء اللہ مطلب حاصل ہوگا اور بطفیل احسان اللہ کریم

ادائے نماز کا دوسرا طریق

جاننا چاہیے کہ نماز ادا کرنیکے وقت دل کے منہ
کو حقیقت کعبہ کیطرف کہ موجودیت حق کی صفت
ہے کرے اور نماز کے نور حقیقت کو کہ اللہ تعالے
کی الوہیت کی صفت ہے ملاحظہ کرے اور اپنی
حقیقت کا تصور کہ عبدیت کا مرتبہ ہے نہایت

بعجز تمام پیش آرد و خالص نیت ادا خدمت
عبدیت کند و برائے تکبیر دست بر دارد و
خیال نماید که از هر دو جهان دست بر داشته
رجوع الی الله گشته و بگوید الله اکبر و تصور کند
گویا که نفس خود را به تکبیر ذبح کرده فنا ساخت
و بعد تسبیح و تحمید قرارت شروع کند و در
قرارت ملاحظه قبولیت حق تعالی کند چنانکه
در حدیث شریف آمده است که وقتیکه گفت
بنده اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمود حق تعالی
بر من حمد کرد بندهٔ من چون گفت الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ فرمود حق تعالی بر من ثنا کرد بنده من
چون گفت مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرمود حق تعالی بیان
بزرگی من کرد بنده من هر گاه که گفت اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ فرمود حق تعالے
که این درمیان من و درمیان بنده من است
و مر بنده مراست آنچه خواست و وقتیکه گفت
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ
لَا الضَّآلِّیْنَ فرمود حق تعالے این برائے
بنده من است و مر بنده مراست
آنچه خواست پس در ملاحظه محاذبه
مستغرق گردد و در رکوع نظر بر پشت
پا دارد و ملاحظه عظمت و کبریائی او
تعالے و تذلل خود کند و در سجود
نظر بر پرهٔ بینی دارد و ملاحظه علو

عجز سے پیش کرے۔ اور عبدیت کی خدمت کو
خالص نیت سے ادا کرے۔ اور تکبیر کے واسطے
ہاتھ اٹھائے اور خیال کرے کہ مین دونو جہان سے
دست بردار ہوکر اللہ کی طرف رجوع ہوا اور
اللہ اکبر کہکر تصور کرے کہ گویا اپنے نفس کو تکبیر
سے ذبح کرکے فنا کر دیا۔ اور تسبیح و تحمید کے بعد قرات
شروع کرے اور قرات مین حق تعالی کی قبولیت
کا ملاحظہ کرے چنانچہ حدیث شریف مین آیا
ہے کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے اللہ
تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف
کی اور جب الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو فرماتا
ہے کہ میرے بندہ نے میری ثنا کی۔ اور جب مٰلِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندہ
نے میری بزرگی بیان کی اور جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہہ میرے
اور میرے بندہ کے درمیان مین ہے اور جو
کچھہ اُس نے چاہا وہ خاص اُسی کے واسطے
ہے اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
کہتا ہے تو فرماتا ہے کہ یہ میرے بندہ کے واسطے
ہے اور جو کچھہ اُسنے چاہا وہ سب اسی کے واسطے
ہے پس ملاحظہ جواب مین مستغرق ہو اور رکوع
مین پشت پا پر نظر رکھے اور اللہ تعالی کی عظمت
اور کبریائی اور اپنی ذلت کا ملاحظہ کرے اور سجدہ
مین ناک کے نتھنے پر نظر رکھے۔ اور اُسکی بلندی

او تعالی و تحقر و خاکساری خویش نماید و در قعده
نظر بر سینه دارد و ملاحظه معنے التحیات کند و
در آن حالت یقین داند که در حضور حق تعالی
در مجلس انبیا داخل است و نیز در هر نماز ملاحظه آن
تعبد الله کانک تراه ملحوظ دارد و اگر خطره آید ملاحظه
لا صلوٰۃ الا بحضور القلب دفع سازد و در قرأت
آواز تلفظ چنان باید که گوش خود بشنود بلکه
هر که برابر او باشد او هم استماع نماید اما چندان
جهر نکند که آواز از حلق بر آید الا در نماز جهریه۔

طریق دیگر نماز

بشرائط معهوده در حالت نماز نور حقیقت را
مثل ستاره درخشان در عین قیام بر سجده
گاه و در رکوع بر پیشانی و در حالت سجده بر پره
بینی و قعود برابر سینه مشاهده کند و مستغرق
گردد پس چون باین طور مذکور در اداے نماز
مزاولت و مشق نماید بعونه تعالے نماز حقیقی سود و
حقائق و معارف گوناگون مکشوف گردد و
مرتبه الصلوٰۃ معراج المومنین همین است
که مقصود دنیا و ما فیها را گذاشتن و با حق
پیوستن است وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ
خداوندا مارا و جمیع دوستان مارا و همه
طالبان حق را ازین دولت مشرف گردان
و درین بمیران و برانگیزان بمنه و کرمه و
بحرمت النبی و آله و صحابه اجمعین آمین آمین

اور اپنی حقارت اور خاکساری کا ملاحظہ کرے
اور قعدہ مین سینہ پر نظر رکھے اور التحیات کے
معنے کا ملاحظہ کرے اس حالت مین یقینا جانے
کہ اللہ تعالے کے سامنے مجلس انبیا مین داخل
ہے اور ہر نماز مین اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کا
ملاحظہ ملحوظ خاطر رکھے اور اگر خطرہ پیدا ہو تو
لا صلوٰۃ الا بحضور القلب کے ملاحظہ سے دفع کرے
اور قرأت مین اتنی آواز چاہیئے کہ اپنے کان سن لین
بلکہ جو شخص برابر ہو وہ بھی سن لے مگر اتنا پکار کر
نہ پڑھے کہ حلق سے باآواز نکلے ہان نماز جہریہ مین بیشک پکار کر پڑھے

نماز کا دوسرا طریق

شرائط معہودہ کے ساتھہ نور حقیقت کو چمکنے والے
ستارون کی مانند عین قیام مین سجدہ گاہ پر
رکوع مین پیشانی پر سجدہ مین ناک کے نتھنے پر
قعود مین سینہ کے برابر مشاہدہ کرے اور
مستغرق ہو پس جب اس طرح پر نماز مین مزاولت اور
مشق کریگا مدد الٰہی سے نماز حقیقی حاصل ہوگی۔ اور
طرح طرح کی حقیقتین اور معرفتین ظاہر ہون گی الصلوٰۃ
معراج المؤمنین کا یہی مرتبہ ہے اور دنیا و ما فیہا
کے مقصود کو چھوڑنا اور حق سے ملنا ہے
وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ اے اللہ ہم کو
اور تمام دوستون اور طالبان حق کو
اس دولت سے مشرف کر اور اسی
مین مارا اور اسی مین اٹھا بمنہ و کرمہ و
بحرمت النبی و آلہ و صحابہ اجمعین آمین آمین

طریق حصول زیارت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد نماز عشا با طہارت کامل وجامہ نو واستعمال خوشبو
با ادب تمام روبسوے مدینہ منورہ نشیند وملتجی از جناب
قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال
مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود ودل را از جمیع
خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم بلباس بسیار سفید وعمامہ سبز وچہرہ منور
مثل بدر بر کرسی تصور کند والصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ راست والصلوۃ والسلام علیک
یا نبی اللہ چپ والصلوۃ والسلام علیک یا
حبیب اللہ در دل خود ضرب کند این درود
شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند بعد از
این ہر سہ درود اللّٰھم صل علی محمد کما امرتنا
ان نصلی علیہ اللّٰھم صل علی محمد کما ھو اھلہ
اللّٰھم صل علی محمد کما تحب وترضاہ ہر قدر کہ
تواند بعد طاق بخواند وبوقت خفتن بست ویکبار
سورۂ اذا جاء نصر اللہ خواندہ بتصور جمال مبارک
درود گویان سر بسوے قطب و رو بقبلہ
و بدست راست بخسپد والصلوۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ خواندہ برکف راست
دمیدہ و زیر سر نہادہ بخسپد این عمل
بشب جمعہ یا بشب دوشنبہ بکند چند
بار بعمل آرد ان شاء اللہ تعالے بمطلوب
خواہد رسید۔

حضرت کی زیارت کا طریق

عشا کی نماز کے بعد طہارت کامل کے ساتھ نیا
کپڑا پہنکر خوشبو لگا کر نہایت ادب سے مدینہ منورہ
کی طرف مونھ کرکے بیٹھے اور جناب الٰہی میں حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
کی التجا کرے اور دل کو تمام خطروں سے خالی کرکے آنحضرت
کی صورت کا اس طرح پر خیال کرے کہ گویا آپ بہت سفید
کپڑے پہنے سبز عمامہ باندہے ہوئے کرسی پر بیٹھے ہیں
اور چہرہ مبارک آپکا چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ اور
داہنی طرف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اور بائیں طرف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اور
دل میں اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کی
خوب ضرب لگائے اور پے درپے جسقدر ہوسکے
درود شریف پڑہے اسکے بعد جسقدر ہوسکے بعدد
طاق یہ تینوں درود پڑہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ اور سونے کے وقت اکیس مرتبہ سورۂ نصر
پڑہ کر آپکے جمال مبارک کے تصور میں درود پڑہتا ہوا قطب
کی طرف سر اور قبلہ کی طرف مونہہ کرکے اَلصَّلوٰۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ داہنے ہاتھ پر دم
کرکے اسکو سر کے نیچے رکہکر سو رہے یہ عمل جمعہ کی
رات یا پیر کی رات کو کرے چند مرتبہ عمل میں لائے
ان شاء اللہ تعالے مطلوب حاصل ہوگا۔

طریق صلوٰۃ کن فیکون

براے مشکلکشائے سریع الاثر ہست ہر کسے را کہ
حاجتے سخت و دشواری پیش آید در شب چہار
شنبہ و پنجشنبہ و باطہارت تمام و اخلاص کامل
دو رکعت نماز گزارد در رکعت اول سورۂ فاتحہ
یکبار سورۂ اخلاص صد بار و در دوم سورۂ فاتحہ
صد بار و سورۂ اخلاص یک بار بخواند و صد بار
این چنین گوید کہ اے آسان کنندہ دشواریہا و اے
روشن کنندہ تاریکیہا و صد بار استغفار و صد بار درود
شریف بخواند و بحضور قلب از خدا تعالیٰ دعا کند
چون شب سوم آید بعد اداے نماز وغیرہ سر
برہنہ بودہ و آستین راست برآوردہ در گردن
بیندازد و بگریہ وزاری از جناب آلہی دعا
کند پنجاہ بار ان شاء اللہ تعالےٰ ضرور دعا
او مستجاب شود و این عمل در خاندان چشتیہ
بسیار مجرب ہست و سریع الاثر ہست و این را
صلوٰۃ کن فیکون براے ہمین نامند کہ در مطلب
برآری جلد تاثیر کند۔

طریق نماز استخارہ

بدانکہ در ہر امر استخارہ کند بعدہ آن کار را عمل
آرد و در استخارۂ مسنونہ ہیچ خواب و رؤیا ضرور
نیست فقط اطمینان قلبی کافی ہست اگر فرصت
نباشد صرف بر دعا اکتفا نماید طریقش اینست
کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ ادا نماید

نماز کن فیکون کا طریق

جس شخص کو کوئی سخت اور مشکل حاجت پیش آئے تو
بدھ اور جمعرات اور جمعہ کی رات کو طہارت تمام اور
اخلاص کامل سے دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت
مین سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص
سو مرتبہ اور دوسری مین سورہ فاتحہ سو مرتبہ
اور سورہ اخلاص ایک مرتبہ پڑہے اور
سو دفعہ اسطرح کہے کہ اے دشواریون کے
آسان کرنے والے اور اے تاریکیون کے روشن
کرنے والے اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ
درود شریف پڑہے اور حضوریت قلب کے ساتہ
اللہ تعالیٰ سے دعا کرے جب تیسری رات آئے
نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر ننگے سر ہوکر داہنی
آستین نکالکر گردن مین ڈالے اور رو روکر جناب
الٰہی سے پچاس دفعہ دعا کرے ان شاء اللہ تعالےٰ
اسکی دعا ضرور قبول ہوگی۔ اور یہ عمل خاندان چشتیہ
مین بہت مجرب اور سریع التاثیر ہے اور اسی لیے
اسکو نماز کن فیکون کہتے ہین کہ مطلب برآری مین سریع الاثر ہے

نماز استخارہ کا طریق

ہر کام مین پہلے استخارہ کرے اسکے بعد وہ کام شروع
کرے استخارہ مسنونہ مین کوئی خواب وغیرہ
دیکہنے کی ضرورت نہین فقط اطمینان قلبی کافی
ہے اگر فرصت نہو صرف دعا پر اکتفا کرے اسکا
طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑہے

و در رکعت اول بعد فاتحہ سورۂ کافرون و در دوم
سورہ اخلاص بخواند بعد سلام این دعا
بخواند اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ
بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ
خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ
اَمْرِیْ وَ اٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ
وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ فِیْ عَاجِلِ
اَمْرِیْ وَ اٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ
وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

طریق دیگر استخارہ

مشائخ چشتیہ فرمودہ اند کہ بعد نماز عشاء دوگانہ
بہ نیت استخارہ بگزارد در ہر رکعت بعد از
فاتحہ سورہ اخلاص سہ بار بخواند بعد سلام
اول و آخر درود شریف سہ سہ بار یا سلام
سلمنی سہ صد و شصت بار بخواند بعدہ
این چہار اسم را صد صد بار یعنی یا علیم علمنی
یا بشیر بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی بعدہ
رو بسوئے قبلہ و سر بطرف قطب کردہ و پائے
بجانب جنوب کردہ بر زمین بخسپد اگر معذور
ہست اختیار دارد اما با کس سخن نگوید
درود گویان بخسپد و این عمل را

پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون
اور دوسری مین سورہ اخلاص پڑہے سلام
پہیرنے کے بعد یہہ دعا پڑہے اللھم انی
استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک و
اسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر
و تعلم ولا اعلم و انت علام الغیوب اللھم ان
کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی و معاشی
و عاقبۃ امری او فی عاجل امری و اٰجلہ فاقدرہ لی و یسرہ
لی ثم بارک لی فیہ و ان کنت تعلم ان ھذا الامر
شر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری او فی
عاجل امری و اٰجلہ فاصرفہ عنی و اصرفنی عنہ
و اقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ

استخارہ کا دوسرا طریق

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد
استخارہ کی نیت سے دو رکعت پڑہے اور
ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص
تین تین بار پڑہے سلام کے بعد اول و آخر تین
تین بار درود شریف پڑہکر یا سلام سلمنی تین سو
ساٹہہ دفعہ پڑہکر یہہ چار اسم یعنے یا علیم علمنی
یا بشیر بشرنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بین لی سو سو
مرتبہ پڑہے پہر قبلہ کیطرف منہ اور قطب کی طرف سر
اور جنوب کی طرف پاؤن کرکے زمین پر سو رہے
اور اگر معذور ہے مختار ہے مگر کسی سے بات چیت
نکرے درود شریف پڑہتا پڑہتا سو جائے اور یہ عمل

به شب پنجشنبه و یا دوشنبه بجا آرد اگر در یک شب
معلوم نشود تا سه یا هفت شب بخواند ان شاء
الله تعالیٰ هرچه مقصود باشد معلوم شود۔

دیگر طریق

سورۂ فاتحه یکبار سورۂ ناس سه بار سورۂ فلق
سه بار سورۂ اخلاص سه بار سورۂ کافرون سه بار سورۂ
اذا جاء نصر الله بست و پنج بار بعده هر قدر که تواند درود
شریف بخواند چندانکه درود گویان بخسپد بوقت
خفتن بدست راست تف زده و دست بزیر کله نهاده بخسپد

کیفیت اعمال متفرقہ صبح و شام

بدانکه شاغل اشغال قلبیه را ضرور است که سوای فرائض
و واجبات و سنن بعضے از عبادات و طاعات و اوراد
و وظائف لسانیه که ممد و مقوی و مفید صفائی قلب
باشند بعمل آرد چنانچه نماز تهجد که دوازده رکعت است و نماز
اشراق که شش رکعت است و دو نیز آمده است و چهار
رکعت صلوٰة الضحیٰ و چهار رکعت صلوٰة الزوال و شش
رکعت صلوٰة الاوابین و بست رکعت هم آمده اند و چهار
رکعت سنت قبل عصر و چهار رکعت قبل عشا و روز جمعه
صلوٰة التسبیح اگر فراغ باشد بخواند و سه روز ایام بیض و
دو روزه پنجشنبه و دوشنبه و شش روزه شوال نیز روزه اول ماه ذی الحجه
اگر تواند روزه عرفه ضرور دارد و روزه عاشورا و هشت
روزه اول ماه رجب و اول شعبان دارد و تلاوت
قرآن شریف بقدر یکه در چهل روز

پیر یا جمعرات کی رات کو کرے اگر ایک رات میں
معلوم نہ ہو تین رات یا سات رات کرے انشاء اللہ
تعالیٰ جو کچھ مقصود ہوگا معلوم ہو جائیگا۔

دوسرا طریق

سورۂ فاتحہ ایکبار سورۂ ناس تین بار سورۂ فلق تین بار
سورۂ اخلاص تین بار سورۂ کافرون تین بار سورۂ نصر
پچیس بار پڑھے اسکے بعد جسقدر ہو سکے درود شریف پڑھے
یہانتک کہ درود پڑھتا پڑھتا سو جائے اور سوتے وقت
دائیں ہاتھ پر پھونک کر گلے کے نیچے رکھکر سوئے۔

بیان اعمال متفرقہ صبح و شام

جاننا چاہیئے کہ اشغال قلبیہ کے شاغل کو فرائض
و واجبات و سنن کے علاوہ بعض عبادتیں اور طاعتیں
اور وظیفہ وظائف زبانی بھی کہ صفائی قلب کی مدد
معاون ہیں ضرور عمل میں لانا چاہییں مثلاً بارہ
رکعت تہجد کی اور چھ رکعت یا دو رکعت اشراق کی
اور چار چاشت کی اور چار زوال کی اور چھ یا
بیس صلوٰۃ الاوابین کی اور چار رکعت عصر سے
پہلے اور چار عشا سے پہلے اور اگر فرصت ہو جمعہ
کے روز صلوٰۃ التسبیح پڑھے اور ایام بیض کے
تین روزے اور دو پیر اور جمعرات کے اور چھ شوال
کے اور نو شروع ذی الحجہ کے رکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے
عرفہ اور یوم عاشورا کا روزہ اور آٹھ شروع رجب اور شعبان
کے ضرور رکھے اور قرآن شریف کی تلاوت اسقدر کہ چالیس

ختم کند و در میان سنت و فرض صبح چہل و یکبار
سورۂ فاتحہ مع تسمیہ بخواند و بعد نماز صبح سورۂ یٰسین
و دہ بار کلمہ چہارم و صد بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ
بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
بخواند و صد بار استغفر اللہ صبح و شام و کلمہ طیب
صد بار و چہل و یک بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ
مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ و درود شریف
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ہر قدر کہ تواند بخواند بعد نماز ظہر
سورۂ انا فتحنا و نیز اگر تواند منزل دلائل الخیرات
نیز بخواند و بعد نماز عصر سورۂ عم یتساءلون و صد بار
آیۂ کریمہ و بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ و بعد نماز
عشا سورۂ ملک یا سجدہ و صد و یک بار یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اول و آخر درود
یازدہ یازدہ بار بحضور قلب و تصور معنی بخواند
و نیز صبح و شام سید الاستغفار یک بار و نوبت
و نہ نام یک بار و اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ
السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ
رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
و آیۃ الکرسی و آیۃ آمن الرسول تا آخر
سورۂ یک بار و اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ سہ بار و آیات آخر سورۂ حشر

دن میں ایک قرآن شریف ختم ہو جائے اور صبح
کی سنت و فرض کے درمیان میں سورۂ فاتحہ معہ بسم اللہ
اکتالیس دفعہ پڑہے اور صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین
اور دس بار چوتھا کلمہ اور سو بار سبحان اللہ و بحمدہ سبحان
اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ پڑہے اور سو دفعہ صبح و
شام استغفر اللہ اور سو دفعہ کلمہ طیب اور اکتالیس دفعہ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ
تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ اور جسقدر
ہوسکے درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
پڑہے اور نماز ظہر کے بعد سورۂ انا فتحنا اور اگر ہوسکے
دلائل الخیرات کی منزل بہی پڑہے اور عصر کی نماز
کے بعد سورۂ عم یتساءلون اور سو دفعہ آیۂ کریمہ
اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ اور عشا کے بعد
سورۂ ملک یا سورۂ سجدہ اور ایک سو ایک دفعہ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اول آخر درود
گیارہ گیارہ بار پڑہکر حضوریت قلب اور تصور معنے
کے ساتھ پڑہے اور صبح و شام سید الاستغفار ایک
دفعہ اور نو دُنہ نام ایک دفعہ اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ
حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اور آیۃ الکرسی اور آیۃ آمن الرسول آخر تک ایک
ایک بار اور اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ تین بار اور سورۂ حشر کی آخر کی آیتین

یک بار وسہ بار بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی
الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم وسہ بار
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
صلی اللہ علیہ وسلم بخواند ویک بار حزب البحر اگر تواند
بخواند بعد ہر نماز آیۃ الکرسی یک بار وسی وسہ بار
سبحان اللہ وسی وسہ بار الحمد للہ وسی وسہ بار اللہ اکبر ویکبار
چہارم کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت
بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر
بخواند ودر وقت شروع طعام بسم اللہ الخ بعدہ
اللھم بارک لنا فیہ وبعد فراغ طعام الحمد للہ
الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من
المسلمین بخواند ووقت خواب سورہ
فاتحہ وآیۃ الکرسی یک یک بار ومعوذتین سہ
سہ بار وآیات آخر سورہ کہف بخواند ووقت
بیدار شدن از خواب کلمہ چہارم بخواند ودر حین
دخول خلا اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
ووقت برآمدن از خلا غفرانک بخواند ودر ہر وقت
نشست وبرخاست بسم اللہ واللہ اکبر واللھم انی اسئلک
رضاک معمول دارد وہم بعد نماز صبح وبعد نماز عصر
مسبعات عشر ہم بخوانند ودیگر اوراد بسیار اند اگر
زیادہ مطلوب باشد از کتب حدیث مثل حصن حصین
وغیرہ بگیرند باقی بہر حال باشتغال قلبیہ مشغول
باشند ونیز بعضے بزرگان برائے جمعیت ظاہری وباطنی
ختم خواجگان بعد نماز ظہر ویا بعد فراغ نماز چاشت

ایک بار اور بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی
الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار اور رضیت
باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا صلی
اللہ علیہ وسلم تین بار اور حزب البحر ایک
بار اور اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی
ایک بار اور سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر
تینتیس تینتیس بار اور چوتہا کلمہ یعنے لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ
قدیر پڑہے اور کہانا کہانے کے شروع مین بسم اللہ تمام
اور اللھم بارک لنا فیہ اور جب کہانا کہا چکے الحمد للہ
الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین
پڑہے اور سونیکے وقت سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی
ایک ایک بار اور معوذتین تین تین بار اور سورہ
کہف کی آخر کی آیتین اور بیدار ہونیکے وقت
چوتہا کلمہ پڑہے اور جب پاخانہ مین جائے تو
اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور نکلے تو
غفرانک کہے اور بیٹہتے اٹہتے ہر وقت بسم اللہ اللہ
اکبر واللھم انی اسئلک رضاک کا معمول رکہے اور صبح
اور عصر کی نماز کے بعد مسبعات عشر پڑہے اور اور
بہت سے ورد وظائف ہین اگر زیادہ مطلوب
ہون حدیث کی کتابون مین سے جیسے حصن حصین
وغیرہ ہے لے لے باقی ہر حال مین اشغال قلبیہ
کا شغل رکہے اور بعضے بزرگ جمعیت ظاہری و
باطنی کے واسطے ظہر یا چاشت کی نماز کے بعد

میخوانند طریقش آنکه اول سورہ فاتحہ ہفت بار
بعدہ سورہ الم نشرح ہفتاد و نہ بار و درود شریف
صد بار بعد ازان یکہزار بار سورہ اخلاص بعد ازان
ہفت بار سورہ فاتحہ و صد بار درود شریف و صد
بار این اسما یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات
و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا دافع
الدرجات و یا شافی الامراض و یا
مجیب الدعوات و یا ارحم الراحمین میخوانند

طریق ختم خواجگان چشت

برائے ہر مہمے وضو کردہ رو بقبلہ نشیند اول
دہ بار درود شریف بعد ازان سہ صد و شصت بار
این دعا بخواند لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ
بعدہ سہ صد و شصت بار سورہ الم نشرح بیستر
بازہ دعا مذکور سہ صد و شصت بار بخواند پس دہ بار
درود شریف خواندہ ختم کنند و حاجت از خدا تعالی سوال کنند

طریق ختم خواجگان قادریہ

برائے حصول مہمات اول دو رکعت نفل میخوانند بعد
ازان یکصد و یازدہ بار سورہ الم نشرح میخوانند بعد
ازان کلمہ تمجید یکصد و یازدہ بار و سورہ یسین یکبار
بعد ازان اگر ختم کلان خوانند سورہ الم نشرح ہزار و
یازدہ بار بخوانند و اگر ختم خورد خوانند یکصد و چہل
و یکبار بخوانند بعد ازان در ہر تقدیر درود شریف
یازدہ بار بخوانند و از خدا تعالی مطلب بخواہند

خواجگان بھی پڑھتے ہیں اسکا طریقہ یہ ہے کہ اول
سورہ فاتحہ سات بار اور الم نشرح اناسی دفعہ اور
درود شریف سو دفعہ سورہ اخلاص ایکہزار مرتبہ
پھر سورہ فاتحہ سات دفعہ درود شریف سو دفعہ اور
یہ نام یا قاضی الحاجات و یا کافی المہمات و یا دافع
البلیات و یا حل المشکلات و یا دافع الدرجات
و یا شافی الامراض و یا مجیب الدعوات و یا
ارحم الراحمین سو سو دفعہ پڑھے۔

ختم خواجگان چشت کا طریق

ہر مہم کے واسطے وضو کرکے قبلہ رو بیٹھے اور پہلے
دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تین سو ساٹھ مرتبہ
لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ پڑھکر تین سو
ساٹھ دفعہ سورہ الم نشرح پڑھکر پھر تین سو ساٹھ
مرتبہ دعائے مذکور پڑھے اسکے بعد دس دفعہ درود
شریف پڑھکر ختم کرے اور خدا تعالے سے دعا کرے

ختم خواجگان قادریہ کا طریق

کسی کام کے حاصل ہونیکے واسطے اول دو رکعت
نفل پڑھے اسکے بعد ایک سو گیارہ دفعہ سورہ الم نشرح
اور ایک سو گیارہ دفعہ کلمہ تمجید اور ایکبار سورہ یسین
پڑھے اما اگر بڑا ختم پڑھنا منظور ہو تو ایکہزار گیارہ
مرتبہ الم نشرح پڑھے اور اگر چھوٹا ختم منظور ہو تو
ایک سو اکتالیس دفعہ مگر بہر حال اسکے بعد درود شریف
ایک سو گیارہ دفعہ ضرور پڑھے اور خدا سے مطلب چاہیے

فصل در بیان موانع راہ سلوک و طریق دفع آن

بدانکہ طالب حق را حدیث نفس و خطرات یعنی وتفکرات لا یعنی وتشویشات خاطر مانع از راہ سلوک ہست واین مرض سخت ہست بزرگان علاج آنہا فرمودہ اند پس اگر طالب حق را در اشغال ونسبت قلبیہ بلحوق وساوس فاسدہ فتورے واقع شود غسل کند وجامۂ نو پوشد واستعمال خوشبو کند و در خلوت کہ از شور وشغب خالی باشد درآید وبنشیند ومعوذتین واخلاص وفاتحہ سہ سہ بار بخواند وسہ بار استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تکرار نماید وسہ بار اعوذ خواندہ طرف کتف چپ تف زند وبعدہ بر خاستہ دوگانہ ادا نماید و در آنجا اللھم طہر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ ہر قدر کہ تواند تکرار نماید بعدہ بطرف چپ یا نور وبر راست یا نور و در قلب یا نور ضرب کند چند کرت تکرار کند و واگر باز خلجان خاطر شود فی الحال وضو کردہ باز بہمین ذکر مشغول شود واگر باز مشوش شود ہمین کند انشاء اللہ تعالی در دو سہ مرتبہ تسکین بقلب وخوشی یافت پس بذکر نفی واثبات بلاحظہ لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ مشغول گردد و رعایت مد وشد والحان خوش نگاہ دارد

راہ سلوک کے موانع کا بیان اور انکے دفع کا طریق

جاننا چاہیئے کہ حدیث نفس اور خطرات یعنی اور فضول تفکرات وتشویشات طالب کو راہ سلوک سے مانع ہوتے ہین اور یہہ سخت بیماری ہے بزرگون نے اسکا علاج فرمایا ہے پس اگر طالب کو اشغال اور نسبت قلبیہ مین فاسد وسوسے ملنے سے کوئی فتور پیدا ہو جائے تو غسل کرے اور نیا کپڑا پہنے اور خوشبو لگائے اور تنہائی کے مکان مین جہان کچھہ غل غپاڑا نہو بیٹھے اور معوذتین اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ تین تین دفعہ اور استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تین دفعہ پڑہے اور تین دفعہ اعوذ پڑہکر بائین شانے کی طرف پہونک کر اٹھے اور دوگانہ پڑہکر جسقدر ہو سکے اللھم طہر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ کی تکرار کرے اسکے بعد بائین طرف یا نور اور داہنی طرف یا نور اور قلب مین یا نور کی ضرب لگائے اگر پہر دل مین کچھہ خلجان ہو تو فی الحال وضو کرکے پہر اسی ذکر مین مشغول ہو اور اگر پہر مشوش ہو پہر یہی کرے انشاء اللہ تعالی دو تین مرتبہ مین تسکین قلبی حاصل ہو گی پہر بلاحظہ لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ نفی واثبات کے ذکر مین مشغول ہو اور مد وشد وخوش الحانی کی رعایت رکہے

طریق دیگر آنکہ بطریق معہودہ اسمی ازین اسماء یعنی
یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط گرفتہ بذکر سہ ضربی
ویا چہار ضربی مشغول شود واگر خطرات دفع نشوند
وخاطر پریشان ماند چند بار نفی واثبات بملاحظہ
مذکور مع شرائط ورزش نماید وتصور کند ویقین
داند کہ این وساوس خیر باشد یا شر کہ از موجودات
وہستی ہستند قائم بحق اند بلکہ عین حق دانند
زیراکہ باطل نیز از بعضے ظہورات حق ہست میگوید
ھو الاول ھو الآخر ھو الظاھر ھو الباطن وھو
بکل شئ علیم پس بلاشک باین تصور
شوق واشتیاق غلبہ کند وہمہ خطرات محو سازد

اور دوسرا طریق یہ ہے کہ بطریق معہودہ
یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط مین سے ایک اسم
لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی مین مشغول ہو اگر خطرے
دفع نہون اور دل پریشان رہے ذکر مذکور بملاحظہ
مذکور مع شرائط مسطور چند مرتبہ کرے اور تصور
کرے بلکہ یقیناً جانے کہ یہ وسوسے جو کہ موجودات
اور ہستی سے ہین اچھے ہون یا برے حق کے ساتہ
قائم ہین کیونکہ باطل بہی بعضے ظہورات حق سے
ہوتا ہے اور ھو الاول و ھو الآخر ھو الظاھر ھو
الباطن وھو بکل شئ علیم ہے بلاشک اس تصور سے
شوق واشتیاق غالب ہوگا اور خطرے دفع ہون گے

بیان دریافت کیفیت تفرقہ ہا وعلاج آنہا

بدانکہ باعث تفرقہ وتشویش خاطر بچند وجہ فرمودہ اند
گاہے از فساد غلبہ شوق وعشق ہم مے باشد صورتش
آنکہ عاشقان طالب وصال حق اند وآن
حاصل نمے شود مگر بفناء طالب در ذات
مطلوب وفنا موقوف است بستی وانشراح
خاطر بذات او تعالے چون بعضے طالبین بغلبہ
شوق ودرد اشتیاق ریاضت شاقہ بر خود می نہند
ونفس را یک لخت از تلذذات ومالوفات باز میدارند
وجوع وعطش مفرط وترک راحت اختیار میکنند این
امور باعث انقباض خاطر میگردد وآن انشراح
وانبساط وشوق کہ میداشتند بسبب فتور
حواس مبدل بغم وپریشانی مے گردد

تفرقون کی کیفیت اور اُن کا علاج

جاننا چاہیئے کہ تفرقہ اور تشویش کے باعث چند وجہ
ہین کبہی غلبہ شوق وعشق کے فساد سے بہی ہوتا ہے
اُس کی صورت یہ ہے کہ عشاق وصال حق کے طالب ہین
اور وہ طالب کی ذات مطلوب مین فنا ہوئے بغیر
حاصل نہین ہوتا اور فنا اُسکی ذات مین ہستی اور انشراح
خاطر ہونے پر موقوف ہے جب بعض طالبین غلبہ شوق
ودرد اشتیاق مین اپنے اوپر سخت ریاضت کا بوجہ رکہ لیتے
ہین اور یک لخت اپنے نفس کو ملذذات ومالوفات سے
روک دیتے ہین اور بہوک پیاس اور ترک راحت کی
عادت ڈالتے ہین دل منقبض ہوجاتا ہے اور
وہ انشراح اور انبساط اور شوق جو حاصل تہا فتور
حواس کی وجہ سے غم اور پریشانی سے بدلجاتا ہے

علاجش مطلق العنان کردن ست نفس یا در خواہشات
مباحہ و ترک ریاضت تا آنکہ آن شوق و انشراح
و مستی عود کند و یا باعث تفرقہ جُبن و نامردی است
کہ نفس در ترک مالوفات جسارت نمی کند
و تفرقہ و تشویش رو می دہد علاجش پند است
کہ ہمت مومن و طالب حق ریاضت و طاعت
است و ہمت منافق و دشمن حق طعام
و شراب و مالوفات و متلذذات است و
طالبان حق جان و دل فدائے دین حق
میکنند و منافقان دین و ایمان را فدائے
مال می سازند نعوذ باللہ منہا و یا باعث تفرقہ
فکریست کہ شیطان بدلش اندختہ میگرداند
او را بسوئے نا اُمیدی از وصول یا قدح در
امور مرشد علاجش جمع کردن ہمّت و خواندن
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ و یاد کردن قصہ
حضرت موسے با حضرت خضر علیہما السلام یا
باعث تفرقہ بقیہ رگ نفسانی است کہ ظلمت
آن در طالب حق است از جہت غلبۂ آن
پریشانی خاطر و غم و یاس مے خیزد علاجش
کسر نفس است باختیار ذلّت کہ بر نفس
شاق باشد یا بدوام ذکر و خلوت تصفیہ
نماید یا باعث تفرقہ قلق و اضطراب
عزیمت کہ ہر چند خواہد کہ بتصفیہ
قلب و تجلیہ روح مشغول شود
نفس او فرمان بردار نمے شود

اسکا علاج یہ ہے کہ جب تک پھر انشراح اور مستی
عود نکرے اپنے نفس کو خواہشات مباحہ اور
ترک ریاضت کی طرف مطلق العنان کر دے
اور کبھی نامردی سے یہی ہوتا ہے کہ ترک مالوفات
مین نفس کو دلیری نہین ہوتی اور تفرقہ اور تشویش
پیدا ہوتی ہے اُسکا علاج پند ہے کہ مومن اور
طالب حق کی ہمت ریاضت اور طاعت ہے
اور منافق اور دشمن حق کی ہمت کہانا پینا اور
مالوفات و ملذذات ہے اور طالبان حق دین
حق پر جان و دل قربان کرتے ہین اور منافق دین
و ایمان کو مال پر سے صدقہ کر دیتے ہین نعوذ باللہ
منہا اور کبھی اس فکر کی وجہ سے بہی تفرقہ ہوتا ہے
جو شیطان نے اُسکے دل مین ڈالا ہے وہ فکر اُسکو
نا امیدی یا مرشد کے کامون مین اعتراض کرنیکی طرف
پہیرتا ہے اُسکا علاج جمعیت خاطر اور لا تقنطوا
من رحمۃ اللہ پڑہنا یا جو قصہ حضرت موسی علیہ
السلام کا خضر علیہ السلام کے ساتھ ہوا ہے اُسکا تصور
کرنا ہے اور کبھی رگ نفسانی کے بقیہ سے ہوتا ہے کہ
اسکی ظلمت طالب حق مین ہے اور اُسکے غلبہ سے
دل پریشان اور غمگین ہو جاتا ہے اُسکا علاج
ذلت جو نفس پر شاق ہوتی ہے اختیار کرکے اپنے
نفس کو توڑنا ہے یا ہمیشہ ذکر اور خلوت اختیار کرکے
تصفیہ کرے اور کبھی عزیمت کی بیقراری اور اُسکے قلق
سے ہوتا ہے کہ ہر چند تصفیہ قلب اور تجلیہ روح
مین مشغول ہونا چاہتا ہے مگر نفس فرمانبردار نہین ہوتا

پس موجب آن اختلال مزاج است که اخلاط سودا و یہ بر دل ہجوم کردہ است علاجش تنقیہ و تعدیل مزاج است بفصد و استفراغ یا باعث تفرقہ نجاست است کہ بکثرت احداث و جنابات باشد علاجش مبالغہ در تطہیر بدن و جامہ است یا باعث تفرقہ ارتکاب معاصی از ظلم وغیرہ بر مساکین و تلف حق اہل حق علاجش تدارک آن خلل است یا باعث تفرقہ غذا حرام و مشتبہ باشد علاجش ترک آن و توبہ و استغفار است یا باعث تفرقہ سحر و دیوانگی کہ از شیاطین باشد علاجش خواندن معوذتین و مشغول بذکر یا اللہُ یا اللہ ہر قدر کہ تواند یا باعث تفرقہ سوء ادب نسبت مشائخ طریقہ باشد علاجش رفع آن سبب است و نیز برائے دفع ہر تفرقہ و تشویش نفی و اثبات است با تطہیر بدن و جامہ بملاحظہ نفی آن جہات

طریق اربعین یعنی چلہ

بدانکہ اہل طریقت برائے حصول مقصود اربعین مقرر کردہ اند و سند و فوائد کثیرہ این عمل در کتب سلوک موجود اند و این مختصر متحمل آن نیست طریقش آنکہ اول نیت خالص بنا ید یعنے محض رضائے حق تعالے بمتابعت سنت

پس اسکا سبب اختلال مزاج ہے کہ اخلاط سوداویہ دل پر ہجوم کر آئے ہین اُسکا علاج یہ ہے کہ فصد و استفراغ سے تعدیل و تنقیہ مزاج کرے اور کبھی اُس نجاست کی وجہ سے ہوتا ہے جو اکثر بے وضو اور جنبی رہنے سے ہوتی ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ بدن کے پاک رکھنے مین زیادہ کوشش کرے اور کبھی مسکینوں پر ظلم وغیرہ اور اہل حق کے تلف کرنیسے ہوتا ہے اُس کا علاج اس خلل کا تدارک کرنا ہے۔ اور کبھی حرام اور مشتبہ غذا کہانے سے ہوتا ہے پس چاہیئے کہ ترک کرے اور توبہ کرے اور کبھی جادو اور سحر اور دیوانگی شیطانی کے سبب سے ہوتا ہے اُسکا علاج یہ ہے کہ معوذتین پڑہے اور جسقدر ہو سکے یا اللہُ یا اللہ کا ذکر کرے۔ اور کبھی مشائخ کی نسبت سوادبی کا خیال کرنیسے بہی ہوتا ہے اُس کا علاج اُس سبب کا اُٹہا دینا ہے اور علاوہ ازین ہر تفرقہ اور تشویش کے دفع کیواسطے بشرط تطہیر بدن و لباس نفی و اثبات کرے اور اُن جہات کے نفی کا خیال رکہے

چلہ کا طریق

جاننا چاہیئے کہ صاحبان طریقت نے حصول مقصود کے واسطے چلّے مقرر کیے ہین اور اس عمل کے جو کچھہ سند اور فائدے سلوک کی کتابون مین موجود ہین یہ مختصر اُسکی متحمل نہین اُسکا طریقہ یہ ہے کہ محض رضائے الٰہی اور متابعت سنت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتجرد از ماسوا اللہ
وفراغ خاطر بنا بر عبادت وذکر اللہ تعالےٰ قصد
کند ومحل خلوت در جامع مسجد اولی است کہ از
فضل جمعہ وجماعت محروم نماند پس غسل
کند وجامۂ نو پوشد وخوشبو استعمال نماید
پس بستم تاریخ ماہ شعبان قبل از نماز عصر کہ وقت
ادا ر نفل ہست اعوذ وبسم اللہ ومعوذتین و
کلمہ تمجید خواندہ واستعانت واستمداد از ارواح
مشائخ طریقت بواسطہ مرشد خود کردہ داخل
خلوت شود ودر حین دخول بسم اللہ
والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ
بخواند وقدم راست بنہد بعدہ اللھم
افتح لی ابواب رحمتک گفتہ داخل گردد و
دوگانہ نفل بہ نیت انقطاع از ماسوا اللہ و
رجوع الی اللہ بگزارد واگر بعد نماز عصر
داخل شود نفل نخواند ومتوجہ بسوئے قبلہ
بنشیند وفاتحہ بارواح ہادی عالم صلے اللہ علیہ
وسلم ومشائخ طریقت خود بخواند واز روحانیت
ایشان درباب حصول استقامت استمداد نماید بعدہ بذکر و
شغل ومراقبہ ہرچہ ویرا از مرشد خود رسیدہ باشد مشغول
شود وشرائط خلوت کہ دوام صیام وقلت منام وقلت
صحبت مع الانام ومواظبت بر طہارت وعبادات وتلاوت
قرآن ودرود شریف وذکر دوام از ارکان وشرائط طریقت
خلوت ہست نگاہدارد ودر ہیچ امر ازین امور تغافل نورزد
تا فائدہ خلوت حاصل آید ودر اخیر عشرہ رمضان

رسول علیہ السلام اور عبادت اور ذکر الٰہی کیواسطے
ماسوا سے تجرد اور فراغ حاصل کرے اور تنہائی کی
جگہ جامع مسجد مین عمدہ ہے تاکہ جمعہ اور جماعت
کی فضیلت سے بھی محروم نہ رہے پس غسل کرکے
نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر بیس تاریخ
شعبان کو نماز عصر سے پہلے کہ نفل پڑھنے کا وقت
ہے اعوذ و بسم اللہ و معوذتین و کلمہ تمجید
پڑھکر اور ارواح مشائخ طریقت سے اپنے مرشد
کے ذریعہ سے مدد اور استعانت چاہکر خلوت
مین بیٹھے اور خلوت کے مکان مین داخل ہوتے
وقت بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ
پڑھے اور داہنا پاؤن رکھے اور اللھم افتح لی ابواب
رحمتک کہکر داخل ہو اور دو رکعت نفل انقطاع
ماسوا اللہ اور رجوع الی اللہ کی نیت سے پڑھے
اور اگر عصر کی نماز کے بعد داخل ہو نفل نہ پڑھے
اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھے اور حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مشائخ طریقت کی ارواح
پر فاتحہ پڑھے اور انکی روحانیت سے حصول استقامت
کے بارہ مین مدد چاہے اسکے بعد ذکر یا شغل یا مراقبہ
جو کچھ اسکو اپنے مرشد سے پہنچا ہے اسمین مشغول
ہو اور خلوت کے شرائط یعنے ہمیشہ روزہ دار اور
باطہارت رہنا اور کم سونا اور لوگون سے کم ملنا اور
عبادت اور تلاوت قرآن اور درود شریف اور ہمیشہ
ذکر کرنا ملحوظ خاطر رکھے اور انمین سے کسی مین غفلت
نکرے تاکہ خلوت کا فائدہ حاصل ہو اور رمضان کے

شبہائے طاق یعنی بست و یکم و بست و سوم و
بست و پنجم و بست و ہفتم و بست و نہم را زندہ
دارد تا از برکات لیلۃ القدر بہرہ یابد و در شب
ہائے دیگر تا ثلث شب بیدار باشد و ذکر گویان
در خواب رود چون ثلث آخر رسد برخاستہ
جلد استنجا و وضو نمودہ تہجد ادا نماید و بذکر و
شغل و مراقبہ مشغول شود تا صبح چون ہلال شوال
نمودار شود بعد نماز مغرب دوگانہ شکرانہ
ادا گزاردہ از خلوت بیرون آید۔

شرائط خلوت

بدانکہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی قدس
سرہ چند شرائط بیان فرمودہ اند یکے دوام
وضو ہرگاہ کہ بشکند باز ہمان وقت وضو نماید
کہ این معنی موجب انشراح و نورانیت قلب
است دوم دوام صیام و افطار قبل از مغرب
و اکل طعام بعد عشا اگر خاطر مشوش نشود
و الا مابین مغرب و عشا بخورد سوم تقلیل
طعام لازم داند ثلث معدہ خالی دارد و اگر
تواند ازین ہم کم کند نہ چندانکہ از غایت ضعف
انشراح و نشاط از دست بدہد و لذت در عبادت نماند
غرض تقلیل غذا موجب رقت قلب و صفائی دل است
و مقوی قوت ملکیہ و مستجلب انوار الہیہ ہست کما ورد الجوع
طعام اللہ چہارم دوام سکوت مگر ذکر اللہ تعالی
پس سالک را باید کہ در خلوت با کسے سخن

اخیر عشرہ مین طاق راتون یعنی اکیس [21] اور
تیئیس [23] اور پچیس [25] اور ستائیس [27] اور انتیس [29]
کو شب بیداری کرے تاکہ لیلۃ القدر کے
برکات سے بہرہ مند ہو۔ اور دوسری راتون مین
تہائی رات تک بیدار رہے اور ذکر کرتا کرتا سو جائے اور جب
پچھلی تہائی رات باقی رہے اٹھکر جلد استنجا اور وضو کرکے
تہجد پڑھے اور صبح تک ذکر و شغل و مراقبہ مین مشغول
رہے جب شوال کا چاند نظر آئے مغرب کی نماز کے
بعد دوگانہ پڑھکر خلوت سے باہر آئے۔

خلوت کی شرطین

جاننا چاہیئے کہ مجتہد طریقت حضرت جنید بغدادی
قدس سرہ نے چند شرطین بیان فرمائی ہین ایک
ہمیشہ وضو سے رہنا اور جسوقت ٹوٹے اوسیوقت پھر
کر لینا کہ یہ انشراح اور نورانیت قلب کا سبب ہے دوسرے
ہمیشہ روزہ رکھنا اور مغرب سے پہلے افطار کرنا اور اگر طبیعت
مشوش نہو عشا کے بعد ورنہ مغرب و عشا کے درمیان کھانا کھانا
تیسرے کھانیکو لازمی سمجھنا اسقدر کہ تہائی معدہ خالی رہے
اور اگر ہو سکے اس سے بھی کم کرے مگر نہ اتنا کہ ضعف کی
وجہ سے انشراح و نشاط سب کافور ہو جائے اور عبادت
مین لذت نہ آئے غرض کم کھانا رقت قلب اور صفائی
دل کا باعث اور قوت ملکیہ کا قوت دینے والا اور انوار
الہی کے نازل ہونے کا سبب ہے کما ورد الجوع
طعام اللہ چوتھے ذکر اللہ کے سوا ہمیشہ چپ رہنا
پس سالک کو چاہیئے کہ خلوت مین کسی سے باتین

نگوید الا بضرورت شرعیہ کہ پیش آید یا حاجتے
پس با خادم بقدر ضرورت کلام کند بلکہ بجز
خادم خود کسے را در خلوت راہ ندہد زیرا کہ
خاموشی مثمر حکمت است و تکلم بکلمات غیر
ضروریہ نورانیتے کہ بسبب ذکر حاصل می شود
برباد میدہد پنجم دوام ذکر و مراقبہ است و ملاحظہ
انا جلیس من ذکرنی بوجھیکہ ہرگز غفلت راہ نیابد
و غرض از خلوت ہمین است ششم نفی خطرات و نفع
حدیث نفس است پس جہد بلیغ کند کہ خطرہ غیر
اللہ نیک باشد یا بد در دل نیاید زیرا کہ دخول
حدیث نفس از ذکر باز دارد و قلب را مکدر
سازد و فائدہ خلوت برباد دہد ہفتم دوام
ربط قلب با شیخ خود باستمداد و اعتقاد انکہ
این ہمان مظہر حق است کہ او تعالی برائے افاضہ
فیض خود بر من مقرر فرمودہ و از ہمین
راہ وصول بآن جناب قدس متعین شدہ
پس ہمیشہ بوصف محبت و تسلیم بجانب او
متوجہ باشد تا دروازۂ فیض بروے مفتوح
گردد و ہیچ گونہ اعتراض بر شیخ در دل
خود نیارد کہ این معنی موجب سد راہ
حق گردد نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

کلمات پند و وصیت

طالب حق را باید کہ اول تحصیل مسائل ضروریہ
بتصحیح عقائد فرقہ ناجیہ نماید و اتباع کتاب

نکرے ہان اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو خادم سے
بقدر ضرورت کلام کرے بلکہ خلوت مین خادم
کے سوا کسی کو نہ آنے دے کیونکہ چپ رہنے سے
حکمت آتی ہے۔ اور بلا ضرورت کلام کرنیسے جو
نورانیت ذکر سے حاصل ہوتی ہے سب برباد
ہو جاتی ہے پانچوین ہمیشہ ذکر اور مراقبہ اور
انا جلیس من ذکرنی کا ملاحظہ کرنا اس طرح پر کہ
ہرگز غافل نہو اور خلوت سے غرض یہی ہے چھٹے
خطرات کی نفی اور حدیث نفس کا دفع کرنا اسمین
بہت کوشش کرے کہ غیر اللہ کا خطرہ نیک ہو یا
برا ہو دل مین نہ آئے اس لیئے کہ حدیث نفس
کا دل مین داخل ہونا ذکر اللہ سے مانع ہوتا ہے
اور قلب کو مکدر کرتا ہے اور خلوت کا فائدہ کھو
دیتا ہے ساتوین مدد اور استعانت کی نیت
سے اپنے دل کا اپنے شیخ سے ربط رکھنا اور یہ اعتقاد
رکھنا کہ میرا شیخ مظہر حق ہے کہ حق نے فیض پہنچانے
کو میرے اوپر مقرر کر دیا ہے اور اسی کے رستہ سے جناب
الہی کا وصول قرار پایا ہے پس ہمیشہ وصف اور تسلیم
کے ساتھ اسکی طرف متوجہ رہے تاکہ فیض کا دروازہ کھلے
اور کسی طرح کا اعتراض شیخ کی نسبت اپنے دل مین نہ لائے
کہ یہ راستہ بند ہونے کا باعث ہے پناہ مانگتے ہیں
ہم اللہ کے ساتھ اس تنگی سے جو فراخی کے بعد ہے

نصیحت و وصیت آمیز کلمے

طالب حق کو چاہیئے کہ پہلے فرقہ ناجیہ کی تصحیح عقائد
کے لیئے ضروری مسئلے سیکھے اور کتاب

وسنت و آثار صالحہ باید بعد ازان تزکیہ و تخلیہ
نفس از رذائل نماید چنانچہ بزرگی میفرماید رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۔ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

و باز تجلیہ کہ اشارہ بتحصیل اوصاف حمیدہ است کہ
منازل سلوک اند نماید چنانچہ رباعی ثانی اشارہ باَنست

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم
نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ ونیز سالک را باید کہ با اوامر شریعت مستحکم باشد
و از ممنوعات او بپرہیزد و تقوی و پرہیزگاری
را شعار خود سازد و در ہر حال اعمال سنت را
نگاہدارد و از منہیات و مشتبہات احتراز نماید و اگر
گناہے بظہور آمدہ باشد زود توبہ کند و باستغفار
و اعمال نیک تدارک آن نماید و بوقت دیگر نگذارد
و نماز پنجگانہ را با جماعت در مسجد ادا نماید و اوقات
خود را بعد ادائے فرائض و واجبات و سنن در شغل
باطن گذارد و بزیادتی نوافل و اوراد نپردازد
بلکہ مشغولی باطن را فرض دائمی داند و گاہے غافل
نشود چون ذوق و لذت بدان یابد شکر الٰہی
بجا آرد و اندک را بسیار شمارد و
ہر عمل را برائے رضائے خدا تعالے
کند و از کشف و کرامات لذت
نگیرد بلکہ بیزار باشد و در حالت

وسنت و آثار صحابہ کا اتباع کرے اسکے بعد نفس
کا رذیلات سے تزکیہ و تخلیہ کرے چنانچہ کسی
بزرگ نے فرمایا ہے رباعی خواہی کہ شود دل
تو چون آئینہ ۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۔ بخل و حسد و ریا
و کبر و کینہ ۔ اور تجلیہ کہ اوصاف حمیدہ کی طرف
جو کہ منازل سلوک مین اشارہ ہے کرے چنانچہ دوسری
رباعی مین اسیکی طرف اشارہ ہے رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت علم و یقین ۔ تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ اور سالک کو شریعت کے احکام پر بہی مستحکم
رہنا چاہیئے اور چاہیئے کہ تقوی اور پرہیزگاری
اپنا شعار کرے اور ہر وقت ہر حال مین اعمال
سنت کو نگاہ رکہے اور منہیات و مشتبہات سے پرہیز
کرے اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسیوقت
توبہ کرے اور استغفار اور نیک عملون سے اسکا تدارک
کری دوسرے وقت پر موقوف نہ رکہے اور نماز پنجگانہ
جماعت کے سات مسجد مین پڑہے اور فرائض اور
واجبات اور سنن ادا کرنیکے بعد اپنے اوقات کو
شغل باطن مین صرف کرے اور نوافل کی زیادتی پر دل
نہ ڈالے بلکہ باطن کی مشغولیت کو فرض دائمی سمجہے
اور کسی وقت غافل نہو جب مزا آنے لگے خدا کا شکر
کرے اور تہوڑے کو بہت جانے اور ہر عمل کو رضائے
الٰہی کے واسطے کرے ۔ اور کشف و کرامات سے
لذت نہ اٹہائے بلکہ بیزار رہے ۔ اور حالت

بسط شاکر باشد و حدود شرعیه در آن حال نگاهدارد
و چون قبض شود دل تنگ و مایوس نگردد و در کار
باشد و در جمیع عبادات خود را متہم داشته در ادا
آن خود را مقصر داند و احوال باطن را با جاہل ظاہر
نکند و سخن تصوف بر ملا نگوید و با غیر محرم ہم
نگوید و با محرم در گوشه گوید و اوقات خود را
ضبط دارد و از تلون طبع دور باشد و از دنیا
و ما فیہا من کل الوجوہ بدل تارک باشد و الّا اذکار
و اشغال ہزار ساله بکار نیاید دل آئینه است
از تابش غیر الله نگاہدارد و از طلب جاه و مرتبه
که گمراہی است پناه جوید و وقت را غنیمت شمارد
از غفلت برباد ندہد که فائت را قضا نشود
و در راه قدم مردانه نہد و غم و شادی این و
آن را یکسو نہد که این حجاب است و از صحبت
ناجنس خلاف شرع که بر وفق سنت رسول
الله صلی الله علیه وسلم نباشد دور ماند
اگرچه از کرامات و خرق عادات
بظہور آید و با آسمان پرد و از مردمان
بقدر ضرورت اختلاط کند و بہر نیک و
بد بگشاده پیشانی پیش آید و با مردمان
بعجز و انکسار معامله کند و نیستی و پستی
را شعار خود سازد و اعتراض بر کسے
نه کند و سخن ملائم و نرم گوید و سکوت
و خلوت را دوست دارد و بخاطر
جمع در کار خود سرگرم باشد و

بسط مین شاکر ہو اور اس حالت مین حدود
شرعیہ کو ملحوظ خاطر رکھے اور جب قبض ہو تو مایوس
اور منقبض نہو اپنا کام کرتا رہے اور تمام عبادتو
مین اپنے آپ کو متہم جانکر اُنکے ادا کرنے مین اپنے
کو مقصر سمجھے اور جاہل سے باطن کا حال نکہے اور
تصوف کی بات برملا نکہے اور غیر محرم سے بہی نکہے
اور محرم سے بہی گوشہ مین کہے اور وقتون کا پابند
اور تلون طبع سے دور رہے اور دل سے من کل الوجوہ
تارک الدنیا و ما فیہا ہو جائے ورنہ ہزار برس کا ذکر
و شغل بہی کام نہین آئیگا دل آئینہ ہے اسمین غیر اللہ
کو نہ رکھے اور مرتبہ اور حشمت طلب کرنیسے کہ بالکل
گمراہی ہے پناہ مانگے اور وقت کو غنیمت سمجھے غفلت
سے برباد نکرے کیونکہ گیا وقت پہر ہاتھ آتا نہین
راستہ مین مردانہ قدم رکھے اور غم اور خوشی کو بالائے
طاق رکھے کیونکہ یہ حجاب ہے اور غیر جنس و خلاف شرع
اور منکر فقرا اور بدعتی سے بہاگے اور خلاف شرع
فقیر سے جو سنت نبوی کے خلاف ہو اگرچہ اس سے
کرامات اور خرق عادات ظاہر ہون اور آسمان
پر اُڑے دور رہے اور آدمیون سے بقدر ضرورت
اختلاط کرے اور ہر ایک اچھے برے سے خندہ
پیشانی سے بات کرے اور آدمیون سے عجز و
انکساری سے معاملہ کرے اور نیستی اور پستی
اپنا شعار کرلے اور کسی پر اعتراض نکرے ہر ایک
سے ساتہ نرمی اور ملائمت سے بولے اور سکوت
اور خلوت کو دوست رکھے اور دل جمعی سے اپنا کام کئے جاوے

تشویش را بدل راه ندهد و همه امور که پیش آید
از حق داند و مدام پاسبان دل باشد تا خطرهٔ
غیر نیاید و نفع رسانی را در امور دینی بر خود
لازم داند و در هر کار اول نیت خالص کند
بعد از ان بعمل آرد و در خورد و نوش از اعتدال
نگذرد نه چندان زیاده که کسل آرد و نه آن قدر
کم که بسبب ضعف از عبادت باز ماند علی
هذا القیاس در هر امر از افراط و تفریط پرهیزد
و اگر نفس را لقمهٔ چرب دهی از و کارے
هم گیری و بهتر است که قوت از کسب
سازد و اگر توکل کند هم زیبا است و لائق
باشد بشرطیکه از کسے طمع ندارد و دل را
از تعلق غیر الله پاک دارد و از هیچ کس
امید و ترس بجز حق تعالیٰ ندارد و با سوا
انس نگیرد و در طلب حق بے آرام و بے رحت
و مضطر ماند و هر جا که باشد با خدا باشد و بر بیش
و کم نعمت الٰہی شکر نماید و از فقر و فاقه و تنگدستی
و قلت معیشت دل تنگ نشود بلکه فخر و عزت خود
در ان داند و شکر بجا آرد که این منصب انبیا و اولیا
است که مرا عنایت فرموده اند و با متعلقان خود برفق
و تلطف و مهربانی معامله کند و از نافرمانی شان در
گذرد و عذر آنها بپذیرد و از غیبت مردمان اجتناب
نماید و عیب مردم بپوشد و عیب خود را در نظر
دارد و همه مسلمانان را از خود افضل داند و با
هیچکس بحث و جدال نکند اگرچه حق بجانب او باشد

تشویش نکرے اور جو امور پیش آئین حق کی طرف
سے جانے اور ہمیشہ دل کی محافظت کرے کہ غیر کا
خطرہ نہ آنے پائے اور امور دینی مین لوگونکو فائدہ
پہونچانا اپنے اوپر لازم جانے اور ہر کام مین اول
خالص نیت کرے اُسکے بعد عمل مین لائے اور خورد
و نوش کو حد اعتدال سے خارج نہ کرے نہ اتنا
بڑہائے کہ سستی آوے نہ اتنا گہٹائے کہ ضعف
مرکہو جائے علی ہذا القیاس ہر کام مین افراط و تفریط
سے پرہیز کرے اور اگر نفس کو لقمہ چرب دے تو
لازم ہے کہ اُس سے کام بہی لے اور بہتر ہے کہ
کسب کرکے کہائے اور اگر توکل کرے یہ بہی زیبا ہے
بشرطیکہ کسی سے لالچ نہ رکہے اور غیر اللہ کے تعلق
سے دلکو پاک رکہے اور خدا کے سوا کسی سے امید و
خوف نکرے اور ما سوا سے انس نہ پکڑے اور طلب حق
مین بے آرام و بیقرار رہے اور جس جگہہ رہے با خدا رہے
اور نعمائے الٰہی پر تہوڑی ہون یا بہت شکر بجا لاے
اور فقر و فاقہ تنگدستی اور قلت معیشت سے دل
تنگ نہو بلکہ اپنا فخر اور عزت جانے اور شکر کرے اور
سمجھے کہ یہ اولیا و انبیا کا منصب اللہ نے مجہے اپنی
عنایت سے عنایت فرمایا ہے اور اپنے متعلقین
کے ساتہ خوش معاملگی سے پیش آوے اور انکی نافرمانی
سے درگزر کرے اور عذر قبول کرے اور کسیکی غیبت نکرے
لوگون کا عیب چہپائے اور اپنے عیب پر نظر رکہے
اور سب مسلمانونکو اپنے سے افضل و اعلیٰ جانے اور
کسی شخص سے لڑائی اور بحث نکرے اگرچہ خود حق پر ہو

و مہمان نوازی و مسافر پروری را پیشہ خود سازد
و بصحبت غربا و مساکین راغب باشد و در
خدمت علما و صلحا عزت و حرمت خود
داند و آنچہ میسر آید بمصرف ایشان صرف نماید تا زیان
نرساند و تعلق دل بہیچ چیز ندارد و وجود و
عدم را برابر داند و لباس فقرا را دوست
دارد و ہر قدر کہ طعام و لباس میسر آید قانع
بر آن باشد و ایثار پیشہ خود سازد و گرسنگی
و تشنگی را کہ طعام اللہ است محبوب دارد
و کم خندد و بسیار گرید و از عذاب الٰہی
و بے نیازی او ترسان و لرزان باشد و موت
را کہ بیخ کن ماسوا است ہر وقت پیش نظر دارد
و از دوزخ کہ جائے فراق است پناہ جوید و
بہشت را کہ مقام وصال است بطلبد و محاسبہ
را بر خود لازم گیرد محاسبۂ روز بعد مغرب و محاسبہ
شب بعد صبح کند و محاسبہ آنرا گویند کہ حساب
کند کہ در شب و روز از من چند نیکی و چند
بدی بظہور آمدہ بر نیکی شکر نماید و بر بدی
توبہ و استغفار کند و صدق مقال و اکل
حلال را شعار خود سازد و در مجلس ہزل
و لہو وغیرہ غیر مشروع حاضر نشود و از
رسوم جہل بپرہیزد و دوستی و دشمنی
و خشم و خوشنودی برائے خدا بود
و کوتاہ دست و کوتاہ طمع باشد
و شرمگین و کم گو و کم رنج و صلاح جو

اور مسافر پروری اور مہمان نوازی کی عادت
ڈالے اور غربا و مساکین کی صحبت سے رغبت رکھے
علما و صلحا کی صحبت کو اپنی عزت اور حرمت سمجھے
اور جو کچھ میسر ہو اُسکو اُنکے مصرف ہی مین صرف
کرے تاکہ اُسکے نقصان سے بچے اور کسی چیز سے
دل نہ لگائے اور وجود و عدم کو برابر سمجھے
اور فقیری لباس کو دوست رکھے اور جو کچھ طعام
و لباس میسر ہو اُسپر قناعت کرے سخاوت اختیار
کرے اور بھوک پیاس کو کہ طعام اللہ ہے محبوب
رکھے اور کم ہنسے اور بہت رووے اور اللہ
کی بے نیازی اور اُسکے عذاب سے ڈرتا اور کانپتا
رہے اور موت کو کہ ماسوا کی بیخ کن ہے ہر وقت اپنے
سامنے سمجھے اور دوزخ سے کہ جدائی کی جگہہ ہے پناہ مانگے
اور بہشت کو کہ وصال کا مقام ہے طلب کرے
اور دنکا محاسبہ مغرب کے بعد اور رات کا محاسبہ صبح
کی نماز کے بعد اپنے اوپر لازم کرے (محاسبہ اسکو کہتے
ہین کہ حساب کرے کہ مجھسے دن اور رات مین کتنی
نیکیان ہوئی ہین اور کتنے گناہ ہوئے ہین) پس نیکیون
پر شکر کرے اور بدی سے توبہ اور استغفار کرے
اور صدق مقال اور اکل حلال کا پابند ہو اور
غیر مشروع اور لہو و لعب کی مجلسون مین
نہ بیٹھے۔ اور جہالت کی رسمون سے پرہیز کرے
اور دوستی و دشمنی اور خوشی اور غصہ سب
خدا کے واسطے کرے۔ اور کوتاہ دست و کوتاہ
طمع اور شرمگین اور کم گو اور کم رنج اور صلاح جو

وبسیار طاعت ونیکو کار و نیکو رفتار و باوقار
بوده باشد وبس این است نشان نیکو خوے
واوصاف پسندیده ونیز هرکه این حاصل
نماید باید که غره نشود وبرخود گمان نیکو
نبرد فقط ونیز از زیارت مزارات اولیا
ومشائخ مشرف بوده باشد وبوقت فراغ
خاطر بر مزار آنها نشسته بجانب روحانیت
اوشان توجه نماید وحقیقت آن را بصورت
مرشد خود تصور نموده فیضیاب شود وبرکت
گیرد وگاه گاه بر مزارات عوام اهل اسلام رفته
موت خود را یاد کند واز فاتحه اوشان را ثواب
رساند وادب وحکم مرشد خود را بجاے ادب و
حکم خدا تعالی ورسول الله صلی الله علیه وسلم داند
که نائب اوشان است ونیز هرکس که ازین فقیر محبت
وعقیدت وارادت دارد مولوی رشید احمد صاحب
سلمهٗ ومولوی محمد قاسم صاحب سلمه را که جامع جمیع
کمالات علوم ظاهری وباطنی اند بجاے من راقم
اوراق بلکه بمدارج فوق از من شمارند اگرچه بظاهر
معامله برعکس شد که اوشان بجاے من ومن
بمقام اوشان شدم وصحبت اوشان را غنیمت
دانند که این چنین کسان درین زمان نایاب اند واز
خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بوده باشند وطریق
سلوک که درین رساله نوشته شده در نظر شان تحصیل
نمایند ان شاء الله تعالی بے بهره نخواهند ماند الله تعالی
در عمر شان برکت دهاد واز تمامی نعماء عرفانی

اور بسیار طاعت اور نیک کار اور نیک رفتار اور باوقار
رہے نیک خصلتے اور خوش وصفی کے یہی نشان ہین
جسکو یہ وصف حاصل ہوجائین چاہیئے کہ غرور نکرے
اور اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے - اور بزرگون
اور مشائخ کے مزارات سے مشرف ہوتا رہا
کرے اور جسوقت دل کو ہر طرف سے فراغ
حاصل ہو اُنکے مزارون پر بیٹھکر اُن کی روحانیت
کی طرف توجہ کرے اور اُسکی حقیقت کو اپنے
مرشد کی صورت مین تصور کرکے فیضیاب ہو اور
برکت حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانون کے
مزار پر جاکر اپنی موت کو یاد کیا کرے اور اُنکو فاتحہ
کا ثواب پہونچاتا رہے اور اپنے مرشد کے حکم وادب
کو اللہ اور رسول کے حکم وادب کی جگہ سمجھے کیونکہ
وہ اُنکا نائب ہے اور جو شخص اس فقیر سے محبت وعقیدت
وارادت رکھے مولوی رشید احمد صاحب سلمہ گنگوہی
اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ نانوتوی کو کہ تمام
کمالات ظاہری وباطنی انمین موجود ہین مجھ
راقم کی جگہ سمجھے بلکہ مجھ سے فائق درجے جانے
اگرچہ ظاہر مین معاملہ برعکس ہوگیا کہ مین اُنکی
جگہ اور وہ میری جگہ ہوگئے اور اُنکی صحبت کو غنیمت
سمجھے کہ اس زمانہ مین ایسے آدمی نایاب ہین
اور اُنکی خدمت بابرکت سے فیضیاب ہوتا رہے
اور طریق سلوک جو اس رسالہ مین لکھا گیا ہے اُنکے
سامنے حاصل کرے ان شاء اللہ تعالیٰ بے بہرہ نرہیگا
اللہ تعالیٰ اُنکی عمر مین برکت دے اور اپنی عرفانی

وکمالات قربیت خود مشرف گرداناد و بمراتب
عالیات رساناد و از نور ہدایت شان عالم را منور گرداناد و
تا قیامت فیض اوشان جاری داراد بحرمۃ النبی وآلہ
الامجاد اللھم اغفرلنا ولوالدینا ولاساتذنا
ولمشائخنا ولاحبائنا ولجمیع المؤمنین
والمؤمنات الاحیاء منھم والاموات
برحمتک یا ارحم الراحمین آمین آمین
آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

ذکر کیفیت سلاسل مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بیان سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ

بایددانست کہ فقیر حقیر ننگ خاندان و بدنام کنندہ
بزرگان طریقہ روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ را نسبت
بیعت و ارتباط صحبت و اجازت و خرقہ از حضور
ہدایت گنجور قطب دوران پیشوائے عارفان نور الاسلام
حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میانجیو شاہ نور محمد
جھنجھانوی چشتی است قدس اللہ سرارہ و ایشان را
از شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی و ایشان را از
شاہ عبدالباری امروہی و ایشان را از شاہ عبدالہادی امروہی
و ایشان را از شاہ عضدالدین و ایشان را از شاہ محمد مکی و ایشان را
از شاہ محمدی و ایشان را از شاہ محب اللہ الہ آبادی
و ایشان را از شیخ ابوسعید گنگوہی و ایشان را از شیخ

نعمتیں اور قربیت کے کمالات سے مشرف کرے اور
بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچائے اور انکے نور ہدایت
سے عالم کو منور کرے۔ اور تا قیامت اپنے نبی اور
اسکی آل کے طفیل سے ان کا فیض جاری
رکھے اللھم اغفرلنا ولوالدینا ولاساتذتنا
ولمشائخنا ولاحبائنا ولجمیع المؤمنین و
المؤمنات الاحیاء منھم والاموات برحمتک
یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب
العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت

سلسلہ حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ فقیر حقیر ننگ خاندان و بدنام کنندہ
بزرگان طریقت روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ کو نسبت
بیعت اور ارتباط صحبت اور اجازت اور خرقہ حضور
فیض گنجور قطب دوران پیشوائے عارفان نور الاسلام
حضرت مولانا و مرشدنا و ہادینا میانجیو شاہ نور محمد صاحب
جھنجھانوی چشتی قدس اللہ سرارہ سے ہے اور انکو شیخ المشائخ
حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی سے اور انکو حضرت شاہ
عبدالباری امروہی سے اور انکو شاہ عبدالہادی امروہی
سے اور انکو شاہ عضدالدین سے اور انکو شاہ محمد مکی سے
اور انکو شاہ محمدی سے اور انکو شاہ محب اللہ الہ آبادی
سے اور ان کو شیخ ابوسعید گنگوہی سے اور انکو شیخ

نظام الدین بلخی و ایشان از شیخ جلال الدین تھانیسری
و ایشان از قطب العالم عبد القدوس گنگوہی و ایشان را
از شیخ محمد عارف ردولوی و ایشان از شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی و ایشان را از شیخ شرف الدین ترک
پانی پتی و ایشان را از مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
و ایشان از شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی و ایشان
از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و ایشان را از خواجہ معین الدین
حسن سجزی و ایشان از خواجہ عثمان ہارونی و ایشان از خواجہ حاجی
شریف زندنی و ایشان را از خواجہ مودود چشتی و
ایشان از خواجہ ابو یوسف چشتی و ایشان را از خواجہ
ابی احمد ابدال چشتی و ایشان را از خواجہ ابو اسحق شامی
و ایشان را از خواجہ ممشاد علو دینوری و ایشان از خواجہ
امین الدین ابو ہبیرہ بصری و ایشان را از خواجہ حذیفہ
مرعشی و ایشان را از خواجہ سلطان ابراہیم ادہم
بلخی و ایشان را از خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض
و ایشان را از خواجہ عبد الواحد بن زید و ایشان را
از امام العارفین خواجہ حسن بصری و ایشان را از
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و ایشان را از سید
المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

ونیز حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی را اجازت
طریقہ نظامیہ از مرشد خود شیخ درویش بن
محمد قاسم اودھی و ایشان را از سید بڈھن بہرائچی و
ایشان از سید اجمل بہرائچی و ایشان از سید جلال الدین بخاری

نظام الدین بلخی سے اور انکو شیخ جلال الدین تھانیسری
سے اور انکو قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی سے
اور انکو شیخ محمد عارف ردولوی سے اور ان کو شیخ
جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی سے اور انکو شیخ شرف الدین
ترک پانی پتی سے اور انکو مخدوم علاؤ الدین علی احمد
صابر سے اور انکو شیخ فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی
سے اور انکو خواجہ معین الدین حسن سجزی سے اور انکو خواجہ
عثمان ہارونی سے اور انکو خواجہ حاجی شریف زندنی
سے اور انکو خواجہ مودود چشتی سے اور انکو خواجہ
ابو یوسف چشتی سے اور انکو خواجہ ابو محمد محترم چشتی
سے اور انکو خواجہ ابی احمد ابدال چشتی سے اور انکو خواجہ
ابو اسحق شامی سے اور انکو خواجہ ممشاد علو دینوری سے
اور انکو خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری سے اور انکو
خواجہ حذیفہ مرعشی سے اور انکو خواجہ سلطان ابراہیم
ابن ادہم بلخی سے اور انکو خواجہ جمال الدین فضیل
ابن عیاض سے اور انکو خواجہ عبد الواحد بن زید سے
اور انکو امام العارفین خواجہ حسن بصری سے اور
انکو حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ سے اور انکو حضرت سید المرسلین خاتم
النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

طریقہ نظامیہ میں حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
کو اپنے مرشد شیخ درویش بن محمد قاسم اودھی سے اجازت
ہے اور انکو سید بڈھن بہرائچی سے اور انکو سید اجمل
بہرائچی سے اور انکو سید جلال الدین بخاری سے

از مخدوم جہانیان جہان گشت از خواجہ نصیر الدین
روشن چراغ دہلی از سلطان المشائخ شیخ نظام الدین
اولیا بن احمد بداؤنی از خواجہ فرید الدین شکر گنج
مذکور تا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ قدوسیہ

ونیز حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی
را اجازت و خرقہ طریقہ قادریہ از پیر خود درویش
محمد بن قاسم اودہی از سید بدھن بہرائچی از
سید اجمل بہرائچی از مخدوم جہانیان جہان گشت
از سید جلال الدین بخاری از شیخ عبید بن عیسی از
شیخ عبید بن ابو القاسم از شیخ ابو المکارم فاضل از
شیخ قطب الدین ابو الغیث از شیخ شمس الدین حداد
از امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی
از شیخ ابو سعید مخزومی از شیخ ابو الحسن قرشی علی
الہنکاری از شیخ ابو الفرح طرطوسی از
عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی از شیخ ابو بکر
شبلی از شیخ جنید بغدادی از شیخ سری
سقطی از شیخ معروف کرخی از داؤد طائی
از شیخ حبیب عجمی از امام حسن بصری از
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم ۔ ایضاً
ونیز فقیر را درین طریقہ قادریہ اجازت
از مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد
جھنجھانوی از حاجی عبد الرحیم شہید لایتی

انکو مخدوم جہانیان جہان گشت سے انکو خواجہ
نصیر الدین چراغ دہلی سے انکو سلطان المشائخ
شیخ نظام الدین اولیا ابن احمد بدایونی سے انکو خواجہ
فرید الدین گنج شکر مذکور سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک

سلسلۂ عالیہ قادریہ قدوسیہ

حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی کو طریقہ
قادریہ مین اجازت و خرقہ اپنے مرشد درویش محمد بن
قاسم اودہی سے ہے انکو سید بدھن بہرائچی سے انکو
سید اجمل بہرائچی سے انکو مخدوم جہانیان جہان گشت
سے انکو سید جلال الدین بخاری سے انکو شیخ ابو المکارم
فاضل سے انکو شیخ قطب الدین ابو الغیث سے انکو شیخ
شمس الدین علی اظہر سے انکو شیخ شمس الدین حداد سے
انکو امام الاولیا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے
انکو شیخ ابو سعید مخزومی سے انکو شیخ ابو الحسن قرشی علی
الہنکاری سے انکو شیخ ابو الفرح طرطوسی سے انکو عبد الواحد
بن عبد العزیز تمیمی سے انکو شیخ ابو بکر شبلی سے انکو شیخ جنید
بغدادی سے انکو شیخ سری سقطی سے انکو شیخ معروف
کرخی سے انکو داؤد طائی سے انکو شیخ حبیب عجمی سے
انکو امام حسن بصری سے انکو حضرت امیر المومنین علی کرم
اللہ وجہہ سے انکو سید المرسلین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم سے ۔ ایضاً
اور نیز فقیر کو اس سلسلہ قادریہ مین اپنے
مرشد حضرت مولانا میانجیو نور محمد جھنجھانوی
سے اجازت ہے اور انکو حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی سے